New Era Magazine
NEW ERA MAGAZINE
میں آئینہ ہوں تو روپ ہے
از قلم سعدیہ یعقوب
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مکمل ناول)

میں آئینہ ہوں تو روپ ہے

از سعدیہ یعقوب

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگرآپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل، شاعری،پوسٹ کرواناچاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کردی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

☆☆☆☆☆

بھائی آپ کی چائے فرشتے نے بی بی جان کو چائے دینے کے بعد عسکریم کے سامنے چائے پیش کی

اللہ اللہ کیسے کیسے سڑے ہوئے لوگوں کو عزت دینا پڑتی ہے فرشتے نے دل میں سوچا

عسکریم نے اسے گھورتے ہوئے چائے کا کپ اسکے ہاتھ پکڑ لیا

اگر یہاں بی بی جان نا ہوتیں تو میں تمھیں پھر بتاتا

عسکریم دل میں فرشتے سے مخاطب ہوا اور اسے ایک اور گھوری سے نوازہ

حرم اور ارحم ان دونوں کو دیکھ کر ہنس رہے تھے

کیونکہ وہ دونوں جانتے تھے کہ فرشتے اور عسکریم کی نہیں بنتی ہے عسکریم اس پر غصہ ہوتا تھا

اور وہ اس کو غصے میں دیکھتے ہی نو دو گیارہ ہو جایا کرتی تھی

بی بی جان تسبیح کرنے میں مگن تھیں

وہ سب اس وقت لاونج میں بیٹھے ہوئے تھے

شکر ہے ابھی تک کڑوی آسکریم نے مجھے ڈانٹا نہیں ہے فرشتے دل میں شکر ادا کرتی ہوئی اپنے روم میں گھس گئی

حرم بھی اس کے پیچھے روم میں آگئی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interview

حرم جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی وہ لمبے لمبے سانس لے رہی تھی

کیا ہوا فرشتے طبیعت تو ٹھیک ہے حرم پریشانی سے گویا ہوئی

طبیعت کو کیا ہونا ہے میں ابھی کڑوی آسکریم کو چائے دے کر آئی ہوں

اس لیے میرا یہ حال ہے وہ تو شکر ہے آج بی بی جان کی وجہ سے میری

بچت ہو گئی

ورنہ جیسے کڑوی آسکریم مجھے گھور رہا تھا میں تو گئی تھی کام سے

شکر ہے اوپر والے کا کہ بچ گئی میں۔۔۔

وہ اوپر والے کا شکر ادا کرتے ہوئے بولی

ہاہاہاہاہا۔۔۔تم عسکریم بھائی کو کڑوی آسکریم نا بولا کرو

کسی دن انہوں نے سن لیا تو تمھاری خیر نہیں فرشتے کا عسکریم کو کڑوی آسکریم کہنے پر

حرم کا ہنس ہنس کر برا حال تھا

مجھے تو وہ بلکل کڑوی آسکریم ہی لگتا ہے جب دیکھو میرے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑا رہتا ہے

جیسے مجھ پر نظر رکھنے اور مجھے برا بھلا کہنے کے علاوہ اسکے پاس

اور کوئی کام ہی نا ہو۔۔۔۔۔

وہ منہ بناتے ہوئے بولی

فرشتے تمھارا اور بھائی کا کچھ نہیں ہو سکتا جس بات سے

وہ چڑتے ہیں تم نے بھی وہ کام جان بوجھ کر کرنا ہوتا ہے

تم کون سا کم ہو ان سے۔۔۔۔

چھوڑو اپنے بھائی کا ذکر چلو ماما اور تائی ماں کے پاس کچن میں چلتے ہیں

فرشتے کے کہنے پر وہ دونوں اپنا اپنا ڈوپٹا سر پر ٹھیک

کرتی ہوئی کچن کی طرف چل دیں

وہ دونوں ہمیشہ ڈوپٹا سر پر ہی اوڑھتی تھیں چاہے وہ گھر میں ہوں یا پھر گھر سے باہر

خان ویلا میں دلاور خان اپنی زوجہ سفینہ بیگم اور اپنے بڑے بیٹے اکبر خان اور چھوٹے

بیٹے اصغر خان کے ساتھ رہتے تھے

انہوں نے اپنی بیگم اور بیٹوں کی باہمی رضامندی سے

اپنے بھائی کی بیٹیوں سے اپنے بیٹوں کی شادی کر دی

اکبر صاحب کی شادی نسرین بیگم سے ہوئی اور اللہ نے ان دونوں کو پہلے

ایک بیٹے عسکریم خان اور پھر ایک بیٹی حرم خان سے نوازہ

جبکہ اصغر صاحب کی شادی حرا بیگم سے ہوئی اللہ نے ان کو پہلے بیٹے جس کا نام ارحم تھا

اور پھر بیٹی جس کا نام فرشتے تھا سے نوازہ

اکبر صاحب اور اصغر صاحب کا اپنا امپورٹ ایکسپورٹ کا بزنس تھا

دلاور صاحب کو سب آغا جان کہتے تھے اور سفینہ بیگم کو سب بی بی جان کہہ کر پکارتے تھے

وہ سب مل جل کر ہنسی خوشی خان ویلا میں رہتے تھے

حرم اور فرشتے تم دونوں جلدی سے اپنی اپنی چیزیں لے کر آجاو ہم گاڑی میں تم لوگوں کا ویٹ کر رہے ہیں

ارحم ان دونوں کو کہتا ہوا عسکریم کے ساتھ گاڑی کی طرف چل دیا

اللہ حافظ۔۔۔

وہ دونوں جلدی جلدی اپنا ناشتا ختم کرتی ہوئی سب کو اللہ حافظ کہتے ہوئی ان کے پیچھے چل دیں

وہ چاروں گریجوایشن کر رہے تھے اور ایک ہی یونی میں جاتے تھے

حرم اور فرشتے گریجوایشن کا پہلا سال تھا اور عسکریم اور ارحم کا دوسرا سال تھا

عسکریم اور ارحم، فرشتے اور حرم سے ایک ایک سال بڑے تھے

چلو حرم کنٹین چلتے ہیں۔۔۔۔فرشتے اس سے مخاطب ہوئی

ہاں چلو ٹھیک ہے لیکچر تو ہونا نہیں ہے کچھ کھا ہی لیتے ہیں حرم اس کے ساتھ چل پڑی

وہاں پہنچ کر وہ ایک ٹیبل کے پاس رکھی کرسیوں میں سے ایک کرسی پر بیٹھ گئی اور حرم بھی اسکے ساتھ بیٹھ گئی

چلو حرم کچھ منگواو کھانے کے لیے۔۔۔

حرم نے کینٹین والے لڑکے کو آواز دی

فرشتے پوری کینٹین کا جائزہ لے رہی تھی جب اسے ارحم اور عسکریم ایک ٹیبل کے گرد بیٹھے نظر آئے

جیسے ہی فرشتے نے انکی طرف دیکھا تھا اسی وقت عسکریم نے بھی اس کی دیکھا تھا

ہائے حرم بھاگ یہاں سے نہیں تو کڑوی آسکریم نے آجانا ہے۔۔۔فرشتے نے اسے آگاہ کیا

جیسے ہی وہ وہاں سے جانے لگیں ارحم اور عسکریم وہاں آچکے تھے اور ارحم کی آواز پر انہیں رکنا پڑا

ارے حرم اور فرشتے تم دونوں کہاں جا رہی ہو کچھ دیر ہمارے ساتھ بھی بیٹھ جاو ارحم

کے کہنے پر ان دونوں کو ان کے ساتھ بیٹھنا ہی پڑا

فرشتے دل میں اس وقت کو کوس رہی تھی

جب اس نے یہاں آنے کی بات کی تھی اسے پتا ہوتا کہ کڑوی آسکریم بھی جہاں ہو گی

وہ کبھی بھی ادھر کا رخ نا کرتی پر ہائے رے اسکی خراب قسمت۔۔۔۔

آپی یہ آپ کی چیزیں۔۔۔۔

کینٹین والے لڑکے نے حرم کی منگوائی ہوئی چیزیں ٹیبل پر رکھیں

تم لوگوں نے کھانے کو چیزیں منگوائیں تھیں تو پھر یہاں سے جا کیوں رہی تھیں

عسکریم نے ان سے استفسار کیا

فرشتے نے حرم کی طرف دیکھا اور اسے آنکھ سے اشارہ کیا کہ تم ہی جواب دو

فرشتے کا حرم کو کیا گیا اشارہ ارحم اور عسکریم سے پوچھیدہ نا رہ سکا

کیونکہ وہ دونوں ان دونوں کے بلکل سامنے بیٹھے تھے

ارحم مسکرا رہا تھا جبکہ عسکریم اسے گھور رہا تھا

تم بتاو فری یہاں سے کیوں جا رہی تھی تم دونوں۔۔۔۔

عسکریم فرشتے سے گویا ہوا

ہائے اللہ اسکو مجھ سے کیا دشمنی ہے اس نے دل میں سوچا

اور عسکریم کی طرف دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا

وہ ہمیں لائبریری جانا تھا ہم نے اسائیمنٹ بنانی تھی وہ ہمیں ابھی یاد آیا تھا اس لیے ہم

جا رہی تھیں۔۔۔۔

فرشتے نے پر اعتماد لہجے میں جواب دیا کہ کہیں عسکریم کو شک نا ہو جائے کہ

وہ جھوٹ بول رہی ہے

ٹھیک ہے پہلے یہ کھا لو پھر چلے جانا۔۔۔۔

اب عسکریم ان دونوں سے مخاطب تھا

آپ دونوں بھی لے نا۔۔۔۔۔ حرم ان دونوں سے بولی

نہیں تم دونوں کھاؤ ہم اپنا لیکچر لینے جا رہے ہیں ارحم ان سے کہتا ہوا عسکریم کے ساتھ

وہاں سے چلا گیا

شکر ہے بچ گئے۔۔۔۔۔

فرشتے ان دونوں کے جانے کے بعد ریلیکس ہو کر چیئر پر بیٹھ گئی

چلو جلدی جلدی جو کھانا ہے کھاؤ پھر ہمیں لیکچر بھی لینے جانا ہے

حرم نے اسے یاد دلایا

کنٹین سے کھانا کھانے کے بعد وہ اپنی کلاس میں چلی گئیں

حرم اور فرشتے ہی ایک دوسرے کی پکی دوست تھیں انکی کوئی اور دوست نہیں تھی

البتہ سب سے اچھی ہیلو ہائے تھی

اوکے اللہ حافظ پھر کل ملیں گے حرم اپنی ایک کلاس فیلو سے گلے ملتے ہوئے اس سے گویا ہوئی

اوکے فرشتے اللہ حافظ وہ لڑکی فرشتے سے بھی گلے ملی اور اسے اللہ حافظ بولتے ہوئی وہاں سے چلی گئی

اتنے میں عسکریم اور ارحم ان کے پاس موجود تھے

چلو گھر چلتے ہیں ارحم ان سے مخاطب ہوا

ارحم تم حرم کے ساتھ گاڑی میں جا کر بیٹھو مجھے فری سے بات کرنی ہے ہم کچھ دیر میں آتے ہیں

عسکریم اس سے بولا

ہائے اللہ میں گئی آج کام سے لگتا ہے اس نے مجھے دیکھ لیا تھا۔۔۔۔

فرشتے نے دل میں سوچا

اوکے ٹھیک ہے ہم جا رہے ہیں جلدی آ جانا

ارحم اس سے کہتا ہوا احرم کے ساتھ وہاں سے چلا گیا

ان کے جانے کے بعد عسکریم فرشتے کو کلائی سے پکڑتے سائیڈ پر لے آیا

میں نے تمھیں کتنی بار منع کیا ہے کہ کسی سے گلے نا ملا کرو

اور نا ہی ہاتھ ملایا کرو بلکہ فاصلے پر رہ کر ہی بات کیا کرو

وہ غصے سے اپنے ہاتھ میں موجود اسی کلائی پر اپنی گرفت مظبوط کرتے ہوئے بولا

میں نے کیا کیا ہے وہ اسے اتنے غصے میں دیکھ کر منمنائی

ابھی اس لڑکی سے گلے کیوں ملی تھی تم میرے کئی بار

منع کرنے کے باوجود بھی۔۔۔۔

عسکریم نے اسے غصے سے گھورا

اور اسکی کلائی پر اپنی گرفت اور مضبوط کر دی

میں لڑکی سے ہی گلے ملی تھی کسی لڑکے کے نہیں جو آپ مجھ پر غصہ ہو رہے ہیں

مجھے تمھارا کسی لڑکی کے گلے لگنا بھی گوارا نہیں آئیندہ ایسی غلطی نہیں ہونی چاہیئے ورنہ

بہت برا کروں گا تمھارے ساتھ سمجھی۔۔۔۔

اس نے فرشتے کو دھمکی دی

مجھے درد ہو رہا ہے وہ روتے ہوئے بولی اور اپنی کلائی اس کے ہاتھ سے چھوڑوانے کی

کوشش کی

عسکریم نے اپنے ہاتھ کی طرف دیکھا جس میں اسکی کلائی تھی

اس نے اسکی کلائی آزاد کر دی

آئیندہ ایسا نا ہو ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا اور اپنے آنسو صاف کرو

اور چلو میرے ساتھ ارحم لوگ ہمارا انتظار کر رہے ہوں گے

وہ اس سے کہتا ہوا چل دیا

کڑوی آسکریم، جلاد، گھٹیا انسان۔۔۔۔۔

وہ اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے اور اپنی لال کلائی کو سہلاتے ہوئے اسکے دور

جانے کے بعد غصے سے بولی

جو عسکریم کی سماعت سے پوچیدہ نا رہ سکا وہ اسکے القابات پر زیر لب مسکرا دیا

جلدی آو عسکریم اسکی طرف مڑتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں گویا ہوا

وہ منہ بناتی ہوئی اسکے پیچھے چل دی

جب وہ دونوں گاڑی کے پاس پہنچے تو ارحم اور حرم گاڑی سے ٹیک لگائے

کھڑے تھے اور ان کو انتظار کر رہے تھے

چلو بیٹھو عسکریم ان سب سے کہتا ہوا ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا

ارحم اسکے ساتھ فرنٹ سیٹ پر اور وہ دونوں پیچھے بیٹھ گئیں

ان کے بیٹھتے ہی اس نے گاڑی سٹارٹ کر دی

اسلام علیکم۔۔۔۔

ان سب نے گھر میں داخل ہوتے ہی بی بی جان، آغا جان، نسرین بیگم اور حرا بیگم کو مشترکہ سلام کیا

اکبر صاحب اور اصغر صاحب اس وقت اپنے آفس میں موجود تھے

وعلیکم اسلام آ گئے میرے بچے بی بی جان نے سب کے سر پر پیار دیا

اچھا تم سب اپنے اپنے روم میں جاو اور فریش ہو کر نیچے آجاو پھر مل کر کھانا کھاتے ہیں دوپہر کا نسرین بیگم ان سے مخاطب ہوئیں

ارحم اور عسکریم سر ہلاتے ہوئے اپنے اپنے روم میں چلے گئے

جبکہ فرشتے اور حرم ان سب کے پاس ہی بیٹھ گئیں

کیا بات ہے میری پوتی آج بہت چپ چپ ہے آغا جان نے فرشتے سے دریافت کیا

کیونکہ وہ چپ بیٹھی تھی اور صرف حرم ہی ان سے باتیں کر رہی تھی

کچھ نہیں آغا جان سر میں درد ہے اس لیے چپ ہوں

اس نے جھوٹ کا سہارا لیا وہ اب ان کو کیا بتاتی کہ عسکریم نے اسکے ساتھ کیا کیا ہے

تو کھانا کھانے کے بعد آرام میڈیسن لے کر آرام کرو

سر درد ٹھیک ہو جائے گا آغا جان پیار سے بولے

آغا جان میں نے اور حرم نے کینٹین سے کھا لیا تھا اب بھوک نہیں ہے

اب رات کو ہی آپ سب کے ساتھ کھانا کھاؤں گی

ٹھیک ہے بیٹا پھر جاو روم میں اور میڈیسن لے کر آرام کرو۔۔۔

بی بی جان گویا ہوئیں

وہ سر ہلاتی ہوئی اپنے اور حرم کے مشترکہ کمرے میں چلی گئ

حرم تم کھانا کھاو گی۔۔۔حرا بیگم نے اس سے استفسار کیا

نہیں چچی مجھے بھی بھوک نہیں ہے

ٹھیک ہے تم فرشتے کے پاس جاو اور اسے میڈیسن دو سر درد کی۔۔۔

نسرین بیگم اس سے مخاطب ہوئیں

وہ جی ماما کہتی ہوئی روم میں چلی گئ

فرشتے۔۔۔۔حرم نے روم میں داخل ہوتے ہی اسے پکارا

وہ آنکھوں پر بازو رکھے لیٹی ہوئی تھی

ہاں۔۔۔۔وہ اٹھ کر بیٹھ گئ

کیا ہوا کیا سر میں زیادہ درد ہے۔۔۔۔ حرم نے اسکی مرجھائی ہوئی شکل دیکھ کر پریشانی سے استفسار کیا

نہیں۔۔۔۔وہ صرف اتنا ہی بول پائی

بھائی نے تم سے کیا بات کرنی تھی

حرم کے پوچھنے پر فرشتے نے اپنی سرخ کلائی اس کے سامنے کر دی

جس پر عسکریم کی انگلیوں کے نشان واضع طور پر موجود تھے

یہ بات کرنی تھی تمھارے بھائی نے۔۔۔۔۔ فرشتے کا لہجہ نم تھا

یہ۔۔۔یہ۔۔۔بھائی نے کیا ہے پر کیوں۔۔۔؟ حرم نے اسکی کلائی سہلائی

اس نے روتے ہوئے اسے ساری بات بتا دی

بھائی بھی عجیب ہیں بھلا کسی لڑکی سے گلے ملنے میں کیا برائی ہے۔۔۔۔

حرم نے حیرانگی کا اظہار کیا

تم کوشش کیا کرو جس بات سے تمھیں منع کرتے ہیں وہ نا کیا کرو

حرم نے اسے سمجھایا

کیوں مانوں میں اس کڑوی آسکریم کی بات کس حق سے وہ مجھ سے اپنی بات منوانے کی کوشش کرتا ہے

وہ بچوں کی طرح ضدی لہجے میں بولی

اب میں کیا کہہ سکتی ہوں کہ وہ تم پر کون سا حق جماتے ہیں

حرم نے بھی لاعلمی کا اظہار کیا

اچھا چھوڑو اس کا ذکر مجھے اور اس کے بارے میں کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔

چلو نہیں کرتے بھائی کا ذکر چلو مووی دیکھتے ہیں حرم نے مووی لگائی ٹی وی پر ان کے روم میں ٹی وی موجود تھا

عسکریم اپنی کلاس سے نکل کر ارحم کے ساتھ لائبریری جا رہا تھا جب اسے فرشتے حرم کی کسی بات پر قہقہے لگاتی نظر آئی

وہ دونوں اپنا لیکچر لینے کے لیے کلاس میں جا رہی تھیں

عسکریم اس کو اس طرح سب کے سامنے ہنستا دیکھ عسکریم کا پارہ ہائی ہو گیا تھا وہ ہنستے ہوئے اتنی پیاری لگ رہی تھی کہ سب مڑ مڑ کر اسے دیکھ رہے تھے

اور فرشتے اپنے اَدر گرد سے بے پرواہ ہنسنے میں مصروف تھی

یہی بات عسکریم کے غصے کو اور ہوا دے رہی تھی

وہ بنا ارحم کو مخاطب کیے غصے سے فرشتے کی طرف بڑھا

ارے عسکریم کدھر جا رہے ہو۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsane|Articles|Books|Poetry|Interviews

عسکریم کو لائبریری کی بجائے دوسری طرف جاتا دیکھ ارحم نے اس سے پوچھا

عسکریم نے اسکی بات کا کوئی جواب نا دیا اور نا ہی فرشتے کی طرف اپنے بڑھتے ہوئے قدم روکے

ارحم نے جب سامنے دیکھا تو اسے فرشے اور حرم نظر آئیں وہ سمجھ گیا تھا کہ عسکریم انکی ہی طرف جا رہا ہے وہ بھی عسکریم کے ساتھ ہو لیا

حرم بس کر دے اور کتنا ہنسائے گی مجھے اگر اس کڑوی آسکریم نے مجھے اسطرح ہنستے ہوئے دیکھ لیا نا تو میری خیر نہیں۔۔۔۔۔

حرم نے اسے ایک جوک سنایا

جس کی وجہ سے اسکی ہنسی ہی نہیں بند ہو رہی تھی ابھی بھی وہ حرم کو منع کرنے کے ساتھ ساتھ ہنس رہی تھی

کچھ نہیں ہو گا بھائی اپنی کلاس میں ہوں گے تم تو ہر بات میں بھائی کو لے آتی ہو میرا بھائی اتنا اچھا تو ہے

حرم بھی ہنس رہی تھی

ابھی وہ حرم سے کچھ کہنے ہی لگی تھی کہ

اسکے پاس سے گزرتے ہوئے لڑکے نے اسکے ہاتھ کو اپنے ہاتھ سے چھوا اور تیزی سے

اسکے پاس سے گزر گیا

فرشتے غصے سے اس لڑکے کی طرف بڑھی

تاکہ اسے لڑکے کو ایک لگا سکے اسکی ہمت کیسے ہوئی اسے ہاتھ لگانے کی

لیکن اسے عسکریم اور ارحم اپنی طرف آتے نظر آئے اس لیے رک گئی

ہائے اللہ کہیں ارحم بھائی اور کڑوی آسکریم نے تو نہیں دیکھ لیا اس لڑکے

کو میرا ہاتھ چھوتے ہوئے

اس نے دل میں سوچا

کیا ہوا ہے فرشتے کدھر گم ہو حرم نے اسے ہلایا جو کہ گم سم گھڑی تھی

کچھ نہیں۔۔۔۔

فرشتے اس کے ہلانے پر اپنے خیالات سے ہوش کی دنیا میں آئی

ارحم اور عسکریم دونوں ان کی طرف ہی جا رہے تھے

جب انہوں نے ایک لڑکے کو فرشتے کے پاس سے گزرتے دیکھا

اس لڑکے کا فرشتے کے ہاتھ کو چھونا عسکریم اور ارحم دونوں سے مخفی نا رہ سکا

وہ دونوں فل غصے سے اس لڑکے کی طرف بڑھے جو کہ ان کی ہی طرف آ رہا تھا

ارحم نے اس لڑکے کے اپنے پاس پہنچتے ہی ایک لگانی چاہی

لیکن اسکا ہاتھ عسکریم نے ہوا میں ہی روک دیا

میں دیکھتا ہوں اسکو تم ان دونوں کے پاس جاو۔۔۔

عسکریم اس لڑکے کو

گریبان سے پکڑتے ہوئے ارحم سے مخاطب تھا

لیکن عسکریم میں اسے نہیں چھوڑ سکتا اسکی ہمت بھی کیسے ہوئی

میری بہن کو ہاتھ بھی لگانے کی۔۔۔۔

ارحم کا غصہ کم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا

میں نے کہا نا ارحم تم جاو ان دونوں کے پاس میں اسے خود دیکھ لوں گا

اب کی بار عسکریم کا لہجا بہت سخت تھا

ارحم سر ہلاتی ہوئے فرشتے اور حرم کی طرف چل دیا حالانکہ اسکا دل کر رہا تھا کہ اس لڑکے کا منہ ہی توڑ دے

ارحم کے جاتے ہی عسکریم نے اس لڑکے کے منہ پر ایک گھونسا جڑ دیا

اواسے مارنا شروع کر دیا اس پر اس وقت جنون سوار تھا

فرشتے اور حرم بھی عسکریم کو اس لڑکے کا گریبان پکڑے ارحم سے کچھ کہتے ہوئے دیکھ چکی تھی

وہ دونوں ان سے کچھ ہی فاصلے پر تھیں

اسکا مطلب ہے ارحم بھائی اور کڑوی آسکریم نے دیکھ لیا تھا

ہائے اللہ اب بہت برا ہو گا۔۔۔۔۔۔

فرشتے نے اپنا ہاتھ دل پر رکھتے ہوئے دل میں سوچا

کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اب کیا ہو گا عسکریم کو اب کوئی نہیں روک پائے گا

ارحم ان دونوں کے پاس آ چکا تھا ارحم کیا ہوا عسکریم بھائی اس لڑکے کو کیوں مار رہے ہیں۔۔۔۔۔۔

حرم نے پریشانی سے ارحم سے دریافت کیا

کچھ نہیں ہوا۔۔۔۔۔

ارحم اس وقت بہت غصے میں تھا اس لیے وہ کسی بات کا جواب نہیں دینا چاہتا تھا

جبکہ فرشتے کا سارا دھیان عسکریم کی طرف تھا

جو بے دردی سے اس لڑکے کو مار رہا تھا

بہت سے لوگ اسے روکنے کی کوشش کر رہے تھے

لیکن وہ باز نہیں آ رہا تھا اس لڑکے کو مارنے سے وہ کمزور سا لڑکا عسکریم کے سامنے کچھ بھی نہیں تھا

عسکریم اسے جان سے مارنے کے در پے تھا

بھائی روکیں عسکریم بھائی کو ورنہ وہ لڑکا مر جائے گا۔۔۔۔۔۔

فرشتے عسکریم کی طرف دیکھتے ہوئے ارحم سے بولی

وہ لڑکا زمین پر پڑا تھا اور عسکریم اسکے پیٹ میں ٹھوکریں مار رہا تھا اور وہ لڑکا اپنا دفاع بھی نہیں کر پا رہا تھا

اچھا ہے مر جائے وہ اسی قابل ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

ارحم غصے سے بولا

فرشتے ارحم کو عسکریم کو منع نا کرتا دیکھ خود ہی عسکریم کے پاس گئی

جس کو کئی لڑکے روکنے کی کوشش کر رہے تھے

پلیز چھوڑ دیں اسے یہ مر جائے گا۔۔۔۔۔

فرشتے لوگوں کو سائیڈ پر کرتے ہوئے عسکریم کے پاس آئی

اور اسکے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے بولی

عسکریم غصے سے اسکی طرف مڑا جس کی آنکھوں میں آنسو تھے

اور وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی

عسکریم نے اسکی کلائی اپنے ہاتھ میں لی اور اسے اپنے ساتھ لیے ارحم اور حرم کی طرف

چل دیا

فرشتے کا دل پتے کی طرح لرز رہا تھا کیونکہ عسکریم اس وقت بہت غصے میں تھا

وہ چپ چاپ اسکے ساتھ چل رہی تھی

وہ تو پہلے ہی اس کے غصے سے ڈرتی تھی اب وہ اسے مخاطب کر کے اپنی جان مشکل میں نہیں ڈالنا چاہتی تھی

حلانکہ کہ اسکی کلائی میں بہت درد ہو رہا تھا جو کہ عسکریم کے ہاتھ میں تھی کیونکہ عسکریم کی گرفت اسکی کلائی بہت سخت تھی

چلو گھر چلتے ہیں۔۔۔۔

عسکریم ارحم اور حرم سے گویا ہوا اور فرشتے کو اپنے ساتھ لیے گاڑی کی طرف چل دیا

عسکریم کو غصے میں دیکھ ارحم اور حرم بنا کوئی سوال کیے اسکے پیچھے چل دیئے

ہائے اللہ یہ کیا ہوا۔۔۔۔بی بی جان نے دہل کر دل پر اپنا ہاتھ دل پر رکھا

کیونکہ عسکریم کے کپڑوں پر جگہ جگہ خون کے دھبے تھے

وہ سب گھر پہنچ چکے تھے گھر میں داخل ہوتے ہی ان کا سامنا بی بی جان آغا جان، نسرین بیگم اور حرا بیگم سے ہوا

آغا جان، نسرین اور حرا بیگم بھی عسکریم کو اس حالت میں دیکھ کر پریشان ہو گئے تھے

تم بتاو ارحم کیا ہوا ہے عسکریم کو۔۔۔۔۔

آغا جان نے پریشانی سے ارحم سے استفسار کیا

کچھ نہیں ہوا مجھے آپ سب پریشان نا ہوں سب ایک زخمی کو ہوسپٹل لے کر گیا تھا اسی کا خون لگ گیا ہے میرے کپڑوں پر۔۔۔

اس سے پہلے کہ ارحم سب کو سچ سے آگاہ کرتا عسکریم بول پڑا

یہی بات ہے نا۔۔۔۔۔۔نسرین بیگم نے کھوجتی نگاہوں سے عسکریم سے پوچھا

کیونکہ وہ سب عسکریم کے غصے سے آگاہ تھے کہ وہ غصے میں کچھ بھی کر گزرتا ہے پہلے بھی کئی بار وہ سکول، کالج اور یونی میں لڑکوں کو پیٹ چکا تھا

جی تائی ماں یہی سچ ہے۔۔۔۔۔۔

عسکریم کے بولنے سے پہلے فرشتے بول اٹھی اچھا ٹھیک ہے جاو تم سب اپنے اپنے روم میں۔۔۔۔۔۔بی بی جان

کے کہنے پر وہ چاروں اپنے اپنے روم میں چلے گئے

کتنی بری طرح مارا ہے نا بھائی نے اس لڑکے کو بھائی کو اتنے غصے میں دیکھ کر میری تو جان ہی نکل گئی تھی۔۔۔۔۔

حرم فرشتے اور اپنے مشترکہ کمرے میں آتے ہی فرشتے سے گویا ہوئی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہمم۔۔۔۔۔

فرشتے اتنا ہی بول سکی کیونکہ وہ عسکریم کے بارے میں سوچ رہی تھی

ویسے تو تم بھائی سے ڈرتی ہو آج کیسے اتنی بہادر ہو گئی کہ

ان کو روکنے پہنچ گئی جب وہ اس لڑکے کو مار رہے تھے

اگر میں نا روکتی کڑوی آسکریم کو تو اس نے اس لڑکے کی جان لے لینی تھی

اور تمھارے بھائی کو پھانسی کو ہو جانی تھی اسے قتل کرنے جرم میں

فرشتے اسکی طرف دیکھتے ہوئے بولی

اللہ نا کرے بھائی کو کچھ ہو پر مجھے یہ سمجھ نہیں آرہا ہے کہ بھائی نے اسے مارا کیوں

؟۔۔۔۔

حرم نے سوالیہ نظروں سے اسکی طرف دیکھا

کیونکہ اس لڑکے نے میرے ہاتھ کو چھوا تھا میرے پاس سے گزرتے ہوئے

جو کہ تمھارا اور میرا بھائی دونوں دیکھ چکے تھے اس لیے یہ سب ہوا ہے

فرشتے نے اسے وجہ بتائی

پھر تو اچھا کیا بھائی نے اسکے ساتھ۔۔۔۔۔۔ حرم بولی

اچھا تم یہ ٹیوب اپنے بھائی کو دے کر آؤ اسکے ہاتھوں پر زخم آئے ہیں اس لڑکے کو

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مارنے کی وجہ سے۔۔۔۔۔۔۔

فرشتے نے حرم کی طرف ٹیوب بڑھائی

مجھے کیا پاگل کتے نے کاٹا ہے جو بھائی کے پاس جاوں جبکہ وہ اس وقت فل غصے میں ہوں

گے نا بابا نا میں نہیں جا رہی

حرم نے اسے ہری جھنڈی دکھائی

تم خود ہی چلی جاو۔۔۔۔۔۔حرم نے اسے صلاح دی

وہ اپنی تمام تر ہمت مجتمع کرتے ہوئے عسکریم کے کمرے کے روم کی طرف چل دی

اس نے ناک کیا دروازے پر۔۔۔کچھ دیر کے بعد عسکریم کی بھاری آواز

اسے سنائی دی

آجاو اندر۔۔۔۔۔۔عسکریم کی طرف سے اجازت ملتے ہی وہ دروازہ کھول کر اندر

داخل ہوئی

عسکریم جو بیڈ سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا اسے ایک کر اپنی جگہ سے اٹھ کر اسکے سامنے جا

کھڑا ہوا

تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔۔۔۔عسکریم نے اسے گھورا

وہ بھائی میں آپ کو یہ دینے آئی تھی۔۔۔۔۔

فرشتے ڈرتے ہوئے اٹکتے ہوئے بولی

اور اسکے سامنے ٹیوب کی

وہ یہ بھول گئی تھی کہ اسے عسکریم نے اسے بھائی کہنے سے منع کیا تھا

عسکریم کو پہلے ہی اس پر غصہ تھا اوپر سے اسکا بھائی کہنا اسے اور بھڑکا گیا

عسکریم نے اسے دونوں بازوں سے تھام کر اپنے سامنے کیا

فرشتے کو اسکے ہاتھ کی انگلیاں اپنے نازک سے بازوں میں دھنستی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں

عسکریم کے گرفت بہت سخت تھی اسکے بازوں پر

میں تم سے کتنی بار کہا ہے کہ مجھے بھائی نا بولا کرو پھر بھی تم باز کیوں نہیں آتی ہو۔۔۔۔۔

عسکریم نے اسے جھنجھوڑ ڈالا

فرشتے لب بھینچے اپنے بازوں میں ہونے والے درد کو برداشت کر رہی تھی

وہ ایک لفظ بھی نا بولی اسکے سامنے

وہ ڈر کی وجہ سے کانپ رہی تھی

عسکریم اس کے بہت قریب تھا عسکریم کی گرم سانسیں اس کے چہرے کو جھلسا رہی

تھیں

وہ دل میں اللہ سے دعا کر رہی تھی کہ عسکریم اسے جانے دے

اور تم یونی میں قہقہے کیوں لگا رہی تھی میں نے تمھیں منع کیا تھا نا اس بات سے بھی

پر نا جی جب تک تم میری بات کی نفی نا کرو تمھیں سکون کہاں ملتا ہوگا

اب میں تمھیں بتاوں گا کہ عسکریم خان کیا کیا کر سکتا ہے

بہت جلد تمھیں تمھارے ہر غلط کام کی سزا دوں گا میں

بس دن گننے شروع کر دو

عسکریم اسے غصے سے گھور رہا تھا اور اسکے بازوں پر اپنی گرفت اور مظبوط کر رہا تھا

پلیز مجھے چھوڑ دیں مجھے درد ہو رہا۔۔۔۔

فرشتے روتے ہوئے بولی کیونکہ اب درد اسکی برداشت سے باہر ہو گیا تھا

عسکریم نے اسکے بازو آزاد کر دیئے اور اس سے دور ہو گیا

اور بیڈ پر جا کر بیٹھ گیا

کدھر جا رہی ہو میں نے تمھیں جانے کا نہیں کہا ابھی۔۔۔۔۔۔

فرشتے کو کو دروازے کی طرف جاتا دیکھ کر عسکریم بولا

وہ رک گئی لیکن مڑ کر عسکریم کی طرف نا دیکھا

میرے پاس آو۔۔۔۔۔۔۔عسکریم نے اسے حکم دیا

وہ ڈرتی ہوئی اور روتی ہوئی عسکریم کے پاس آئی

بیٹھو میرے سامنے۔۔۔۔۔

وہ فوراً اسکے سامنے بیٹھ گئی کہ کہیں وہ اسے ایک لگا ہی نا دے اگر اس نے عسکریم کی

بات نامانی تو

تم کیا کرنے آئی تھی میرے روم میں عسکریم کا لہجا ابھی بھی سخت تھا

وہ آپ کو ٹیوب دینے آئی تھی۔۔۔وہ منمنائی

پھر دو ٹیوب کدھر ہے ٹیوب۔۔۔۔۔

ٹیوب وہاں گر گئی تھی جہاں کچھ دیر پہلے وہ دونوں کھڑے تھے

وہ اسکے پاس سے اٹھی اور ٹیوب وہاں سے اٹھا کر اسکے سامنے ٹیوب کی

بیٹھو۔۔۔۔۔۔۔پھر سے حکم دیا گیا

وہ چپ چاپ بیٹھ گئی اس کے سامنے

لگاو میرے ہاتھوں پر ٹیوب۔۔۔۔۔۔عسکریم نے اپنا ہاتھ اسکے سامنے کیا

فرشتے جھجک رہی تھی کہ وہ کیسے اسے ٹیوب لگائے

سنا نہیں میں نے کیا کہا ہے۔۔۔۔۔۔۔ عسکریم دھاڑا

فرشتے نے فوراً ٹیوب اسکے ہاتھ پر لگانی شروع کر دی

عسکریم اسے ہی دیکھ رہا تھا

جو سر جھکائے، برستی آنکھوں اور کانپتے ہوئے ہاتھوں سے اسکے ہاتھ پر

ٹیوب لگا رہی تھی

جب وہ اس کے ہاتھ پر ٹیوب لگا چکی تھی تو عسکریم اپنا دوسرا ہاتھ بھی اسکے سامنے کیا

وہ اس پر بھی ٹیوب لگانے لگی

چلو جاؤ واشروم میں اور اپنے ہاتھ اور منہ دھو کر آؤ

اور ہاں جب تم واشروم سے باہر آؤ تو مجھے تم روتی ہوئی نظر نا آؤ سمجھی

ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو

عسکریم نے اسے دھمکی دی

وہ چپ چاپ اٹھ کر واشروم میں چلی گئی

کچھ دیر کے بعد وہ واشروم سے باہر آئی وہ اب رو نہیں رہی تھی

جاؤ اپنے روم میں اب۔۔۔۔۔اور ہاں یہ لو ٹیوب اپنے بازوں پر لگا لینا عسکریم نے وہی

ٹیوب اسکی طرف بڑھائی

عسکریم کے کہنے پر وہ وہاں سے ایسے غائب ہوئی جیسے گدھے سر سے سینگ

اسکے جانے کے بعد عسکریم مسکرا دیا

وہ جب اپنے کمرے میں آئی تو اس نے حرم کو کمرے میں نا دیکھ اللہ کا شکر ادا کیا

کیونکہ وہ ابھی اس حالت میں نہیں تھی کہ وہ حرم کا سامنا کر پاتی

وہ دروازے سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی

اس نے اپنے بازوں سے کپڑا ہٹاتے ہوئے اپنے بازوں کو دیکھا

جو کہ سرخ ہو رہے تھے اور ان پر عسکریم کی انگلیاں چھپ چکی تھیں

وہ اپنے بازوں کی یہ حالت دیکھ اور ان میں اٹھتے درد کے باعث پھوٹ پھوٹ کر رو دی

شکر ہے پیپر ختم ہوئے۔۔۔۔

آخری پیپر دے کر وہ لوگ گھر آ چکے تھے

جب فرشتے اپنے روم میں آتے ہی بیڈ پر گر گئی

ہاں واقعے میں جان چھوٹی پیپروں سے قسم سے پیپروں کے دوران تو بھوک پیاس بھی اُڑ جاتی ہے۔۔۔۔۔

حرم نے بھی اسکی بات سے اتفاق کیا

ایک اور بات بھی ہے جس پر میں اللہ کا جتنا شکر ادا کروں اتنا ہی کم ہے

کس بات کا ذکر کر رہی ہو فرشتے۔۔۔۔

حرم نے نا سمجھی سے اسکی طرف دیکھا

یہی کہ کڑوی آسکریم سے جان چھوٹی اب وہ ہمارے ساتھ یونی نہیں جایا کرے گا۔۔۔۔

فرشتے کے چہرے سے خوشی جھلک رہی تھی

اے لڑکی کچھ تو شرم کرو میرے سامنے میرے ہی بھائی کی برائی کر رہی ہو

حرم نے مصنوئی غصے کا اظہار کیا

اب تمھارا بھائی جیسا ہے اسکے بارے میں ویسا ہی کہوں گی نا۔۔۔

فرشتے نے معصوم سا منہ بنایا

یہ سب جو میرے سامنے کہتی ہو بھائی کے سامنے بھی کہا کرو پھر تمھیں پتا لگے گا کہ بھائی کیسے ہیں۔۔۔۔

حرم شرارت سے گویا ہوئی

نا بابا نا میں نے مرنا نہیں ہے اس کڑوی آسکریم کے ہاتھوں میں نے

ابھی میں نے بہت سا جینا ہے

فرشتے نے کانوں کو ہاتھ لگائے

حرم اسے دیکھ کر ہنس رہی تھی

اے ہنسنا چھوڑو اور چلو میرے ساتھ بی بی جان اور آغا جان کے پاس چلتے ہیں

کافی دنوں سے ان سے صحیح سے بات بھی نہیں ہو سکی پیپروں کی وجہ سے

فرشتے حرم کو اپنے ساتھ لیے ان کے پاس چل دی

فرشتے کا سارا دھیان اپنے موبائل میں تھا اور سیڑھیاں اتر رہی تھی

جب اسکا سر کسی سخت چیز سے ٹکرایا

اسے اتنے زور کی چوٹ لگی سر میں کہ اسے دن میں تارے نظر آ گئے تھے

جب اسنے سامنے دیکھا

تو عسکریم اسکے بلکل پاس کھڑا اسے خونخوار نظروں

سے گھور رہا تھا

پتا نہیں اب کڑوی آسکریم پتا نہیں میرے ساتھ

کیا کرے گا فرشتے نے دل میں سوچا

وہ اس وقت اپنے سر میں ہوتا درد بھی بھلا چکی تھی یاد تھا تو صرف

عسکریم کا اس وقت اسکو غصے سے گھورنا

دیکھ نہیں چل سکتی ہو اپنے آس پاس کا دھیان رکھ کے چلا کرو

عسکریم اس وقت فل غصے میں تھا

سوری۔۔۔۔۔۔۔۔وہ منمنائی اور اپنا سر جھکا گئی

تمھارے سوری سے کیا ہو گا تمھیں میں نے کتنی دفعہ کہا ہے کہ دیکھ کر چلا کرو

ضروری نہیں جس سے تم ہر بار ٹکرا وہ میں ہی ہوں

اگر میری جگہ کوئی ہوتا تو۔۔۔۔۔۔۔

کبھی تو عقل سے کام لے لیا کرو

عسکریم کا دل کر رہا تھا کہ اسے ایک لگائے تاکہ اسے عقل آجائے

آئندہ نہیں ہو گا ایسا۔۔۔۔۔۔

فرشتے نے یہ کہتے ہوئے اسکی طرف دیکھا جو اسے ہی گھور رہا تھا

آئندہ ایسا ہونا بھی نہیں چاہیئے ورنہ مجھے تو تم اچھے سے جانتی ہو

عسکریم اسے وران کرتا ہوا اپنے روم کی طرف چل دیا

اللہ تیرا شکر ہے بال بال بچی۔۔۔۔۔

وہ اللہ کا شکر ادا کرتی نیچے کی طرف چل دی

کب تک تم سب کا رزلٹ آئے گا اکبر صاحب نے ان سب سے استفسار کیا

سب لوگ اس وقت رات کا کھانا کھانے کے بعد لاونج میں موجود تھے

اس ماہ کے لاسٹ تک آجائے گا پاپا

جواب عسکریم کی طرف سے آیا

تو پھر آگے کیا کرنے کا ارادہ ہے تم دونوں کا

اصغر صاحب عسکریم اور ارحم سے مخاطب تھے کیونکہ ان کی گریجوایشن کمپلیٹ ہو گئی تھی

ماسٹر ہی کریں گے پاپا ہم دونوں۔۔۔۔

اب کی بار جواب ارحم کی طرف سے آیا

فرشتے اور حرم اچھی سے چائے ہی پلا دو۔۔۔۔۔

آغا جان نے ان سے فرمائش کی

ابھی لاتی ہیں ہم چائے فرشتے مسکراتے ہوئے بولی اور حرم کو اپنے ساتھ لیے کچن میں آ گئی

کچھ دیر کے بعد وہ دونوں چائے بنا کر لے آئیں

اور سب کو چائے سرو کرنے لگیں

فرشتے نے آغا جان اور بی بی جان کو چائے دی

عسکریم بھی ان کے ساتھ بیٹھا تھا مجبوراا سے عسکریم کو بھی چائے دینا ہی پڑی

عسکریم بھائی چائے۔۔۔

فرشتے نے اسے متوجہ کیا جو اپنے موبائل میں مصروف تھا

عسکریم نے موبائل سے نظریں اٹھا کر اسکو گھورا اور اسکے ہاتھ سے چائے لے لی

تم تو اکیلے میں میرے ہاتھ آو پھر میں تمھیں پوچھتا ہوں

عسکریم دل میں اس سے مخاطب تھا

سب کے چائے پینے کے بعد فرشتے برتن اکھٹے کرنے کے بعد کچن میں رکھنے گئی تو

عسکریم بھی اسکے پیچھے چلا گیا

کسی سے اسکے جانے پر دھیان نا دیا کیونکہ سب اپنی باتوں میں مصروف تھے

وہ برتن دھو رہی تھی جب عسکریم کچن میں داخل ہوا

تم سے میں نے کتنی بار کہا ہے کہ مجھے بھائی نا کہا کرو پر تم بھی بہت ہی ڈھیٹ ہو

جس بات سے میں منع کروں تم نے وہی کام ضرور کرنا ہوتا

ہے عسکریم اس کے سر پر کھڑا غصہ کر رہا تھا

تو آپ کو بھائی نا کہوں تو پھر کیا کہا کروں۔۔۔

اس نے ہمت کرتے

اس سے پوچھا اور برتن دھونا چھوڑا اسکی طرف دیکھا

میرا ایک نام بھی ہے میرے خیال سے تم مجھے میرے نام سے بھی مخاطب کر سکتی ہو

۔۔۔۔روحان نے کہتے ساتھ ہی اسکی طرف اپنے قدم بڑھانے

شروع کردیئے

فرشتے پیچھے کی طرف الٹے قدم چلنے لگی

وہ اسکی طرف بڑھتا ہی رہا اور وہ پیچھے کی طرف چلتی رہی جہاں تک کہ وہ دیوار

سے جا لگی اور اسکے فرار کی ساری راہیں بند ہو گئیں

عسکریم نے اسکے دونوں طرف دیوار پر اپنے ہاتھ رکھ لیے

اب کہو گی مجھے بھائی۔۔۔

وہ اسکی طرف دیکھتے ہوئے بولا جو اپنا چہرہ جھکائے کھڑی تھی

فرشتے کو ایسا لگ رہا تھا کہ ابھی اگر وہ اس سے دور نا ہوا تو ڈر کی وجہ سے

اسکا دل بند ہو جانا ہے

اسے اپنی ٹانگوں سے جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی

آخر آپ کو مجھ سے کیا دشمنی ہے جو ہر وقت مجھے ہی ڈانٹتے رہتے ہیں

یہ کرو یہ نا کرو اس سے ملو اس سے نا ملو

میں آپ کی غلام تو نہیں ہوں

جو آپ میرے ساتھ ایسا کرتے ہیں

اس نے ہمت کرتے ہوئے

آج اپنے دل کی بات اس سے پوچھ ہی لی تھی

ابھی میں تمھیں نہیں بتا سکتا کہ تم میری لیے کیا ہو وقت آنے پر بتاوں گا

پر تم آئیندہ مجھے بھائی نہی کہو گی سمجھی

وہ سنجیدہ لہجے میں گویا ہوا

کہوں گی بھائی سو بار کہوں گی کیا کر لیں گے آپ

وہ غصے سے چیخی

آہستہ اگر کوئی آگیا تو آگے تم خود سمجھ دار ہو کیا ہو گا

اور اگر تم مجھے بھائی کہنے سے باز نا آئی تو میں تمھارے ساتھ وہ کروں گا

کہ تم مجھے بھائی کہنے کے قابل نہیں رہو گی

عسکریم نے کہتے ساتھ ہی اسکی کلائی مروڑی

آہ۔۔۔۔وہ درد سے کراہ اٹھی

میری بات دماغ میں بیٹھالو اسکا گال تھپتھپاتا ہوا وہ وہاں سے چلا گیا

کڑوی آسکریم ظالم انسان۔۔۔۔۔

وہ اسکی پشت کو دیکھتی ہوئی اونچی آواز میں بڑبڑائی

جو عسکریم کی سماعت سے محروم نا رہا سکا

وہ مسکراتا ہوا اپنے روم کی طرف چل دیا

اللہ یہ میرے ساتھ ہی ایسا کیوں کرتا ہے

باقی سب کے ساتھ تو بہت اچھے سے بات کرتا ہے

میرے سے ہی کیوں اس نے دشمنی پالی ہوئی ہے

میں نے اسکا کیا بگاڑھا ہے وہ اللہ سے مخاطب تھی

اپنے آنسو صاف کرتی ہوئی وہ اپنے روم کی طرف چل دی

عسکریم اور فرشتے بچپن میں ایک دوسرے کے بہت اچھے دوست تھے

دونوں اپنی ہر بات ہر چیز ایک دوسرے سے شیئر کرتے تھے

پر ایک دن ایک ایسا واقعہ رونما ہوا جس نے ان دونوں کو ایک دوسرے سے

دور کر دیا

ارحم اور عسکریم 10 کلاس میں تھے اور فرشتے اور حرم 9 کلاس

میں تھیں وہ سب ایک ہی سکول میں پڑھتے تھے

جب ایک دن ایک لڑکے نے فرشتے کو تنگ کیا اسکے ساتھ بدتمیزی کی

پھر عسکریم نے اس لڑکے کا مار مار کر وہ حال کیا کہ وہ سیدھا ہوسپٹل پہنچ گیا اور ایک

ہفتہ بستر سے ہل نا سکا اس دن وہ اس لڑکے کو مارتے ہوئے

جنونی ہو گیا تھا

فرشتے اس کے غصے اور جنونی پن سے ڈر گئی تھی اس لیے وہ اس سے دور دور رہنے لگی

عسکریم اس سے بات کرنے کی کوشش کرتا تو وہ کوئی نا کوئی بہانا کر کے وہاں سے چلی

جاتی

اس طرح وہ اس سے دور ہوتی گئی اور عسکریم نے

اس سے ناراضگی کی وجہ سے بات کرنا چھوڑ دیا

وہ اس سے ناراض ہو گیا تھا کیونکہ کہ وہ اسے اگنور کرنے لگی تھی اس سے دور بھاگنے لگی

تھی

پھر آہستہ آہستہ وہ بڑے ہوتے گئے

کالج اور یونی میں بھی عسکریم نے لڑکوں کو فرشتے کو تنگ کرنے کی وجہ سے مارا جس

سے وہ اس سے اور دور ہو گئی

وہ اسے بھائی کہہ کر مخاطب کرنے لگی جو کہ

عسکریم کو بلکل بھی نہیں پسند تھا اس لیے جب بھی وہ اسے بھائی کہتی تو وہ اس غصہ کرتا

وہ اس سے تب سے محبت کرتا تھا جب اس لفظ محبت کا مطلب تک نہیں پتا تھا

عسکریم اسکے معاملے میں بہت پوزیسیو تھا

عسکریم کو فرشتے کا لڑکیوں تک سے گلے ملنا ان سے ہاتھ ملانا برا لگتا تھا

اسکا بس چلتا تو وہ اسے چھپا کر رکھ لیتا تاکہ اس کے علاوہ کوئی بھی اسے چھو نا سکے اور نا ہی

دیکھ سکے

اس لیے وہ اسے ہر وقت ٹوکتا رہتا کہ یہ کرو یہ نا کرو اس سے نا ملو

وغیرہ وغیرہ

اور فرشتے اس سے ڈرنے لگی اس سے دور بھاگنے لگی فرشتے کی یہ حرکتیں عسکریم کو اور

غصہ دلاتی تھیں

جس کی وجہ سے وہ غصے میں ہمیشہ اس کے ساتھ کچھ نا کچھ برا کر بیٹھتا تھا جو فرشتے کو

گراں گزرتا تھا

اسکی دوست اسکی بچپن کی محبت بچپن میں اس سے اپنی ہر بات

اور ہر چیز شیئر کیا کرتی تھی اس کو اسکے نام سے پکارا کرتی تھی اس پر اپنا حق جتایا کرتی تھی

اس سے لڑا کرتی تھی اسے مار بھی لیا کرتی تھی

اب وہی اس سے ڈرنے لگی اسے بھائی کہنے لگی اس سے دور ہونے لگی

یہ سب باتیں عسکریم کو گوارا نہیں تھیں

اس لیے وہ اس پر غصہ کرتا

اور اس سے ناراضگی کا اظہار کرتا پر وہ اس کو سمجھنے کی بجائے

دن بادن اس سے دور ہی ہوتی جا رہی تھی

وہ جانتا تھا کہ وہ اسے کڑوی آسکریم کہتی ہے اسکو اسکا دیا ہوا ہر نام قبول تھا پر اسکی دوری نہیں قبول تھی

اس نے سوچ لیا تھا اب اسے کیا کرنا ہے اپنی محبت حاصل کرنے لیے

اور اپنی دوست کو حاصل کرنے کے لیے

آغا جان میں نے آپ سے ایک بات کرنی تھی۔۔۔

عسکریم نے ان کے کمرے میں آنے کے بعد ان سے اپنے آنے کی مدعا بیان کی

ہاں بولو بیٹا کیا بات ہے۔۔۔۔۔

آغا جان اور بی بی جان دونوں کمرے میں موجود تھے

جیسا کہ آپ سب کو پتا ہے ہمارا رزلٹ آگیا ہے میں نے کینڈا کی

ایک یونی میں جرنلیزم میں ماسٹر کے لیے اپلائی کیا تھا

وہاں مجھے فل سکالر شپ پر اڈمیشن مل گیا ہے اگر آپ کی اجازت ہو تو کیا میں وہاں جا

سکتا ہوں

ٹھیک ہے بیٹا مجھے کوئی اعتراض نہیں آغا جان مسکراتے ہوئے بولے

بہت بہت شکریہ آغا جان آپ کا۔۔۔۔۔

اس نے مسکراتے ہوئے ان کا شکریہ ادا کیا

لیکن میری ایک شرط ہے تمھیں وہ پوری کرنی پڑے گی پھر تم جا سکتے ہو

بی بی جان سنجیدہ لہجے میں گویا ہوئیں

کون سی شرط بی بی جان اس نے سوالیہ نظروں سے انکی طرف دیکھا

تمھیں جانے سے پہلے فرشتے سے شادی کرنا ہو گئ

بی بی جان نے اس

کے سامنے اپنی شرط رکھی

انکی شرط سن کر وہ مسکرا دیا

وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر انکے پاس بیٹھ گیا

آپ نے تو میرے دل کی بات کہہ دی ہے

بی بی جان میں تو خود آپ سے یہ بات کرنے والا تھا

اس سے پہلے آپ نے ہی فرشتے سے شادی والی بات کہہ دی مجھے فرشتے سے شادی پر کوئی اعتراض نہیں

میری طرف سے تو بھلے ابھی کہ ابھی میرا اس سے نکاح کروادیں وہ مسکراتے ہوئے بولا

خوشی اسکے چہرے سے جھلک رہی تھی

یہ تو بہت اچھی بات ہے بیٹا۔۔۔

بی بی جان نے خوشی کا اظہار کیا

اچھا بیٹا اب تم جاو اور اپنے پاپا ماما اور اپنے چچا چچی کو بھیجو میرے کمرے میں آغا جان مسکراتے ہوئے اس سے گویا ہوئے

وہ خوشی سے ان کے کمرے سے باہر آگیا اور اپنے ماما پاپا اور چچا چچی کو آغا جان کو پیغام

پہنچا کر اپنے روم میں آگیا

وہ بہت بہت خوش تھا کہ اسے اسکی محبت ملنے والی ہے

اسکی فری ہمیشہ ہمیشہ اسکی ہو جائے گی اسکا دل بھنگڑے ڈالنے کو کر رہا تھا

اس نے اپنے دل کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے باقاعدہ بھنگڑے ڈالے

سب گھر والے فرشتے کو فرشتے ہی بلاتے تھے ایک وہی تھا جو اسے فری کہتا تھا

--

تمھیں پتا ہے آغا جان اور بی بی جان نے ہم سب کی شادی کا فیصلہ کیا

ہے

میں نے ابھی انکے کمرے سے گزرتے ہوئے انکو ماما پاپا اور چچا چچی سے بات کرتے سنا

ہے

حرم جو اپنے اور فرشتے کے لیے چائے بنانے گئی تھی

آغا جان کے کمرے کے پاس سے گزرتے ہوئے اس نے ان کی بات سن لی تھی اس

نے آتے ساتھ ہی فرشتے کے سر پر بم پھوڑا

کیا ہم سب کی شادی۔۔۔۔۔ فرشتے شاکڈ کی کیفیت میں چیخی

ہاں ہم سب کی شادی۔۔۔۔۔

حرم نے اپنی بات دہرائی

آغا جان کو بیٹھے بیٹھائے ہماری شادی کی کیا سوجھی ہے ابھی تو ہماری پڑھائی بھی پوری نہیں ہوئی

چلو ارحم بھائی کی اور اس کڑوی آسکریم کی تو

کر دیتے ہم دونوں کو کیوں ابھی سے پھسا رہے ہیں میں نے نہیں کرنی کوئی شادی وادی

۔۔۔۔۔

فرشتے نے منہ بنالیا

آغا نے بولا ہے تو ہماری شادی ہو کر ہی رہے گی چاہے کچھ بھی ہو جائے

حرم بولی

ہاں کہہ تو تم ٹھیک ہی رہی ہو مجھے تو اس بیچاری لڑکی کی قسمت پر افسوس ہو رہا ہے

جس کے حصے میں ہماری کڑوی آسکریم آئے گی

کیا بنے گا اس بیچاری کیا ہائے بیچاری فرشتے نے افسوس کا اظہار کیا

وہ اس بات سے انجان اپنے ہی اندازے لگانے میں مگن تھی کہ

وہ بیچاری لڑکی کوئی اور نہیں وہ خود ہی ہے

دوسری طرف حرم دل میں سوچ رہی تھی کہ جب اسے پتا چلا کہ

وہ ہی وہ

لڑکی ہے جس سے بھائی کی شادی کرنے کا آغا جان نے فیصلہ کیا ہے تو

اسکی کیا حالت ہو گی

حرم تم نے یہ تو بتایا نہیں کس کی شادی کس سے ہو رہی ہے

کون ہیں وہ سب جس سے ہم چاروں کی شادی کر رہے ہیں آغا جان کیا ہم ان کو جانتے

ہیں۔۔۔۔۔۔۔

فرشتے اب اصل مدعے پر آئی تھی

ہاں ہم انہیں بہت اچھے سے جانتے ہیں حرم گویا ہوئی

کیا مطلب۔۔۔۔۔فرشتے نے نا سمجھی سے اسکی طرف دیکھا

میری شادی ارحم سے کرنے کا فیصلہ کیا ہے آغا جان نے۔۔۔

اس سے پہلے کے وہ اپنی بات مکمل کرتی فرشتے اسکے گلے لگ گئی اور اسے

مبارک باد دینے لگی

واوووو۔۔۔۔حرم تم میری بھابھی بنو گی مجھے تو یقین نہیں آرہا

تم اور بھائی ایک ساتھ بہت اچھے لگو گے میں بہت بہت خوش ہو

آغا جان کے اس

فیصلے سے۔۔۔۔۔وہ خوشی سے چہک رہی تھی

تم نے کڑوی آسکریم کی ہونے والی مسسز اور میرے ہونے والے مسٹر کا

تو بتایا ہی نہیں اسکا تو بتاو حرم

بھائی کی شادی آغا جان نے جس سے کرنے کا فیصلہ کیا ہے وہ تم ہو

حرم نے اسکے سر پے بم پھوڑا

کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟

وہ اتنی اونچی آواز میں چیخی کہ ان کے کمرے کے پاس سے

گزرتی نسرین بیگم اور حرا بیگم ان کے روم میں پریشانی سے داخل ہوئیں

کیا ہو فرشتے بیٹا تم چیخی کیوں تھی

نسرین بیگم نے پریشانی سے استفسار کیا

کچھ نہیں تائی جان وہ میں بیڈ سے گرنے لگی تھی اس لیے چیخ نکل گئی

اس نے اپنے جذبات پر قابو پاتے ہوئے انکی بات کا جواب دیا

کہیں چوٹ تو نہیں لگی۔۔۔۔۔

حرا بیگم نے اس سے پوچھا

نہیں ماما میں ٹھیک ہوں آپ ٹینشن نا لیں۔۔۔

اوکے۔۔۔۔وہ دونوں فرشتے اور حرم کے روم سے چلی گئیں

ان کے جانے کے بعد فرشتے بیڈ پر گر گئ

فرشتے۔۔۔حرم نے اسے پکارا جو آنکھیں بند کیے لیٹی ہوئی تھی

ہمم۔۔۔فرشتے نے اسکی طرف دیکھا

اب کیا کرو گی تم فرشتے آغا جان کی بات تو ماننا ہی پڑے گی

میں آغا جان کی بات سے میں بھلا

کیسے انکار کر سکتی ہوں

انہوں نے آج تک میری ہر خواہش پوری کی ہے

اب اگر میں انکی یہ خواہش پوری نا کروں تو ان کو کتنا دکھ ہو گا

ویسے بھی اگر میری قسمت میں اوپر والے نے کڑوی آسکریم ہی رکھی ہے

تو میں جو بھی کر لوں میری شادی اسی سے ہو گی

میں نے خود کو اللہ اور اپنے بڑوں کے فیصلے پر چھوڑ دیا ہے

جو میرے لیے وہ سب چاہیں گے مجھے اس سے کوئی اعتراض نہیں

بس ڈر لگ رہا ہے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تمھارا بھائی پتا نہیں شادی کے بعد میرے ساتھ کیسا سلوک کیا کرے گا

جس نے آج تک مجھ سے نرم لہجے میں بات

نہیں کی میرے کسی بھی کام کی تعریف نہیں کی الٹا نقص ہی نکالے ہیں

وہ آگے میرے ساتھ پتا نہیں کیا کیا کرے گا

پتا ہے کل بھی اس نے میری کلائی کو مروڑا تھا

اور دھمکی بھی دے کر گیا تھا کہ اگر میں نے اس اب بھائی کہا تو وہ میرے ساتھ وہ کرے گا

کہ میں اسے بھائی کہنے کے قابل نہیں رہنے دے گا

وہ روتے ہوئے اپنے جذبات حرم سے شیئر کر رہی تھی

اسکو روتا دیکھ حرم کی آنکھیں بھی نم ہو گئی تھیں

بھائی پتا نہیں کیوں تمھارے ساتھ ایسا کرتے ہیں

باقی سب کے ساتھ تو وہ اچھے سے پیش آتے ہیں

مجھے تو کبھی انہوں نے کسی لڑکی سے گلے ملنے سے نہیں ٹوکا اور نا میرے بھائی کہنے پر

مجھے ڈانٹا ہے پھر تمھارے ساتھ

ہی وہ ایسا کیوں کرتے ہیں

حرم نے حیرانگی کا اظہار کیا

تمھیں وہ کچھ کیوں کہے گا اسکی بہن جو ہو دشمنی تو اسکی میرے ساتھ ہے تمھارے ساتھ تو نہیں ہے

کل میں نے اس سے ہمت کر کے پوچھ ہی لیا ہے تھا کیوں میں اسے بھائی نا کہا کروں اور میں کوئی اسکی غلام نہیں ہوں جو اسکی ہر بات کو مانوں

واقعی میں تم نے ان سے یہ پوچھا۔۔۔۔۔

حرم نے آنکھیں پھاڑے اسکی طرف دیکھا

ہاں۔۔۔فرشتے نے ہاں میں سر ہلایا

پھر بھائی نے کیا جواب دیا حرم نے تجسس سے پوچھا

اس نے کہا اس بات کا جواب میں تمھیں ابھی نہیں دے سکتا کہ تم میرے لیے کیا ہو وقت آنے پر بتاوں گا

فرشتے نے عسکریم کی نقل اتارتے ہوئے اسکو ساری بات بتادی

ہاہاہاہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔حرم اسکی بات سن کر ہنس رہی تھی

تمھیں میں نے کوئی لطیفہ نہیں سنایا جو تم پاگلوں کی طرح ہنس رہی ہو میری جان پر بنی ہے

اور تمھاری ہنسی ہی بند نہیں ہو رہی

فرشتے نے اسکو ہنسنے سے باز نا آتا دیکھ خفگی کا اظہار کیا اور منہ بنالیا

میں تو اس لیے ہنس رہی ہوں کہ مجھے وہ وجہ سمجھ آگئی ہے

جس کی وجہ سے بھائی تمھارے ساتھ ایسا سلوک کرتے ہیں حرم نے سنجیدہ ہوتے

ہوئے

اسکو اپنے ہنسنے کی وجہ بتائی

کون سی وجہ۔۔۔۔۔۔

فرشتے نے سوالیہ نظروں سے اسکی طرف دیکھا

آرام اور تحمل سے میری ساری بات سننا مجھے درمیان میں ٹوکنا نا اوکے

حرم کے کہنے پر فرشتے نے فوراً ہاں میں سر ہلایا

کیونکہ اسے وجہ جاننے کی بہت جلدی تھی

مجھے لگتا ہے بھائی تم سے محبت کرتے ہیں حرم نے اسکے سر پر بم پھوڑا

کیا۔۔۔۔؟ وہ اچھل کر اپنی جگہ سے کھڑی ہو گئی

جیسے اسے بچھو نے کاٹ لیا ہو

محبت اور وہ بھی کڑوی آسکریم کبھی بھی میں نہیں مان سکتی

اس بات کو اور دوسری بات اگر میں یہ مان بھی لوں کہ

وہ کڑوی آسکریم کسی سے محبت کر سکتا ہے

تو وہ لڑکی میں کبھی بھی نہیں ہو سکتی

چاہے میں دنیا کی آخری لڑکی کیوں نا ہوں

فرشتے نے شاک کی کیفیت میں نفی میں سر ہلایا

اور اسکی بات کی نفی کی

میں نے کہا تھا نا کہ میری بات تحمل سے سننا

اور درمیان میں بولنا پر تم بھی نا

اگر کسی کی بات مان لو تو تمھیں فرشتے کون کہے۔۔۔۔۔۔

حرم نے اسکے درمیان میں بولنے پر خفگی کا اظہار کیا

اچھا اب میں چپ۔۔۔۔

فرشتے نے منہ پر انگلی رکھ لی

حرم اسکی اس ادا پر مسکرا دی

اچھا تو میں کہہ رہی تھی کہ بھائی تم سے محبت کرتے ہیں اس لیے انکو تمھارا انہیں بھائی

کہنا برا لگتا ہے

اور وہ تمھارے لیے بہت پوزیسو ہیں جس کی وجہ سے وہ تمھارے ساتھ کسی لڑکی تک کو برداشت نہیں کر سکتے

حرم نے اپنے خیالات اس کے سامنے پیش کیے

اچھا کچھ دیر کے لیے میں فرض کر بھی لوں کہ

وہ کڑوی آسکریم مجھ سے محبت کرتا ہے جو کہ ناممکن سی بات ہے تو پھر آج تک اس نے مجھ سے نرم لہجے میں بات کیوں نہیں کی

ہر وقت مجھ پر ہی غصہ کیوں کرتا ہے

بڑی ہی کوئی غصے والی محبت ہے تمھارے بھائی کی

فرشتے کو عسکریم کا اس سے محبت کرنا ہضم نہیں ہو رہا تھا

ہاہاہاہاہا۔۔۔۔۔۔۔غصے والی محبت۔۔۔۔

یہ کس قسم کی محبت ہوئی بھلا۔۔۔

حرم ہنس ہنس کر پاگل ہو گئی تھی

سڑے ہوئے لوگ اس قسم کی محبت کرتے ہیں پر میں ابھی بھی تمھاری بات کو نہیں مان رہی کہ

تمھارا سڑا ہوا بھائی کسی سے محبت کر سکتا ہے

اسکے پاس تو دل ہے ہی نہیں پھر کیسے وہ کسی سے محبت کر سکتا ہے

فرشتے ہنستے ہوئے بولی

اے لڑکی میرے بھائی کو ایسا نا کہا کرو میرا بھائی اتنا اچھا ہے

سب سے اتنی محبت کرتا ہے سب کا خیال رکھتا ہے

حرم کے لہجے سے اپنے بھائی کے لیے مان اور محبت جھلک رہی تھی

فرشتے نے اسکی بات کا کوئی جواب نا دیا

اور جہاں تک بھائی کا تم پر غصہ کرنے کی بات ہے

مجھے لگتا ہے وہ تم پر اس لیے غصہ کرتے ہیں کیونکہ تم ان کی بات جو نہیں مانتی۔۔۔

اور تم ہو ہی اتنی پیاری کے کسی کو بھی تم سے محبت ہو جائے

پھر وہ چاہے

بھائی جیسا انسان ہی کیوں نا ہو بقول تمھارے جس کے پاس دل ہی نہیں ہے

حرم اسے دیکھتے ہوئے گویا ہوئی

کالے گھٹاوں جیسے بال جو اسکی کمر سے نیچے تک آتے تھے، ملائی جیسا سفید رنگ، گلابی ہونٹ، چھوٹی سی باریک سی ناک، سبز آنکھیں اور نازک سے سراپے کے ساتھ فرشتے اس قابل تھی کہ

کوئی بھی اس پر اپنا دل ہار جاتا

اچھا چھوڑو اپنے بھائی کی باتوں کو مجھے یہ بتاو کہ

تمھیں میرا بھائی کیسا لگتا ہے فرشتے اب اور عسکریم کے بارے میں بات نہیں کرنا

چاہتی تھی

اس لیے اس نے بات کا رخ بدل دیا

حرم نے اسکی بات کا کوئی جواب نا دیا بس اپنا چہرہ جھکائے مسکرا رہی تھی

ہائے اوے۔۔۔۔۔لڑکی تو مسکرا رہی ہے

تمھاری مسکراہٹ ہی مجھے تمھارے دل کی بات کا پتا دے رہی ہے لیکن میں تمھارے

منہ سے سننا چاہتی ہوں

فرشتے نے مسکراتے ہوئے اسکا جھکا ہوا چہرہ اپنے ہاتھ سے اوپر کیا

یار بتا بھی دو میری بات کا جواب میں ارحم بھائی نہیں ہوں

جو مجھ سے شرما رہی ہو۔۔۔۔۔

فرشتے نے حرم کو چھیڑا

تمھارا بھائی بہت اچھا ہے۔۔۔۔

حرم نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

تم بھی بہت اچھی ہو فرشتے نے خوشی سے اسے گلے لگا لیا

حرم نیلی آنکھوں اور سفید رنگ والی نازک سی لڑکی تھی اور ارحم بھی نیلی آنکھوں اور

کھلتے ہوئے سفید رنگت والا خوبرو مرد تھا

کتنے پیارے لگے گے نا میرا بھائی اور

حرم ایک دوسرے کے ساتھ فرشتے نے دل میں سوچا اور انکی آئیندہ آنے والی خوشیوں

کے لیے اللہ سے دل میں دعا کی

چلو اب سو جاو صبح اٹھنا بھی ہے حرم نے اسے احساس دلایا

جو کب سے اسے ارحم کا نام لے لے کر تنگ کر رہی تھی

فرشتے مسکراتے ہوئے اپنی جگہ پر لیٹ گئی

اور حرم اپنی جگہ پر لیٹ گئی

حرم بہت خوش تھی اس رشتے سے کیونکہ وہ

اور ارحم ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے اور ارحم اس سے اپنی محبت کا اظہار بھی کر

چکا تھا

دوسری طرف فرشتے کے دل میں اپنے اور

عسکریم کے رشتے کا سن کر ڈر بیٹھ گیا تھا کہ پتا نہیں وہ

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسکے ساتھ شادی کے بعد کیسا سلوک کیا کرے گا اسکا دل اس بات کو
ماننے سے انکاری تھا کہ عسکریم اس سے محبت
کر سکتا ہے
عسکریم کے بارے میں سوچتے سوچتے کب اسکی آنکھ لگ گئی اسکو خبر ہی نا ہو سکی

بچوں میں نے اور آپ کی بی بی جان نے آپ کے لیے ایک فیصلہ کیا ہے
اگلی صبح ناشتے کی ٹیبل پر آغا جان ان چاروں سے مخاطب تھے
کون سا فیصلہ آغا جان۔۔۔۔۔
ارحم نے ان اسے استفسار کیا
البتہ باقی سب خاموشی سے آغا جان کو دیکھ رہے تھے
کیونکہ وہ سب جانتے تھے کہ آغا جان کیا بات کرنے والے ہیں
رات میں آغا جان نے اکبر، اصغر صاحب اور نسرین، حرا بیگم سے ان چاروں کی شادی
کی بات کی تھی
ان سب کو ان کے فیصلے سے کوئی اعتراض نہیں تھا وہ تو الٹا خوش ہوئے تھے کہ اس
طرح ان کے بچے ہمیشہ

ان ایک ساتھ انکی نظروں کے سامنے ہی رہے گے

ہم نے ارحم اور حرم، فرشتے اور عسکریم کی شادی کرنے کا فیصلہ کیا ہے

تم چاروں کو کوئی اعتراض تو نہیں ہے

آغا جان نے ان چاروں سے انکی رائے جاننا چاہی

نہیں آغا جان مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔۔

عسکریم کی طرف سے جواب آیا

مجھے بھی کوئی اعتراض نہیں ہے اس رشتے سے۔۔۔۔

ارحم ان سے گویا ہوا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور بیٹا تم دونوں بھی اپنا فیصلہ بتا دو بی بی جان فرشتے اور حرم سے مخاطب تھیں جو سر

جھکائے بیٹھی تھیں

جیسے آپ سب کی مرضی بی بی جان۔۔۔۔

حرم کی طرف سے جواب آیا

وہ یہ کہتے ساتھ ہی شرما کر وہاں سے اٹھ کر اپنے روم میں چلی گئی

ارحم اسکی اس ادا پر مسکرا دیا

اور فرشتے بیٹا تمھیں تو کوئی اعتراض نہیں ہے اس رشتے سے اگر ہے تو بتا دو بیٹا آغا جان

نے اس سے پوچھا

عسکریم اسے ہی دیکھ رہا تھا جو سنجیدہ چہرہ لیے بیٹھی ہوئی تھی

وہ اسے دیکھ کر اندازہ نہیں لگا پا رہا تھا کہ وہ اس رشتے سے خوش ہے یا نہیں

اللہ اگر اس نے انکار کر دیا تو پلیز اللہ میاں یہ ہاں کر دے

عسکریم دل میں دعا مانگ رہا تھا اور اسے دیکھ رہا تھا

فرشتے نے اپنا چہرہ اوپر اٹھایا تو۔۔۔۔۔۔۔

اسکی نظریں سب سے پہلے عسکریم پر ہی پڑیں کیونکہ وہ بلکل اسکے سامنے بیٹھا تھا وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا

حرم نے اسکا جائزہ لیا گوری رنگت، چھ فٹ سے نکلتا قد، ستواں مغرور ناک، نیلی آنکھیں اور چوڑے شانوں کے ساتھ وہ مردانہ وجاہت کا شاہکار تھا وہ ہر لحاظ سے ایک مکمل مرد تھا

ان کے گھرانے میں سب ہی نیلی آنکھوں والے تھے سوائے بی بی جان اور فرشتے کے جن کی آنکھیں سبز تھیں

جیسے آپ کی مرضی آغا جان مجھے آپ کی ہر بات منظور ہے۔۔۔۔

وہ عام سے لہجے میں ان سے گویا ہوئی اور اٹھ کر کچن میں چلی گئی

مبارک ہو آپ سب کو بچوں کو کوئی اعتراض نہیں ہے آغا جان نے سب کو مبارک باد دی

آپ کو بھی مبارک ہو آغا جان۔۔۔۔۔

اکبر صاحب نے خوشی کا اظہار کیا

پھر دو ہفتے بعد شادی کر دیتے ہیں کیونکہ عسکریم نے جانا بھی ہے اپنی پڑھائی کے سلسلے میں کیا خیال ہے آپ سب کا

بی بی جان نے بولیں

جیسے آپ کی مرضی بی بی جان ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔۔۔۔

نسرین بیگم مسکراتے ہوئے بولیں

اور چھوٹی بہو تم کیا کہتی ہو آغا جان نے حرا بیگم سے پوچھا

مجھے بھی کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔۔

حرا بیگم بھی سب کی طرح بہت خوش تھیں

وہ سب باتوں میں مصروف ہو گئے ارحم اپنے روم میں چلا گیا اور

عسکریم فرشتے کے پیچھے کچن میں آ گیا

وہ جیسے ہی کچن میں آئی اس کی آنکھیں برسنے لگیں پتا نہیں کیوں اسکا دل کر رہا تھا

رونے کو

ایسا نہیں تھا کہ اسے اعتراض تھا اس رشتے سے بس اس کے دل میں ڈر تھا کہ پتا نہیں

اس کے ساتھ آگے کیا ہو گا

عسکریم جیسے ہی کچن میں آیا اس نے فرشتے کو سِنک پر جھکا روتا ہوا پایا

وہ دروازے میں کھڑا دکھ سے اسے دیکھ رہا تھا

اسکا دل کیا کہ وہ اسکے پاس جائے

اور اسکے سارے آنسو اپنی پوروں سے چن لے

پر وہ ابھی وہ یہ حق اس پر نہیں رکھتا تھا اس لیے اس نے خود کو ایسا

کرنے سے باز ہی رکھا

آج رو لو جتنا رونا ہے میرا وعدہ ہے تم سے میری جان کہ آئیندہ

میں کبھی تمھاری آنکھوں میں آنسو نہیں آنے دوں گا

تمھیں اتنی محبت دوں گا کہ تم خود کو اس دنیا کی خوش قسمت لڑکی تصور کرنے لگو گی

وہ دل میں اس سے مخاطب ہوا اور چپ چاپ وہاں سے چلا گیا

فرشتے کسی اور کی موجودگی کو احساس ہوا تو اس نے دروازے کی طرف دیکھا

پر وہاں کوئی نہیں تھا

میرا ہی وہم ہوگا فرشتے نے اپنا سر جھٹکا

اور اپنا منہ دھوتی ہوئی خود کو نارمل کرتی ہوئی اپنے روم میں چلی گئی

پھر وہ دن بھی آگیا جب حرم مسسز ارحم اور فرشتے مسسز عسکریم بن گئی تھیں

حرم دلہن بنی بیٹھی ارحم کا انتظار کر رہی تھی

کچھ دیر کے بعد دروازہ کھلنے کی آواز آئی

اور ارحم دروازہ بند کرتا ہوا اسکے سامنے بیٹھ گیا

اسلام علیکم۔۔۔۔۔

ارحم نے اسے سلام کرتے ہوئے اسکا نازک سا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا

وعلیکم اسلام۔۔۔۔

حرم نے ہلکی سی آواز میں اسکے سلام کا جواب دیا

بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔۔۔۔

لودیتے لہجے میں تعریف کی گئی

گولڈن کلر کی کُرتی اور ریڈ کلر کا ڈوپٹا اور لہنگا پہنے خوبصورتی سے کیے گئے میک اپ میں

وہ کسی ریاست کی شہزادی لگ رہی تھی

حرم میری طرف دیکھو۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارحم کے کہنے پر اس نے حرم نے اپنی پلکوں کی باڑ اٹھا کر اسکی طرف دیکھا

وہ بلیک کلر کی شیروانی میں کسی ریاست شہزادے سے کم سے نہیں لگا رہا تھا

پیارا الگ رہا ہوں نا۔۔۔۔۔

ارحم نے اپنی نیلی آنکھیں اسکی نیلی آنکھوں میں گاڑھتے ہوئے اس سے استفسار کیا جو

کہ اسے ہی دیکھ رہی تھی

حرم نے ہاں میں سر ہلاتے ہوئے مسکراتے ہوئے اپنا سر جھکا لیا

یہ تمھاری منہ دکھائی۔۔۔۔۔

ارحم نے اسکی انگلی میں ڈائمنڈ کی انگوٹھی پہنائی

اور اس کے ہاتھ پر اپنے لب رکھ دیئے

حرم نے شرماتے ہوئے اپنا سر جھکا لیا

کیسی لگی حرم۔۔۔۔۔

بہت پیاری ہے۔۔۔۔۔ حرم نے بنا اس کی طرف دیکھے جواب دیا

وہ اسکی طرف دیکھ نہیں پا رہی تھی

کیونکہ وہ اپنی آنکھوں میں محبت کا ایک جہاں آباد کیے اسے دیکھ رہا تھا

آئی لو یو سو مچ

حرم مجھے تم سے کب اور کیسے محبت ہوئی مجھے نہیں پتا بس مجھے اتنا پتا ہے کہ میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں

اور تمھارے بغیر نہیں رہ سکتا تم میری جان ہو۔۔۔۔۔۔ارحم نے لو دیتے لہجے میں اپنی محبت کا اظہار اس سے کیا

یار حرم آج تو کہہ دو کہ تم بھی مجھ سے محبت کرتی ہو ہمیشہ میں نے ہی تم سے اظہار محبت کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔

پیار سے فرمائش کی گئی

آئی لو یو ٹو۔۔۔۔۔۔

حرم نے اپنی پوری ہمت جمع کرتے ہوئے اپنی محبت کا اظہار اس سے کیا اسکا دل بری طرح دھڑک رہا تھا

ارحم نے اسکے اظہار محبت پر اسکی شان میں ایک پیار بھری گستاخی کر دی جس سے حرم سرخ پڑ گئی

حرم کا دل اتنی زور سے دھڑک رہا تھا کہ ارحم بھی اسکی آواز سن سکتا تھا

اسکے بلش کرنے پر ارحم نے کھینچ کر اس اپنے سینے سے لگا لیا

اور اسکے گرد اپنے بازوں کا حصار بنا لیا

NEW ERA MAGAZINE
Novel|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حرم نے اپنا سر اس کے سینے سے ٹکاتے ہوئے اپنی آنکھیں موند لیں

اللہ میاں پلیز اس کڑوی آسکریم کے دل کو میرے لیے نرم کر دیں

ویسے اسکے پاس دل تو ہے ہی نہیں چلیں دل نا سہی دماغ ہی نرم کر دیجئے گا

ہائے اگر اسکا دماغ نرم ہو گیا تو وہ تو پاگل ہو جائے گا

پھر لوگ کہیں گے

میرا شوہر پاگل ہو گیا ہے وہ تو ویسے ہی میری جان کا دشمن بنا رہتا ہے اگر

پاگل ہو گیا تو پتا نہیں میرے ساتھ کیا کرے گا

اللہ میاں اسکا دماغ نرم نا کیجئے گا میں نہیں چاہتی وہ پاگل ہو جائے آپ ایسا

کریں اسکو ہی نرم کر دیں

پر نہیں اگر وہ نرم ہو گیا تو موم کی طرح ہو جائے گا

پھر وہ زندہ نہیں رہ پائے گا اگر اسے کچھ ہو گیا تو

میں تو ہو گئی نا پھر بھری جوانی میں بیوہ

نا۔۔۔نا۔۔۔اللہ میاں اسے نرم نا کیجئے گا آپ ایسا کریں اسے اتنی عقل دے دیں کہ

اسے سمجھ آجائے کے میرے ساتھ بھی باقی سب کی طرح ہی پیش آنا ہے میرے معاملے میں جلاد نہیں بننا

ہاں یہی ٹھیک رہے گا اللہ میاں آپ سب اسے عقل دے دیں

آمین۔۔۔۔۔۔

اس نے باقاعدہ ہاتھ اٹھا کر اللہ سے یہ دعا مانگی تھی

کوئی دلہن بھلا ایسا سوچ بھی سکتی ہے اپنی پہلی شادی کی رات

پر ناجی ہماری فرشتے میڈیم اس دنیا کا انوکھا ہی پیس ہیں

جو یہ سب نا صرف سوچ سکتی ہیں بلکہ کر بھی سکتی ہیں

وہ اس وقت زنک کلر کی کُرتی جس پر ریڈ اور گولڈن کلر کا کام تھا

اور ریڈ ڈوپٹا اور ریڈ ہی لہنگا جس پر گولڈن اور زنک کلر کو خوبصورت سا کام کیا گیا تھا

جیولری پہنے اور خوبصورتی سے کیے گئے میک اپ میں اسپر الگ رہی تھی

وہ عسکریم کے روم میں پھولوں سے سجائے گئے بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی

اور عسکریم ابھی تک روم میں نہیں آیا تھا

اس لیے وہ اللہ سے ہم کلام تھی

کچھ دیر میں عسکریم روم میں آیا فرشتے سیدھی ہو کر اور اپنا چہرہ جھکا کر بیٹھ گئی

وہ اسکے پاس بیڈ پر اسکے سامنے بیٹھ گیا اور اسکا نرم سا مہندی سے سجا ہاتھ اپنے مظبوط ہاتھ میں لے لیا

ہائے اللہ اس نے تو آتے ہی ہاتھ پکڑ لیا ہے

اب یقیناً ہمیشہ کی طرح میرا ہاتھ ہی دبائے گا اور مجھ پر رعب جھاڑے گا فرشتے نے دل میں سوچا

کیسی ہو۔۔۔۔۔پیار سے پوچھا گیا

ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔فرشتے نے حیرانگی سے جواب دیا کہ مجھے سے اتنے پیار سے بات کرے وہ بھی کڑوی آسکریم ناممکن سی بات ہے

تم بہت خوبصورت لگ رہی ہو میں جتنی تمھاری تعریف کروں کم ہے

تم خوش ہو نا ہماری شادی سے۔۔۔۔۔

عسکریم لہجے میں دنیا جہاں کا پیار سموئے اس سے پوچھ رہا تھا

اللہ اسے کیا ہوا ہے بڑے پیار سے پوچھ رہا ہے کیسی ہو،

میری تعریف کر رہا ہے، میری خوشی کا پوچھ رہا ہے اور میرا ہاتھ بھی بہت نرمی سے پکڑا ہوا ہے

ہائے اللہ کہیں اس پر کوئی چڑیل تو عاشق نہیں ہو گئی

جو یہ بہکی بہکی باتیں کر رہا ہے کمبخت لگ بھی تو بہت پیارا رہا ہے آج

فرشتے نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے دل میں سوچا

وہ بلیک کلر کی شیروانی میں کسی ریاست کا شہزادہ لگ رہا تھا بلیک کلر اس پر بہت سوٹ کرتا تھا

پلیز اللہ میاں ایسا نا ہو میرے لیے تو اسکو ہی برداشت کرنا دنیا کا سب سے مشکل کام ہے

اوپر سے اسکے ساتھ ایک چڑیل کو بھی میں برداشت نہیں کر پاوں گی چڑیل اور کڑوی آسکریم نے تو مل کر مجھے پاگل کر دینا ہے

میں پاگل بن کر بہت بری لگوں گی سب میرا مزاق اڑائیں گے

نا بابا نا میں نے پاگل نہیں ہونا

اللہ میاں آپ کو اس چڑیل کو اس کڑوی آسکریم سے دور کرنا ہی ہو گا پلیز میری بات مان جائیں نا۔۔۔۔۔

وہ دل میں اللہ سے مخاطب تھی

اور عسکریم اسے دیکھ رہا تھا جو اسکی بات کا جواب دینے کی بجائے اسے ہی گھور رہی تھی

فری کیا ہوا ہے تم ٹھیک تو ہو نا مجھے ایسے کیوں دیکھ رہی ہو

میری بات کا جواب بھی نہیں دیا تم نے اب تک۔۔۔۔ عسکریم اسکا دوسرا ہاتھ بھی اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے پریشانی سے گویا ہوا

میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔

فرشتے اپنے خیالوں سے ہوش کی دنیا میں واپس آئی اور اس سے بس اتنا ہی کہہ پائی

آئی لو یو فری۔۔۔۔

میں تم سے تب سے محبت کرتا ہوں جب مجھے اس لفظ کا مطلب بھی نہیں پتا تھا

۔۔۔۔۔

عسکریم نے اپنی آنکھوں میں محبت کا جہاں آباد کیے لو دیتے لہجے میں اس سے اپنی محبت کا اظہار کیا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فرشتے نے جھٹکے سے اپنا جھکا ہوا سر اوپر اٹھا کر اسکی طرف دیکھا

اسکے لیے یہ سب ہضم کرنا مشکل ہو گیا تھا

پہلے عسکریم کا اس سے پیار سے بات کرنا اسے نرمی سے چھونا

اور اب اس سے اپنی محبت کا اظہار کرنا

اسے ساری دنیا گھومتی ہوئی محسوس ہوئی اور وہ بے ہوش ہو کر بیڈ پر پیچھے کی طرف گر

گئی

اس کی بے ہوشی نے عسکریم کے ہاتھوں کے طوطے اڑا دیئے

اسے ساری دنیا گھومتی ہوئی محسوس ہوئی اور وہ بے ہوش ہو کر بیڈ پر پیچھے کی طرف گر گئی

اس کی بے ہوشی نے عسکریم کے ہاتھوں کے طوطے اڑا دیئے

فری۔۔۔فری کیا ہوا ہے تمھیں پلیز آنکھیں کھولو

عسکریم اسکے گال تھپتھپاتے ہوئے اسے ہوش میں لانے کی کوشش کر رہا تھا

پلیز فری آنکھیں کھولو کیا ہو گیا ہے تمھیں کیوں میری جان لینے پر تلی ہو

پتا نہیں کیوں بے ہوش ہو گئی ہے فری

اس نے دل میں سوچا

ہماری فرشتے میڈیم بھی دنیا کی وہ واحد دلہن ہوں گی

جو دلہے میاں کے اتنے پیار سے کیے گئے اظہار محبت پر بے ہوش ہو گی تھی اور بچارے

دلہا صاحب اسے ہوش میں لانے کے جتن کر رہے تھے

اور وہ ہوش میں آنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی

بیچاری کو صدمہ بھی تو گہرا پہنچا ہے عسکریم کے اظہار محبت سے اسکا بے ہوش ہونا تو

لازمی سی بات تھی

پانی کے چھینٹے مارتا ہوں شاید ہوش میں آجائے عسکریم نے سوچا

اس نے فرشتے کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے اور اسے پکارا

فری۔۔۔۔آنکھیں کھولو

فرشتے نے اپنی آنکھیں کھولیں تو عسکریم کو اپنے اوپر جھکا ہوا پایا

تم ٹھیک تو ہو۔۔۔۔

اس کے آنکھیں کھولنے پر عسکریم نے اس سے پوچھا

وہ ناسمجھی سے اسے دیکھ رہی تھی کہ بھلا مجھے کیا ہوا تھا

وہ بھول چکی تھی کہ وہ کچھ دیر پہلے بے ہوش ہوئی تھی

مجھے کیا ہوا تھا۔۔۔۔۔

فرشتے اٹھ کر بیٹھ گئی تو عسکریم بھی سیدھا ہو کر اسکے سامنے بیٹھ گیا

تم بے ہوش ہوگئی تھی کیا ہوا تھا تمھیں جس کی وجہ سے تم

بے ہوش ہوگئی تھی

کچھ نہیں ہوا تھا مجھے۔۔۔۔۔۔

وہ غائب دماغی سے اسکی بات کا جواب دے رہی تھی

تم ٹھیک ہو اب۔۔۔۔۔۔پریشانی سے پوچھ رہا تھا

میں تو ٹھیک ہوں آپ کی طبیعت مجھے ٹھیک نہیں لگ رہی۔۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔۔۔عسکریم نے نا سمجھی سے اسکی طرف دیکھا

اسکا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا جو یہ ایسی باتیں کر رہی ہے عسکریم نے دل میں سوچا

فرشتے نے اسکا ماتھا اپنے ہاتھ سے چھو کر دیکھا

بخار تو نہیں ہے آپ کو پھر کہیں آپ کے دماغ پر چوٹ تو نہیں لگ گئی

وہ اپنے ہی اندازے لگا رہی تھی

اور عسکریم کا دماغ گھوما کر رکھ دیا تھا اسکی باتوں نے

مجھے کوئی چوٹ نہیں لگی اور تم کیا بہکی بہکی باتیں کر رہی ہو

مجھے لگتا ہے تم ابھی تک مکمل طور پر ہوش میں نہیں آئی ہو۔۔۔۔۔۔عسکریم نے

پریشانی سے اسکی طرف دیکھا

میں اپنے پورے ہوش و حواس میں ہوں پر مجھے لگتا ہے آپ پر کوئی

چڑیل عاشق ہو گئی ہے

یا پھر آپ نے آج شادی کی خوشی میں کوئی نشہ کر لیا ہے جو عجیب عجیب سی باتیں کر

رہے ہیں

اور یہ بھی بھول گئے ہیں کہ میں وہی فرشتے ہوں جس کا ہر کام کل تک برا لگتا تھا جس

سے پتا نہیں آپ کو کیا دشمنی تھی جو ہاتھ دھو کر اس

کے ہی پیچھے پڑے رہتے تھے

جس کے ہر کام میں نقص نکالنا آپ پر نماز کی طرح فرض ہے

فرشتے کی حیرانگی کم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی

اسی وجہ سے وہ پتا نہیں کیا کیا عسکریم کو کہہ رہی تھی

اسکی بات پر عسکریم کا قہقہہ بے ساختہ تھا

لو میں نے اب کون سا لطیفہ سنایا ہے جو یہ قہقہے لگا رہا ہے پکا اس نے یا تو اس نے نشہ کیا

ہے یا پھر اس پر کسی چڑیل کا سایہ ہے

اسے قہقہے لگا تا دیکھ فرشتے اونچی آواز میں بڑبڑائی جو عسکریم کی سماعتوں سے محروم نا رہ

سکا

پھر کیا تھا عسکریم کے قہقہے تھے جو رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے وہ ہنستا ہنستا بیڈ سے

اٹھ کر کمرے کے درمیان میں جا کھڑا ہوا

وہ پیٹ پر ہاتھ رکھے بے تحاشا ہنس رہا تھا

ہاہاہاہا۔۔۔تم اور تمھاری باتیں قسم سے ترس گیا تھا میں تمھاری ایسی ہی باتیں سننے

کے لیے۔۔۔۔۔

تو تم اس وجہ سے بے ہوش ہو گئی تھی اف اللہ تم بھی نافری "اپنی مثال آپ ہی ہو"

میری تو تم نے جان ہی نکال دی تھی کہ پتا نہیں کون سی بات تمھیں بری لگی ہے جس

کی وجہ سے تم بے ہوش ہو گئی ہو

پر جہاں تو وہ معاملہ ہوا'''کھودا پہاڑ نکلا چوہا '''

وہ ہنستا ہوا اس کے پاس بیٹھ گیا

جہاں تک کسی چڑیل کے میرے اوپر عاشق ہونے کی بات ہے چڑیل مجھ پر نہیں بلکہ

میں کسی چڑیل پر عاشق ہو گیا ہوں

وہ بلکل سنجیدہ تھا یہ بات کہتے ہوئے

کون سی چڑیل۔۔۔۔۔فرشتے نے سوالیہ نظروں سے اسکی طرف دیکھا

وہ چڑیل جس پر میں عاشق ہوا ہوں وہ تم ہو۔۔۔۔۔لو دیتے لہجے میں اسکی ہری

آنکھوں میں اپنی نیلی آنکھیں گاڑھتے ہوئے گویا ہوا

آپ نے مجھے چڑیل بولا فرشتے نے منہ پھولا لیا

ہاں تمھیں ہی چڑیل بولا ہے۔۔۔۔۔مسکراتے ہوئے جواب دیا گیا

آپ خود ہوں گے جن میں انسان ہوں مجھے انسان ہی رہنے دیں

وہ آج اس کے سامنے بڑھ چڑھ کے بول رہی تھی پتا نہیں کیوں اس کو اس وقت اس سے ڈر نہیں لگ رہا تھا

چلو میں ہی جن ہوں اب خوش۔۔۔۔۔

وہ آنکھوں میں پیار سموئے اسے دیکھ رہا تھا

فرشتے نے اسکی بات پر کوئی خاص ریسپونس نا دیا اور اپنے ہاتھوں کو دیکھنے لگی

اور ہاں تمھاری دوسری بات جو تم نے پوچھی تھی کہ میں نے کوئی نشہ تو نہیں کیا ہوا اسکا جواب یہ ہے کہ۔۔۔۔

میں نے آج تک کبھی کسی بھی قسم کا نشہ نہیں کیا پر آج سے نشہ کرنا شروع کر دوں گا

وہ اسکے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے گویا ہوا

فرشتے نے حیرت سے اسکی طرف دیکھا کہ جیسے کہہ رہی ہو کہ

کیا مطلب نشہ کرنا شروع کر دوں گا۔۔۔۔۔۔

فرشتے نے سوالیہ نظروں سے اسکی طرف دیکھا

نشہ کیا ہوتا ہے تجھے کیا پتا

کبھی یار کے لبوں پے لب رکھ کے تو دیکھ

عسکریم نے اس کے کان میں سرگوشی کی

اور ایک پیار بھری شرارت بھی کر دی

اسکی کی گئی سرگوشی اور اسکی کی گئی شرارت کی وجہ سے وہ کان کی لوح تک سرخ پڑ گئی تھی

یہ نشہ کیا کروں گا میں آج سے۔۔۔۔۔وہ مسکراتے ہوئے اسکے سرخ چہرے کو اپنی نظروں کے حصار میں لیے گویا ہوا

فرشتے کی تو بولتی ہی بند ہو گئی تھی اسکا دل آج پہلی دفعہ اتنی تیزی سے دھڑک رہا تھا کہ جیسے ابھی اسکے جسم سے باہر آ جائے گا

ویسے ایک بات تو بتاؤ اب تو تم نے آسکریم چکھ لی ہے تو بتاؤ کہ آسکریم کڑوی تھی یا میٹھی۔۔۔۔۔۔۔

وہ شرارتی لہجے میں گویا ہوا

ہائے اللہ اسکا مطلب ہے اسے پتا ہے میں اسے کڑوی آسکریم کہتی ہوں

اللہ مجھے کیوں اس سے اتنی شرم آ رہی ہے پہلے ڈر لگتا تھا اور اب شرم آ رہی ہے

فرشتے نے دل میں سوچا

بتاؤ نا فرشتے کیسی لگی آسکریم۔۔۔۔

وہ اسے تنگ کرنے سے باز نا آیا

وہ اب اسے کیا بتاتی اسکی تو نظریں ہی اوپر نہیں اٹھ رہی تھیں

اور نا ہی اسکی زبان اس کا ساتھ دے رہی تھی

اس کے لیے عسکریم کا یہ روپ بلکل نیا تھا اس نے ہمیشہ عسکریم کو خود کو گھورتے

ہوئے اور غصہ کرتے ہوئے ہی تو دیکھا تھا

اچھا چلو یہ تو بتا دو تم بچپن میں تو میری اتنی اچھی دوست تھی پھر بعد میں تم نے دوستی

کیوں ختم کر دی۔۔۔۔۔۔

اب وہ سنجیدہ ہو چکا تھا

فری۔۔۔اسکے کافی دیر کچھ نا بولنے پر عسکریم نے اسے پکارا

فرشتے نے عسکریم کی طرف دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا

میں نے کچھ پوچھا ہے فری۔۔۔۔۔

مجھے آپ سے ڈر لگتا تھا۔۔۔۔۔فرشتے نے مختصر سا جواب دیا

مجھ سے کیوں ڈر لگتا تھا۔۔۔۔عسکریم نے حیرانگی سے پوچھا

جب آپ نے سکول میں اس لڑکے کو مارا تھا تو بلکل جنونی ہو گے

اور بہت غصے میں بھی تھے آپ کا وہ روپ دیکھ کر میں ڈر گئی تھی

اس لیے میں نے آپ سے دوستی ختم کر دی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فرشتے نے نظریں جھکاتے ہوئے اسکی بات کا جواب دیا

عسکریم نے اسکا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں بھر لیا

فری میری طرف دیکھو۔۔۔۔۔پیار سے فرمائش کی گئی

فرشتے نے اسکی طرف دیکھا وہ بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا

اتنا تو پتا ہو گا تمھیں کہ میں نے اس لڑکے کو تمھیں تنگ کرنے کی وجہ سے مارا تھا

مجھے اس وقت کیوں اتنا غصہ آیا میں کیوں اس وقت اتنا جنونی ہو گیا تھا مجھے اس وقت

معلوم نہیں تھا پر

جب مجھے لفظ محبت کی سمجھ آئی تب مجھے پتا چلا کہ کیوں میں نے

اس لڑکے کو اتنی بری طرح سے مارا

تھا کیونکہ میں تم سے محبت کرتا تھا میں کیسے برداشت کر سکتا تھا کہ کوئی تمھارے ساتھ

بدتمیزی کرے

پھر تم مجھ سے دور ہونے لگی مجھے آپ اور بھائی کہہ کر مخاطب کرنے لگی

میں تم سے بات کرنے تمھارے پاس آنے کی کوشش کرتا

تو تم مجھ سے اور دور بھاگتی جس کی وجہ سے مجھے تم پر غصہ آنے لگا

میں تمھیں خود کو بھائی کہنے سے منع کرتا

پر تم باز نا آتی جس جس بات سے میں تمھیں منع کرتا تم نے وہ کام ضرور کرنا ہوتا تھا

جو میرے غصے اور تم سے ناراضگی کو اور ہوا دیتا

جس کی وجہ سے میں تمھارے ساتھ برے طریقے سے پیش آتا

مجھے میری دوست چاہیئے تھی جو مجھ پر حق جتایا کرتی تھی

مجھ سے اپنی ہر بات منوایا کرتی تھی مجھ سے لڑائی کیا کرتی تھی مجھے مار بھی لیا کرتی تھی

لیکن تم مجھ سے ہی دور دور رہنے لگی سوچو ذرا میری پر کیا گزرتی ہو گئ

جب میں تمھاری طرف بڑھتا تھا

اور تم مجھ سے ڈر کر مجھ سے دور بھاگتی تھی

وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتا ہوا نم لہجے میں اپنے دل کی روداد اس کے سامنے پیش کر رہا تھا

فرشتے نم آنکھوں سے حیرانگی سے اسے دیکھ رہی تھی کہ

وہ اس سے اتنی محبت کرتا تھا اور وہ اسے آج تک برا سمجھتی رہی اس سے دور بھاگتی رہی

عسکریم نے اپنا ماتھا اسکے ماتھے پے ٹکا دیا اور اپنی آنکھیں موند لیں

وہ کچھ دیر اسے محسوس کرنا چاہتا تھا

کچھ دیر کے بعد عسکریم نے اسکا چہرہ چھوڑ کر اسکے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھام

لیے

فری میری بات مانو گی۔۔۔۔۔۔۔پیار سے پوچھا گیا

فرشتے نے سوالیہ نظروں سے اسکی طرف دیکھا

آج سے تم مجھے آپ نہیں تم کہا کرو گی

مجھ سے پہلے کی طرح اپنی ہر بات منوایا کرو گی

مجھ سے لڑائی کیا کرنا دل چاہے تو مار بھی لیا کرنا پر آہستہ

مارا کرنا مجھے میری بچپن والی دوست واپس چاہیئے چاہے

مجھ سے محبت کرنا نا کرنا میری محبت ہی کافی ہے

ہم دونوں کے لیے بس مجھے میری دوست مجھے واپس لوٹا دو۔۔۔۔۔۔

بہت پیار سے فرمائش کی گئی

اوکے۔۔۔۔۔فرشتے نے ہاں میں سر ہلایا

تھینکس فری۔۔۔۔۔۔

عسکریم نے اسکی پیشانی پر اپنے لب رکھ دیئے

ویسے فری ہم بھی نا عجیب ہی ہیں

شادی کی پہلی رات دلہا دلہن پیار کی باتیں کرتے ہیں

اور ہم دونوں اپنی کہانی سلجھا رہے ہیں۔۔۔۔۔

عسکریم مسکراتے ہوئے بولا

اسکی بات پر فرشتے بھی مسکرا دی

یہ تمھاری منہ دکھائی عسکریم نے ایک جیولری باکس فرشتے کی طرف بڑھایا

تھینکس۔۔۔۔۔

فرشتے نے باکس اس کے ہاتھ سے لیتے ہوئے اسکا

شکریہ ادا کیا

کھول کر دیکھو فری۔۔۔۔۔

فرشتے نے باکس کھولا تو اس میں سے "اے" والا گولڈ کا نکلس نکلا

پورے "اے" پر ڈائمنڈ لگے ہوئے تھے

بہت پیارا ہے فرشتے نے خوشی سے پورے دل کے ساتھ اس کے دیئے ہوئے تحفے کی

تعریف کی

فرشتے کو وہ نیکلس بہت پسند آیا تھا

لیکن تم سے کم۔۔۔۔۔ عسکریم لو دیتے لہجے میں گویا ہوا

لاؤ میں پہنا دوں۔۔۔۔۔

عسکریم کے کہنے پر فرشتے نے نکلس اس کے ہاتھ پر رکھ دیا

عسکریم اس پر جھکا اور اسے نیکلس پہنانے لگا فرشتے کو اسکی گرم سانسیں اپنی گردن پر محسوس ہو رہی تھیں

اسے نیکلس پہنانے کے بعد عسکریم نے اپنے لب اسکی گردن پر رکھ دیئے

اسکے لمس پر فرشتے کے جسم میں سنسنی دوڑ گئی

اسکا دل بری طرح سے دھڑک رہا تھا

عسکریم مسکراتے ہوئے اس دور ہوا

وہ اسکے دھڑکتے دل کی آواز سن چکا تھا

ریلیکس فری میں تمھیں کھا تھوڑا جاوں گا جو تم اس طرح کانپ رہی ہو

اسکو کانپتا دیکھ کر عسکریم مسکراتے ہوئے گویا ہوا

گھٹیا انسان پہلے خود ہی کچھ الٹا کرتا ہے پھر کہتا ہے ریلیکس رہو تم ہوتے نا میری جگہ پھر میں تم سے پوچھتی کہ کیسا لگ رہا ہے

فرشتے اسے اسکے منہ پر تو کچھ نا کہہ سکی البتہ دل میں اسے جو چاہے کہہ سکتی تھی

فری مجھے تم پر ہر حق حاصل ہے نا۔۔۔۔

فرشتے اسے اب بھلا اسکی بات کا کیا جواب دیتی اس کی بات کا مطلب وہ اچھے سے جانتی

تھی

اس نے اپنا سر جھکاتے ہوئے ہلکا سا ہاں میں سر ہلا دیا

ھینکس فری۔۔۔۔۔

عسکریم نے اسے خود میں بھینچ لیا اور فرشتے نے

پر سکون ہوتے ہوئے اپنی آنکھیں موند لیں

فری کپڑے دینا میرے۔۔۔۔۔۔۔

اگلی صبح فرشتے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھی اپنے گیلے بال سلجھا رہی تھی

جب عسکریم کی آواز آئی

لو اور سنو لاڈ صاحب کپڑے مجھ سے مانگ رہے ہیں

خود کیا لے کر گیا تھا واشروم میں۔۔۔۔فرشتے منہ میں بڑبڑائی

فری دے بھی دو کپڑے۔۔۔۔۔عسکریم کی پھر سے آواز آئی

فری نے غصے سے الماری سے کپڑے نکال کر اس کے ہاتھ میں دیئے جو اس نے

دروازے سے باہر نکالا ہوا تھا کپڑے لینے کے لیے

وہ غصے سے بیڈ پر بیٹھی اس کے باہر آنے کا انتظار کر رہی تھی

اور زور و شور سے اپنا پاؤں ہلانے میں مصروف تھی

کچھ دیر کے بعد عسکریم مسکراتا ہوا ٹاول سے بال خشک کرتا واشروم سے باہر آیا

وہ مسکراتا ہوا ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا ہو کر اپنے بال سنوارنے لگا

اور ٹاول بیڈ کی طرف اچھال دیا جو کہ بیڈ پر بیٹھی فرشتے کے منہ پر گرا

فرشتے غصے سے ٹاول بیڈ پر پھینکتی ہوئی اس کے سامنے کھڑی ہو گئ

یہ کیا ہے فرشتے نے اسے گھورتے ہوئے بیڈ کی طرف اشارہ کیا

عسکریم نے اسکے ہاتھ کے تاقب میں دیکھا

اوہ۔۔۔وہ ٹاول ہے تمھیں نہیں پتا کیا

عسکریم نے معصوم سامنہ بنایا

مجھے بھی پتا یہ ٹاول ہے پر یہ جہاں کیا کر رہا ہے میں یہ پوچھ رہی ہوں

فرشتے اپنے دونوں ہاتھ اپنی کمر پر رکھے اسے گھور رہی تھی

مجھے کیا پتا کیا کر رہا۔۔۔۔

عسکریم کو وہ اس پر غصہ ہوتی اور اس پر رعب جماتی ہوئی وہ بہت اچھی لگ رہی تھی وہ

مسکراتے ہوئے اسے ہی

دیکھ رہا تھا

تم نے ہی پھینکا ہے ٹاول بیڈ پر اس کی جگہ واشرم میں ہے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ناکہ بیڈ پر۔۔۔۔۔۔۔

آئیندہ مجھے یہ ٹاول مجھے یہاں نظر آئے ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا

اور اپنے کپڑے خود نہیں لے کر جا سکتے تھے واشروم میں

آئیندہ میں تمھیں کپڑے نہیں دوں گی سمجھے

فرشتے نے انگلی اٹھا کر اسے وران کیا

عسکریم نے مسکراتے ہوئے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال اسے خود سے قریب کیا

کیا کرو گی تم ذرا مجھے بھی تو پتا چلے۔۔۔۔

عسکریم نے اسکے چہرے پر آئی ہوئی لٹوں کو اپنے دوسرے ہاتھ سے پیچھے کیا

تم دوبارہ کرکے تو دیکھنا پھر بتاوں گی تمھیں۔۔۔۔فرشتے نے اسکا ہاتھ اپنی

کمر سے ہٹانا چاہا

لیکن عسکریم نے اپنا دوسرا ہاتھ بھی اسکی کمر پر رکھتے ہوئے اس کر گرد اپنی گرفت اور

مظبوط کر دی

تھینک یو فری میری بات ماننے کے لیے

اور دوبارہ سے پہلے جیسا بننے کے لیے تمھیں اسطرح خود پر رعب جماتے ہوئے مجھے

بہت اچھا لگا مجھے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عسکریم اسکی آنکھوں میں دیکھے اپنی خوشی کا اظہار اس سے کر رہا تھا

مجھے بھی اچھا لگ رہا ہے پہلے جیسا بن کے

اور تم اب مجھ پر کبھی غصہ نہیں کرو گے وعدہ کرو مجھ سے اگر تم نے مجھ پر غصہ کیا تو

میں تم سے ناراض ہو جاوں گی

اور پھر کبھی تم سے بات نہیں کروں گی

وہ اسکے سینے پر اپنے دونوں ہاتھ رکھے بنا اپنی پوزیشن کی پرواہ کیے بغیر اپنی ہی بولے جا رہی تھی

اور وہ اسے پر شوق نگاہوں سے دیکھ رہا تھا

جو کہ نکھری نکھری سی بہت پیاری لگ رہی تھی

آئی لو یو فری۔۔۔۔۔۔ عسکریم نے کہتے ساتھ ہی اس پر جھکا اور اسکے لبوں پر اپنے لب رکھ دیئے

اسے آزاد کرنے کے بعد عسکریم نے مسکراتے ہوئے اسکی طرف دیکھا

جو سرخ چہرہ جھکائے اپنا سانس بحال کرنے کی کوشش کر رہی

بہت پیاری لگ رہی ہو فری۔۔۔۔۔۔

عسکریم نے اسکے دونوں سرخ گال چوم لیے اور اسے خود میں بھینچ لیا

فرشتے کو اب احساس ہو رہا تھا کہ وہ اس پر غصہ کرنے کے دوران اسکے زیادہ ہی قریب آ گئی تھی

ہائے اللہ یہ سڑی ہوئی آسکریم اتنا رومینٹک ہو گا میں نے کبھی نہیں سوچا تھا

وہ اسکی بانہوں کے حصار میں کھڑی دھڑکتے دل کے ساتھ سوچ رہی تھی

چلو نیچے چلتے ہیں عسکریم اسے خود سے الگ کرتا ہوا بولا

وہ سر ہلاتی ہوئی اپنا ڈوپٹا سر پر اوڑھتی اس کے ساتھ چل پڑی

اسلام علیکم۔۔۔عسکریم اور فرشتے نے ناشتے کی ٹیبل پر سب کو سلام کیا

حرم اور ارحم پہلے سے ہی ٹیبل پر موجود تھے اور خوش نظر آرہے تھے

کیسی ہے میری پیاری سی پوتی۔۔۔آغا جان نے پیار سے فرشتے سے پوچھا

بہت اچھی ہمیشہ کی طرح آغا جان۔۔۔فرشتے نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

اور عسکریم بیٹا تم کیسے ہو۔۔۔۔اب کی بار وہ عسکریم سے مخاطب تھے

میں بھی بلکل ٹھیک ہوں آغا جان۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سب گھر والے واضع طور پر انکی خوشی کا اندازہ ان کے چہروں سے لگا سکتے تھے

کیونکہ انکی خوشی ان کے چہرے سے عیاں ہو رہی تھی

سب نے ان دونوں کو ایک ساتھ خوش دیکھ کر اللہ سے انکی دائمی خوشی کی دعا کی

ناشتے کے بعد عسکریم، ارحم، اکبر اور اصغر صاحب ولیمے کے انتظامات دیکھنے ہال چلے گئے

حرا بیگم، نسرین بیگم اور بی بی جان باقی رشتہ دار خواتین کے ساتھ لاونج میں موجود تھیں

جبکہ حرم فرشتے کو اپنے ساتھ لیے اپنے اور ارحم کے روم میں آ گئی

اور سناو حرم بھائی کیسے لگے تمھیں، بھائی نے تمھیں منہ دکھائی میں کیا دیا،

تم خوش ہو نا بھائی کے ساتھ۔۔۔۔۔

فرشتے کو سب جاننے کی زیادہ ہی جلدی تھی اس لیے اس نے حرم سے سب کچھ ایک سانس میں پوچھ ڈالا

آرام سے لڑکی میں کون سا بھاگی جا رہی ہوں جو تم نے ایک ہی سانس

میں مجھ سے اتنے سوال کر ڈالے

حرم مسکراتے ہوئے بولی

یار حرم بتاؤ نا جو میں نے پوچھا ہے تم نہیں جانتی مجھے جاننے کی کتنی جلدی ہے

اچھا فرشتے بتاتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔

تمھارا بھائی بہت بہت اچھا ہے، مجھے منہ دکھائی میں انگوٹھی ملی ہے اور

میں ارحم کے ساتھ بہت خوش ہوں

فرشتے نے مسکراتے ہوئے اسکے پوچھے ہوئے

سارے سوالوں کا جواب دیا

یہ تو بہت اچھی بات ہے اللہ تم دونوں کو ہمیشہ خوش رکھے

فرشتے نے اسے گلے لگاتے ہوئے خوشی کا اظہار کیا

میری چھوڑو اپنی بتاو کل بھی تو غصہ نہیں کیا بھائی نے۔۔۔۔۔۔۔

حرم نے شرارت سے پوچھا

ہائے کیا بتاؤں اب میں تمھیں۔۔۔۔۔۔۔۔

فرشتے افسردہ سا منہ بنا کر جواب دیا

کیا مطلب کچھ برا ہوا ہے۔۔۔۔۔۔۔

حرم نے پریشانی سے استفسار کیا کیونکہ وہ ڈر گئی تھی کہ پتا نہیں کیا ہوا ہوگا

جو فرشتے اس طرح کا منہ بنا رہی ہے

میرے ساتھ تو وہ ہوا جو میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ میرے ساتھ ایسا

بھی ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔۔۔

فرشتے جان بوجھ کر اسے تنگ کر رہی تھی

فرشتے کیوں پریشان کر رہی ہو سیدھا سیدھا بتاو کیا ہوا ہے۔

پھر فرشتے نے اسے رات والی ساری بات بتادی

اسکی بات سننے کے بعد حرم ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو رہی تھی

اسکی ہنسی رکنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی

بات ہی ایسی تھی

ہاہاہاہا۔۔۔۔تم بھی انوکھی ہی ہو بھائی کے اظہار محبت پر تم بے ہوش ہو گئی اور بھائی

بیچاری کی کیا حالت ہوئی ہو گی جب تم

بے ہوش ہو گئی تھی

تو میں کیا کرتی میں نے کب سوچا تھا کہ وہ کڑوی آسکریم مجھ سے محبت

کرتا ہو گا اور وہ بھی بچپن سے۔۔۔۔۔۔

مجھے شاک بھی تو گہرا لگا تھا بے ہوش نا ہوتی تو اور کیا کرتی۔۔۔۔۔۔

حرم بھی ہنس رہی تھی

دیکھا میں نے صحیح کہا تھا ناکہ بھائی تم سے محبت کرتے ہیں۔۔۔۔۔

حرم مسکراتے ہوئے بولی

فرشتے نے مسکراتے ہوئے محض سر ہلایا

اب تو تم بھائی پر رعب ڈالتی ہو گی ہے ناں۔۔۔۔۔۔حرم نے شرارت سے سوالیہ

نظروں سے اسکی طرف دیکھا

ہاں ابھی تھوڑی دیر پہلے رعب جھاڑ کر آئی ہوں۔۔۔۔

فرشتے مسکراتے ہوئے بولی

اور بھائی نے کچھ نہیں کہا آگے سے۔۔۔۔۔

تھینک یو بولا تھا۔۔۔۔۔فرشتے کے لب مسکرا رہے تھے

حرم کو یہ سب بتاتے ہوئے

فرشتے اب تو بھائی کو کڑوی آسکریم بولنا چھوڑ دو

آسکریم تو اسے ضرور کہوں گی پر اب کڑوی ساتھ نہیں لگایا کروں گی

وہ ایک سے بولی

تم بھی نا فرشتے۔۔۔۔۔ تمھارا کچھ نہیں ہو سکتا

حرم نے مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلایا

اتنے میں ارحم انہیں پارلر لے جانے کے لیے آ گیا

اور وہ دونوں اسکے ساتھ پارلر چلی گئیں

بیٹا تم دونوں تیار ہو جاؤ اور پھر حرم اور فرشتے کو پارلر سے لے کر ہال آ جانا

بی بی جان کے کہنے پر وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے اپنے

اپنے روم میں چلے گئے

وہ دونوں کچھ دیر پہلے ہی ہال سے گھر آئے تھے

ارحم حرم اور فرشتے کو پارلر چھوڑ کر ہال چلا گیا اور وہاں کے انتظامات مکمل

کروا کر وہ دونوں اکبر صاحب اور اصغر صاحب کے ساتھ اب گھر میں موجود تھے

کچھ دیر کے بعد وہ دونوں تیار ہو کر اپنے اپنے روم سے باہر آئے

ماشااللہ میرے دونوں پوتے بہت پیارے لگ رہے ہیں اللہ تم دونوں کو ہمیشہ خوش

رکھے

عسکریم اور ارحم کو آتا دیکھ آغا جان بولے

وہ دونوں اس وقت نیوی بلو کلر کے تھری پیس میں موجود بہت ہنڈسم لگ رہے تھے

شکریہ آغا جان۔۔۔۔۔۔

ان دونوں نے مسکراتے ہوئے آغا جان کا شکریہ ادا کیا

بی بی جان نے ان دونوں کی نظر اتاری

پھر اکبر صاحب، اصغر صاحب، آغا جان، بی بی جان، نسرین بیگم اور حرا بیگم ہال کی طرف روانہ ہو گئے

عسکریم اور ارحم حرم اور فرشتے کو لینے پارلر چلے گئے

وہ دونوں پارلر سے باہر گاڑی سے ٹیک لگائے ان دونوں کا انتظار کر رہے تھے

کچھ دیر کے بعد فرشتے اور حرم باہر آتی نظر آئیں

وہ دیوانوں کی طرح یک ٹک ان دونوں کو ہی دیکھ رہے تھے

بنا ادر گرد کی پرواہ کیے

کیونکہ وہ لگ ہی اتنی پیاری رہی تھیں

فرشتے نے پیچ کلر کی میکسی اور حرم لائٹ پنک کلر کی میکسی پہنی ہوئی تھی

زیور پہنے اور خوبصورت سے میک اپ میں وہ دونوں جنت کی حوروں کو بھی مات دے رہی تھیں

فرشتے اور حرم ان دونوں کے اسطرح دیکھنے سے کنفیوز ہو رہی تھیں

پہلے ارحم ہوش میں آیا اس نے عسکریم کا کندھا ہلایا

جو ابھی تک فرشتے کو ہی تکے جا رہا تھا

ہاں۔۔۔۔۔۔ عسکریم نے چونکتے ہوئے ارحم کی طرف دیکھا

چلو انہیں گاڑی تک لے کر آتے ہیں۔۔۔۔۔۔

ارحم کے کہنے پر وہ ارحم کے ساتھ ان دونوں کی طرف چل دیا

جو کہ ابھی تک پارلر کے دروازے کے پاس کھڑی تھیں

ارحم حرم اور عسکریم فرشتے کو گاڑی تک لے آیا

ان دونوں کو پیچھے بیٹھا کر وہ دونوں آگے بیٹھ گئے

عسکریم گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا

اور ساتھ ہی بیک مرمر سے بار بار فرشتے کو دیکھ رہا تھا

عسکریم کی نظریں فرشتے کے چہرے سے ہٹنے سے انکاری تھیں

ہال پہنچنے کے بعد ارحم حرم اور عسکریم فرشتے کا ہاتھ تھامے ہال کے

اندر داخل ہوئے

جیسے ہی ان سب نے اندر پہلا قدم رکھا

ساری لائٹس بند ہو گئیں صرف سپاٹ لائٹ اون تھی

جوان سب پر فوکس تھی اور ساتھ میں گانا چل رہا تھا

پل ایک پل میں ہی تھم سا گیا۔۔۔۔۔۔

تو ہاتھ میں ہاتھ جو دے گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

چلوں میں جہاں جائے تو۔۔۔۔۔۔۔۔

دائیں میں بائیں تو۔۔۔۔۔۔۔۔

ہوں رُت ہوائیں تو۔۔۔۔۔۔۔

ساتھیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہنسوں میں جب گائے تو۔۔۔۔۔۔۔

روؤں میں مر جائے تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بیگوں میں بھر سائے تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ساتھیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سایہ میرا ہے تیری شکل۔۔۔۔۔۔۔

حال ہے ایسا کچھ آج کل۔۔۔۔۔۔۔

صبح میں ہوں تو دھوپ ہے۔۔۔۔۔۔۔

میں آئینہ ہے تو روپ ہے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ تیرا ساتھ خوب ہے ہمسفر۔۔۔۔۔۔۔

تو عشق کے سارے رنگ دے گیا۔۔۔۔۔۔

پھر کھینچ کے اپنے سنگ لے گیا۔۔۔۔۔

کہیں پر کھو جائیں چل۔۔۔۔۔۔

جہاں یہ رک جائے یہ پل۔۔۔۔۔۔۔

کبھی نا پھر آئے کل۔۔۔۔۔ساتھیا۔۔۔۔

ہنسو میں جب گائے تو۔۔۔۔

روؤں میں مر جھائے تو۔۔۔۔

ساتھیا۔۔۔۔۔

دونوں جوڑیاں سٹیج پر ایک ساتھ بیٹھی بہت پیاری لگ رہی تھیں

لوگوں کی ستائش بھری نگاہیں ان چاروں پر ہی تھیں

بی بی جان نے فرشتے اور حرم کی بھی نظر اتاری

رات گئے تک ولیمے کا فنگشن چلتا رہا

فنگشن ختم ہونے کے بعد وہ سب گھر آ گئے

بہت پیاری لگ رہی ہو حرم اتنی پیاری کہ میرا دل کر رہا تم کو دیکھتا ہی رہوں

ارحم لو دیتے لہجے میں اسکے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھامے اس سے مخاطب تھا

اور وہ سر جھکائے بیٹھی تھی

حرم میری طرف دیکھو۔۔۔۔

حرم نے اپنی پلکوں کی باڑ اٹھا کر اسکی طرف دیکھا

جو اپنی نیلی آنکھوں میں محبت کا جہاں آباد کیے اسے ہی دیکھ رہا تھا

تم بھی بہت اچھے لگ رہے ہو۔۔۔۔

حرم نے اسکی تعریف کی

تھینک یو حرم۔۔۔۔اینڈ آئی لو یو میری جان

آئی لو یو ٹو ارحم۔۔۔۔۔۔

ارحم حرم کی نیلی جھیل جیسی آنکھوں میں ڈوب گیا جن میں اس کا ہی عکس تھا

حرم اسکی لو دیتی نظروں کی تاب نا لا سکی اور اپنی پلکوں کی باڑ گرا لی

ارحم کو اسکی اس ادا پر ٹوٹ کر پیار آیا

اور وہ اس پر اپنے پیار کی پھوار برسانے لگا

بہت خوبصورت لگ رہی ہو فری۔۔۔۔۔۔

دل کر رہا ہے تمھیں خود میں ہی چھپا لوں تاکہ میرے علاوہ کوئی بھی تمھیں دیکھ ہی نا پائے

سب سے چھپا کر اپنے دل میں رکھ لوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لو دیتے لہجے میں وہ اپنے جذبات اس تک پہنچا رہا تھا

عسکریم نے اسکے دونوں مہندی سے سجے ہاتھ اپنے مظبوط ہاتھوں میں تھام لیے

اور اپنے دہکتے ہوئے لب اسکے لبوں پر رکھ دیئے

فرشتے کا شرم کے مارے برا حال تھا

وہ بری طرح کانپ رہی تھی اسکا دل دھک دھک کر رہا تھا

عسکریم اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا

جو سرخ انار جیسا چہرہ لیے اپنے ہاتھوں کو مسل رہی تھی

عسکریم کو اسکی یہ ادا دیوانہ بنا رہی تھی

فری ایک بار کڑوی آسکریم کہہ دو۔۔۔

فرشتے نے اسکی طرف دیکھا

ہائے اللہ یہ پاگل ہو نہیں ہو گیا جو خود کو ہی ایسا بولنے کا کہہ رہا ہے

فرشتے نے دل میں سوچا

فری۔۔۔۔ عسکریم نے اسکو پکارا

جو اپنی جھیل سی ہری آنکھوں میں حیرانی لیے اسے دیکھ رہی تھی

عسکریم تو اسکی ہری آنکھوں کا دیوانہ تھا

اسکو اپنا آپ اسکی جھیل سی آنکھوں میں ڈوبتا ہوا محسوس ہوا

بول دو ایک دفعہ فری۔۔۔۔۔۔

کڑوی آسکریم۔۔۔۔۔۔ فرشتے نے بول ہی دیا

اور وہ مسکرا دیا

ایک بات تو بتاو تم ٹھیک ہو نا یا سچ میں پاگل ہو گئے ہو۔۔۔۔

فرشتے اسے ہی دیکھ رہی تھی

میں بلکل ٹھیک ہوں بس تمھارے منہ سے کڑوی آسکریم سننا

بہت اچھا لگتا ہے مجھے

عسکریم نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

عجیب ہو تم بھی۔۔۔۔۔۔ فرشتے نے نفی میں سر ہلایا

تمھارا شوہر جو ہوں عجیب تو ہوں گا۔۔۔۔۔ عسکریم شرارت سے گویا ہوا

تم نے مجھے عجیب کہا تمھاری تو۔۔۔۔۔۔ فرشتے نے عسکریم کے

دونوں کالر اپنے ہاتھوں میں لے کر اسے گھورا

عسکریم نے اسکی دونوں کلائیاں اپنے ہاتھوں میں لیں

اور اسے بیڈ پر گرا کر اس پر جھک گیا

عسکریم کے اتنا قریب آنے پر فرشتے کی ساری بہادری غبارے میں ہوا

کی طرح نکل گئی

عسکریم اسکی چوڑیاں اتارنے لگا

میں۔۔۔۔ میں خود کر لیتی ہوں۔۔۔۔ فرشتے منمنائی

عسکریم نے ایک پیار بھری شرارت کرکے اسکی بولتی بند کردی

چوڑیاں اتارنے کے بعد عسکریم نے باری باری اسے سارے زیور سے آزاد کردیا

پھر اسکا ڈوپٹا اتار کر اسکے بال جوڑے سے آزاد کیے

اسکے کالے گھٹاوں جیسے بال تکیے پر بکھر گئے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فرشتے سرخ ہو چکی تھی اسکو اس وقت عسکریم سے ٹوٹ کر شرم آرہی تھی

عسکریم نے اپنے دہکتے لب اسکی صاف شفاف

گردن پر رکھ دیئے

پھر وہ اسکا ذرا ذرا اپنے پیار کی بارش سے بھگونے لگا

اگلی صبح جب فرشتے کی آنکھ کھلی تو اس نے خود کو عسکریم کی بانہوں میں پایا

اس نے اپنا چہرہ اوپر اٹھا کر عسکریم کی طرف دیکھا جو سوتے ہوئے

بہت معصوم لگ رہا تھا بلکل بچے کی طرح

فرشتے نے اسکی پیشانی پر بکھرے اسکے بال ہٹائے اور اسکی پیشانی پر اپنے

لب رکھ دیئے

رات میں عسکریم کی محبت کا مظاہرہ سوچ کر اسکے لبوں پر

شرمیلی مسکراہٹ گھر کر گئی

اس نے آہستہ سے اپنے گرد عسکریم کے بازو ہٹائے

اور فریش ہونے واشروم چلی گئی

جب وہ واشروم سے باہر آئی تو عسکریم ابھی تک ویسے کا ویسے ہی سو رہا تھا

فرشتے کو شرارت سوجھی

وہ مسکراتی ہوئی سوئے ہوئے عسکریم کے پاس گئی

اور اسکے چہرے پر اپنے بال جھاڑے جن میں سے پانی کی بوندیں ٹپک رہی تھیں

جیسے ہی پانی کے قطرے عسکریم کے چہرے پر پڑے اس نے آنکھیں کھول دیں

اور فرشتے کو اپنے اوپر جھکا ہوا پایا

اٹھ جائیں مسٹر صبح ہوگئی۔۔۔۔۔۔عسکریم کو خود کو دیکھتا پا کر وہ اس سے گویا ہوئی

جتنے خوبصورت طریقے سے تم نے مجھے جگایا ہے میرا اٹھنے کو دل نہیں کر رہا بلکہ۔۔۔۔۔۔

عسکریم نے معنی خیزی سے کہتے ہوئے اپنی بات ادھوری چھوڑ دی

اور فرشتے کی کمر کو اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑتے ہوئے اسے خود پر گرالیا

چھوڑو مجھے کڑوی آسکریم۔۔۔۔۔۔فرشتے خود کو چھوڑوانے کے جتن کر رہی تھی

اور عسکریم مسکراتی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا

نہیں چھوڑوں گا کیا کرو گی۔۔۔۔۔۔

فرشتے نے اسکے بال اپنی مٹھی میں لیتے ہوئے کھینچ ڈالے

اف ظالم لڑکی چھوڑو میرے بال۔۔۔۔۔

نہیں پہلے مجھے چھوڑ پھر ہی تمھارے بال چھوڑوں گی

عسکریم نے ایک پیار بھری گستاخی کرتے ہوئے اسے اپنی گرفت سے

آزاد کردیا

اور فوراً ہی اٹھ کر اس سے دور ہو گئی اور منہ موڑ کر کھڑی ہو گئی

کیونکہ اسے عسکریم سے شرم آرہی تھی

فری میں ہاتھ لینے جا رہا ہوں میرے کپڑے مجھے دے دینا جب میں مانگوں

گا تم سے۔۔۔۔۔

عسکریم فرشتے سے کہتا ہوا واش روم کی طرف جا ہی رہا تھا کہ

فرشتے بول اٹھی

میں نے تمھیں پہلے بھی کہا تھا کہ اگلی بار میں تمھیں کپڑے نہیں دوں گی

فرشتے اسے گھور رہی تھی

ٹھیک ہے پھر میں خود ہی لے لیتا ہوں۔۔۔۔۔۔

عسکریم کہتے ساتھ ہی الماری کی طرف بڑھا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور فرشتے اپنے نم بال سنوارنے لگی

تھوڑی دیر کے بعد جیسے ہی فرشتے نے الماری کی طرف دیکھا جو کہ اسکے پشت کی طرف تھی

اسکی آنکھیں کھلی کی کھلی ہی رہ گئیں تھیں

یہ۔۔۔یہ تم نے کیا کیا ہے فرشتے نے بیڈ کی طرف اشارہ کیا جس پر

عسکریم کے تقریبا سارے ہی کپڑے بکھرے ہوئے تھے

وہ مجھے سمجھ ہی نہیں آرہا کیا پہنوں۔۔۔۔

عسکریم نے معصوم سا منہ بنایا

سمجھ نہیں آرہا اس کا مطلب یہ ہے کہ تم سارے کپڑے الماری سے باہر پھینک دو گے

مجھے پتا ہے یہ تم نے جان بوجھ کہ کیا ہے

میں صحیح کہہ رہی ہوں نا۔۔۔۔

تم مجھے کپڑے دے دیتی تو یہ نا ہوتا۔۔۔۔۔۔عسکریم چہرے پر شریر سی مسکراہٹ سجائے بولا

ٹھیک ہے میں تمھیں کپڑے دیتی ہوں پہلے تم یہ سارے کپڑے

میرے ساتھ الماری میں سیٹ کرواو

اب نانا کرنا کیوں کہ یہ ساری تمھاری غلطی ہے اور تمھاری غلطی کی یہی

سزا ہے کہ تم میرے ساتھ سارے کپڑے سیٹ کرواو

ٹھیک ہے جیسے میری جان کا حکم ہے ویسا ہی ہو گا۔۔۔۔۔۔

پھر عسکریم نے فرشتے کے ساتھ الماری میں سارے کپڑے سیٹ کیے

پھر واشروم میں گیا

اور فرشتے نے اپنے کہے کے مطابق عسکریم کے کپڑے مانگنے پر اسے

کپڑے دے دیئے تھے

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اوکے فری اپنا خیال رکھنا میرے لیے اور میں روز تمھیں وڈیو کال کیا کروں گا

کال اٹینڈ ضرور کیا کرنا

میں چلتا ہوں اب۔۔۔۔۔۔عسکریم نے اسے زور سے خود میں بھینچ لیا

کچھ دیر کے بعد اسے خود سے الگ کر کے اسکی پیشانی چومی

اللہ حافظ میری جان۔۔۔۔

عسکریم روم سے باہر جانے ہی لگا تھا کہ فرشتے کی پکار پر اسے رکنا پڑا

عسکریم۔۔۔۔فرشتے نے آنکھوں میں آنسو لیے اسے پکارا

وہ کافی دیر سے خود کو عسکریم سے رونے سے روکے ہوئے تھی

پر جیسے ہی وہ اس سے دور ہوا اسکے آنسو اسکی آنکھوں سے جھلکنے

کو بے تاب ہو گئے تھے

وہ خوشی کے جذبات لیے اسکے پاس آیا

پھر سے لینا میرا نام۔۔۔۔عسکریم نے اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھر کے

فرمائش کی

فرشتے نے کئی سال بعد اسے عسکریم کہہ کہ پکارا تھا ورنہ وہ جب بھی

اسے عسکریم کہتی تو بھائی ضرور ساتھ لگاتی تھی

عسکریم ناجاو ناپلیز۔۔۔۔۔یہ کہتے ساتھ ہی آنسو قطار در قطار اسکے گلابی گالوں پر پھسلنے

لگے

عسکریم کو اسکے آنسو اپنے دل پر گرتے محسوس ہوئے

اس نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے اسے رونے سے منع کیا اور اسکے آنسو

اپنی پوروں پے چن لیے

رونا فری پلیز تمھارے آنسو مجھے تکلیف دے رہے ہیں۔۔۔۔۔

عسکریم نم لہجے میں اس سے مخاطب تھا

تم نا جاو پھر میں بھی نہیں روؤں گی۔۔۔۔۔۔

میری جان یہ ہمارے مستقبل کے لیے ضروری ہے پڑھائی مکمل نہیں

کروں گا تو اپنے پیروں پے کھڑا کیسے ہوں گا

عسکریم نے سمجھایا

فرشتے کچھ نا بولی وہ بھی جانتی تھی کہ اسکا جانا ضروری ہے پر وہ اپنے دل کا کیا کرتی جسکو

اس سے محبت ہو گئی تھی

اسکا دل عسکریم کے بغیر رہنے پر آمادہ نہیں تھا

عسکریم اسے دیکھ رہا تھا جو ابھی بھی رو رہی تھی

وہ بھی اس سے دور نہیں جانا چاہتا تھا

فری تم ہمیشہ میری نظروں کے سامنے ہی رہی ہو اب پتا نہیں میں کیسے تمھارے بغیر

کیسے رہ پاوں گا

عسکریم نے دل اسے مخاطب کیا

وہ جانے سے پہلے اسکے گلابی لبوں کو محسوس کرنا چاہتا تھا

اس نے اپنی خواہش پر لبیک کہتے ہوئے اس پر عمل کیا

عسکریم نے رونے کی وجہ سے کپکپاتے اسکے لبوں پر اپنے لب رکھ دیئے

اسکے لبوں کو آزاد کرنے کے بعد عسکریم نے اپنا ماتھا اس کے ماتھے پر ٹکا

دیا

کافی دیر اسکو محسوس کرنے کے بعد عسکریم نے اسکا چہرہ اپنے سامنے کیا

فری میری طرف دیکھو۔۔۔۔۔۔

عسکریم کے کہنے پر فرشتے نے اپنی نم پلکیں اٹھا کر اسکی طرف دیکھا

جو اپنی نیلی آنکھوں میں محبت سموئے اسے ہی دیکھ رہا تھا

میں بہت جلد آؤں گا۔۔۔۔۔

اسکی بات پر فرشتے نے ہاں میں سر ہلایا

عسکریم نے اسکی جھیل جیسی آنکھیں پر اپنے لب رکھ دیئے

اپنا خیال رکھنا میری جان میرے لیے اوکے۔۔۔۔۔

اوکے۔۔۔۔۔ فرشتے بڑی مشکل سے اتنا ہی بول پائی

پھر وہ عسکریم کے ساتھ لاونج تک آگئی جہاں سب موجود تھے

سب سے ملنے کے بعد عسکریم ائیر پورٹ کے لیے روانہ ہو گا ارحم

اسے ائیر پورٹ چھوڑنے گیا تھا

ایک ہفتہ فرشتے کے ساتھ گزارنے کے بعد وہ دو سال کے لیے اپنی ماسٹر

کی ڈگری لینے کے لیے کینڈا چلا گیا

کیسی ہے میری جان۔۔۔۔۔۔ عسکریم نے اسکا چہرہ نظر آتے ہی پیار سے پوچھا

عسکریم اور وہ اس وقت وڈیو کال پر بات کر رہے تھے

میں ٹھیک ہوں تم کیسے ہو۔۔۔۔۔

میں بھی ٹھیک ہوں اور سناو گھر والے کیسے ہیں

وہ سب بھی ٹھیک ہیں۔۔۔ تمھاری سڈیز کیسی جا رہی ہیں

بلکل ٹھیک تم اپنی سڈیز کا بتاو کیسی جا رہی ہیں

اے ون۔۔۔۔۔ فرشتے مسکراتے ہوئے بولی

اسکو مسکراتا دیکھ عسکریم بھی مسکرا دیا

مجھے مس کیا۔۔۔۔۔۔

عسکریم نے اس سے استفسار کیا

بلکل بھی نہیں میں تو اللہ کا شکر ادا کر رہی ہوں میری کڑوی آسکریم سے

جان چھوٹی۔۔۔۔۔

فرشتے بول تو سنجیدہ لہجے میں رہی تھی لیکن اسکی آنکھوں میں شرارت موجود

تھی

جو عسکریم سے پوچھیدہ نارہ سکی

عسکریم نے اسکی بات پر قہقہہ لگایا

کچھ عرصہ گزار لو پھر ساری زندگی تمھیں کڑوی آسکریم کے ساتھ ہی گزارنا ہے

اور میں تمھیں اس کے بعد چھوڑ کے بھی نہیں جاوگا

جہاں بھی جانا ہوا تمھیں ساتھ لے کر جاوں گا

کیونکہ تمھارے بنا رہنا بہت مشکل ہے مجھے ایک ہفتے میں ہی اس بات کا اندازہ ہو گیا ہے

عسکریم کا لہجا آخر میں افسردہ ہو گیا تھا

اچھا منہ سیدھا کرو اپنا ایسا لگ رہا ہے جیسے آسکریم پگھل گئی ہو

فرشتے مسکراتے ہوئے بولی

اسکی بات پر عسکریم کا قہقہ بے ساختہ تھا

کافی دیر وہ دونوں ایک دوسرے سے بات کرتے رہے

واہ آج بہت پیاری لگ رہی ہو اور خوش بھی کیا بات ہے-----

حرم اسے چھیڑ رہی تھی حلانکہ وہ جانتی تھی کہ وہ کیوں اتنی خوش

ہے

تمھیں تو جیسے پتا ہی نہیں ہے نا۔۔۔۔فرشتے نے مسکراتے ہوئے اسے

ایک گھوری سے نوازہ

کیونکہ وہ سب کے سامنے ہی اسے چھیڑ رہی تھی

اووووو۔۔۔بھائی آرہے ہیں نا اس لیے۔۔۔حرم اسکے گھورنے کے بعد بھی باز نا

آئی

حرم نا کرو میری بیٹی کو تنگ۔۔۔آغا جان نے اسکی سائیڈ لی

تھینک یو آغا جان بچانے کے لیے سب سے بیسٹ ہیں

فرشتے ان کے پاس بیٹھتے ہوئے بولی اور لاڈ سے انکے کندھے پر اپنا سر رکھ لیا

آغا جان کے ساتھ ساتھ سب مسکرا دیئے

عسکریم دو سال کے بعد اپنی پڑھائی مکمل کر کے آج واپس آرہا تھا

ارحم اسے لینے گیا تھا

باقی سب اس وقت لاونج میں بیٹھے عسکریم اور ارحم کے آنے کا انتظار

کررہے تھے

فرشتے اپنی آنکھوں سے ہم رنگ ہرے رنگ کا فراک پہنے نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی

وہ بہت خوش تھی عسکریم جو آنے والا تھا

وہ بے چینی سے اسکا انتظار کر رہی تھی

ان گزرے دو سالوں میں ارحم اپنا ماسٹر کمپلیٹ کر چکا تھا

حرم نے اپنی گریجوایشن کمپلیٹ ہونے کے بعد آگے پڑھنا چھوڑ دیا تھا

اب حرم ماں بننے والی تھی اسکا آخر مہینہ چل رہا تھا

جب سب کو پتا چلا کہ حرم ماں بننے والی ہے تو سب کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا

سب نے اس خوشی کو مل کر سیلبریٹ کیا تھا

حرم اور ارحم بہت خوش تھے فرشتے تو خوشی سے پاگل ہو گئی تھی

کیونکہ وہ پھوپھو اور خالہ جو بننے والی تھی

وہ ہر وقت حرم کا خیال رکھتی تھی اسے کسی کام کو ہاتھ نہیں لگانے دیتی تھی

جب وہ یونی جاتی تو بی بی جان کو خاص طور پر کہہ کر جاتی کہ حرم کو

میرے جانے کے بعد کوئی کام نہیں دینا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فرشتے ماسٹر کررہی تھی اپنے ماسٹر کے فرسٹ ائیر کے پیپر وہ دے چکی تھی

اور ابھی اسے کچھ دنوں کی چھٹیاں تھیں

اسلام علیکم۔۔۔۔۔عسکریم نے پر جوشی سے سب کو سلام کیا

وعلیکم اسلام آگیا میرا پوتا۔۔۔آغا جان نے اسے گلے سے لگایا

ارحم بھی عسکریم کے پیچھے سنجیدہ سا کھڑا تھا

سب کے چہرے عسکریم کے آنے کی وجہ سے جگمگا رہے تھے سوائے ارحم کے

وہ چپ چاپ سب کو عسکریم سے ملتا دیکھ رہا تھا

فرشتے کو دیکھتے ہی عسکریم کے پیاسے دل کو قرار آیا

عسکریم مل تو سب سے رہا تھا پر اسکی نظریں فرشتے کے چہرے کا

ہی طواف کررہی تھیں

جو اسے دیکھ کر مسکرا رہی تھی

عسکریم کا دل کررہا تھا کہ جاکر اسے اپنی بانہوں میں لے لے اور اسے خود میں زور سے

بھینچ لے

تاکہ اسکے تڑپتے دل کو سکون مل جائے

پر سب کی موجودگی کی وجہ سے وہ دل کی خواہش پر عمل نہیں کر سکتا تھا

وہ ٹھنڈی آہ ہی بھر کے رہ گیا

کیسی ہے میری بہن۔۔۔ عسکریم نے حرم کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے

اس سے اسکی خیریت جانی

میں ٹھیک ہوں بھائی آپ کیسے ہیں۔۔۔۔

میں بھی ٹھیک ہوں اور تمھیں بہت بہت مبارک ہو مما جو بننے والی ہو۔۔۔

عسسکریم نے مسکراتے ہوئے اس کے سرپر

ہاتھ رکھ کر اسے بھائیوں والا مان دیا

تھینک یو بھائی آپ کو بھی مبارک ہو آپ بھی تو ماموں بننے والے ہیں۔۔۔

ہاں یہ تو ہے۔۔۔ عسکریم نے مسکراتے ہوئے سر ہلایا

پھر وہ سب سے مل کر فرشتے کی طرف بڑھا

جو اس کے پاس آنے کی وجہ سے سر جھکا گئی تھی

کیسی ہو فری۔۔۔۔۔۔بہت پیار سے پوچھا گیا تھا عسکریم کی طرف سے

میں ٹھیک۔۔۔۔آپ کیسے ہیں

فرشتے نے سب بڑوں کی موجودگی کی وجہ سے اسے آپ کہہ کے مخاطب

کیا تھا

ورنہ وہ اسے کہاں "آپ" کہنے والی تھی

میں بھی ٹھیک ہوں۔۔۔ عسکریم نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

عسکریم بیٹا جاؤ روم میں آرام کرلو تھک گئے ہوگے۔۔۔۔۔

بی بی جان بولیں

روم میں جانے سے پہلے میں آپ سب کو کسی سے ملوانا چاہتا ہوں۔۔۔۔

عسکریم نے سب سے مخاطب تھا

کس سے ملوانا ہے۔۔۔۔۔؟

اکبر صاحب نے دریافت کیا

ابھی لے کر آتا ہوں اسے۔۔۔۔ عسکریم کہتا ہوا باہر کی طرف چل دیا

طوفان کی گھڑی آنے والی ہے۔۔۔۔۔ ارحم نے دل میں سوچا

کچھ دیر کے بعد عسکریم ایک لڑکی کو ساتھ لیے

اور ایک سال کے بچے کو اٹھائے اندر آیا

کون ہے یہ دونوں۔۔۔۔ نسرین بیگم نے استفسار کیا

کیونکہ انکو ایک بچے اور ایک لڑکی کو عسکریم کے ساتھ دیکھ کر

کچھ گڑبڑ کا احساس ہوا تھا

جواب دو عسکریم۔۔۔۔۔؟

عسکریم کے خاموش رہنے پر آغا جان نے سختی سے عسکریم سے استفسار کیا

یہ میری بیوی ہانیہ اور یہ ہمارا ایک سال کا بچہ موسی ہے

عسکریم نے سب کے سر پر بم پھوڑا

سب سکتے کی کیفیت میں عسکریم اور اس کے ساتھ اسکی بیوی اور بچے

کو دیکھ رہے تھے

اکبر صاحب آگے بڑھے اور ایک زوردار طمانچہ اسکے گال پر جڑ دیا

تمھاری ہمت بھی کیسے ہوئی ایسا کرنے کی تم نے یہ سب کرتے ہوئے ایک بار بھی

فرشتے کے بارے میں نہیں سوچا

کہ تمھارے اس قدم سے اس پر کیا گزرے گی

اکبر صاحب نے اسے گریبان سے پکڑ کر جنجوڑ ڈالا

عسکریم فرشتے کو دیکھ رہا تھا

جو آنسوں سے لبالب بھری آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی

کیا کچھ نا دیکھا تھا عسکریم نے فرشتے کی آنکھوں میں۔۔۔۔۔

بھروسہ اور مان ٹوٹنے کا درد، بے وفائی کو دکھ

فرشتے نے جب یہ سنا تو اسے یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ وہ شخص اس کے ساتھ ایسا کر سکتا ہے

جو کہتا تھا کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے اسکے بنا جی نہیں سکتا

آج وہ شخص کسی اور کے ساتھ تھا ایک بچے کا باپ تھا

کہاں گئی اسکی وہ محبت جس کے وہ بڑے بڑے دعوے کیا کرتا تھا

فرشتے بری طرح ٹوٹ گئی تھی

اسے لگ رہا تھا کہ اگر وہ کچھ دیر اور جہاں کھڑی رہی تو سب کے سامنے بکھر جائے گی

عسکریم اسکے چہرے پر موجود درد کو دیکھ سکتا تھا

اسکا دل کر رہا تھا کہ وہ اپنی فری کے پاس جائے اور اس سے کہے کہ وہ صرف اسکا ہے

پر-----

یہ سچ نہیں تھا اب وہ کسی اور کا بھی شوہر تھا اور یہی سچ تھا

عسکریم اس سچ کو نہیں بدل سکتا تھا

اس سے پہلے کے فرشتے سب کے سامنے بکھر کر ذرہ ذرہ ہو جاتی وہ بھاگتی

ہوئی اپنے روم میں گھس گئی اور خود کو روم میں بند کر لیا

عسکریم بے بسی سے اسکو جاتا دیکھتا رہ گیا

یہ لڑکی واقعی میں تمھاری بیوی ہے اور یہ تمھارا بچہ ہے۔۔۔۔۔

آغا جان نے اکبر صاحب کو سائیڈ پے کیا اور خود عسکریم کے

روبرو کھڑے ہو گئے

جی یہی سچ ہے۔۔۔۔۔ عسکریم نے سر جھکاتے جواب دیا

آغا جان نے بھی اسکے ایک تھپڑ مارا

کیا منہ دکھاوں گا میں اپنی لاڈلی پوتی کو۔۔۔۔۔

میں نے آج تک اسکی ہر خوشی کا خیال رکھا ہے

کیسے میں اسکی زندگی کا اتنا بڑا فیصلہ غلط کر بیٹھا۔۔۔۔۔۔

آغا جان دکھ سے کہتے ہوئے صوفے پر ڈھے گئے

نکالو اس لڑکی کو یہاں سے ابھی کے ابھی اسے طلاق دو

نسرین بیگم غصے سے بولیں

ہانیہ نے اپنے بچے کو سینے سے لگاتے ہوئے خوف زدہ نظروں سے عسکریم

کی طرف دیکھا

اسے اس بات کا ڈر تھا کہ کہیں عسکریم اسے چھوڑ ہی نا دے

اگر عسکریم نے اسے چھوڑ دیا تو اسکا اور اس کے بچے کا کیا بنے گا

وہ تنہا لڑکی ایک بچے کے ساتھ کہاں جائے گی

میں ایسا نہیں کر سکتا ماما۔۔۔۔۔۔ عسکریم نے جواب دیا

تو تم اپنا بوریا بستر الواور دفعہ ہو جاو جہاں سے۔۔۔۔۔اکبر صاحب نے

عسکریم کو باہر کا راستہ دکھایا

ارحم، حرم، اصغر صاحب اور حرا بیگم خاموش تماشائی بنے بیٹھے ان کو دیکھ

رہے تھے

حرا بیگم رو رہی تھیں کہ انکی بیٹی کے ساتھ یہ کیا ہو گیا ہے

اور حرم انکو چپ کروانے میں لگی ہوئی تھی وہ بھی رو رہی تھی

اسکا بھی مان ٹوٹا تھا اسکے بھائی نے اسکا مان توڑ دیا تھا اسکے بھائی نے اسکی سب سے اچھی

دوست اور بہن کا دل توڑ دیا تھا

اصغر صاحب عسکریم کی دوسری شادی کرنے کا اتنا صدمہ لگا تھا کہ وہ

گم سم ہی ہو گئے تھے

اور ارحم کو سب کچھ ائیر پورٹ پر ہی پتا چل گیا تھا اس لیے جب سے وہ

خاموش تھا

اسکو ابھی تک یقین نہیں آرہا تھا کہ عسکریم ایسا بھی کر سکتا ہے

عسکریم تم اپنی بیوی اور بچے کو گیسٹ روم میں لے کر جاو رات ہونے والی ہے ہم باقی کی بات پھر کریں گے۔۔۔۔بی بی جان نے عسکریم کو حکم دیا

وہ سر ہلاتا ہوا ہانیہ اور موسی کو اپنے ساتھ لیے گیسٹ روم کی طرف چل دیا

بی بی جان آپ نے یہ کیا کیا ہے آپ نے کیوں اس ناہنجار کو اس گھر میں رہنے کی اجازت دی ہے

اکبر صاحب بے یقینی سے بولے

جو بھی ہے وہ لڑکی عسکریم کی بیوی اور وہ بچہ عسکریم کا ہے ہم پٹھانوں کی غیرت کیسے یہ گوارا کر سکتی ہے کہ ہمارے گھر کی بہو جگہ جگہ کی خاک چھانے اور ہماری عزت دو کوڑی کی بھی نا رہے

بی بی جان بولیں

مگر بی بی جان ہماری فرشتے کو اس سب میں کیا قصور ہے۔۔۔۔

اصغر صاحب نے شکوہ کیا

بیٹا جو بھی ہوتا ہے اللہ کی مرضی اور رضا سے ہی ہوتا ہے اللہ جو بھی کرتا ہے

اس میں ہماری بہتری ہی ہوتی ہے

اب اللہ جانے عسکریم کی دوسری شادی میں کیا بھلائی چھپی ہوئی ہے۔۔۔

بی بی جان کی بجائے آغا جان کی طرف سے جواب آیا

ارحم جاؤ تم حرم کو کمرے میں لے کر جاؤ اسکی طبیعت خراب ہو جائے گی

بی بی جان کے کہنے پر وہ حرم کو ساتھ لیے کمرے کی طرف چل

دیا

حرا بیٹا تم حوصلہ کرو اللہ بہتر کرے گا اگر تم اس طرح کرو گی تو فرشتے

کو کون سنبھالے گا

آغا جان نے روتی ہوئی حرا بیگم کے سر پر ہاتھ رکھا

انہوں نے سر ہلاتے ہوئے اپنے آنسو صاف کیے

حرا بیٹا تم فرشتے کے پاس جاؤ اسے کھانے کے لیے بلا کر لاؤں اگر وہ نا آئے

تو اسکا کھانا کمرے میں ہی بھیج دینا

اور نسرین بیٹا تم ڈائننگ ٹیبل پر کھانا لگاؤ اور عسکریم کی دوسری بیوی اور

بچے کا کھانا انکے روم میں بھیج دینا

اور ارحم اور حرم کا انکے کمرے میں کھانا ملازمہ کے ہاتھ بھیج دینا

بی بی جان نے ان کو ہدایات دیں

بی بی جان مجھے بھوک نہیں ہے میں اپنے کمرے میں جا رہا ہوں۔۔۔۔۔

اکبر صاحب جانے ہی لگے تھے کہ آغا جان کی آواز پر

انہیں رکنا پڑا

کھانا سب کھائیں گے یہ میرا حکم ہے۔۔۔۔۔۔آغا جان کے کہنے پر سب نے ہاں میں سر ہلایا

آغا جان خود اس وقت بہت دکھی تھے لیکن وہ نہیں چاہتے تھے کہ سب بھوکے رہیں

اس لیے انہوں نے سب کو حکم دیا

ہانیہ یہ تمھارا اور موسیٰ کا روم تم دونوں آرام کرو

میں کچھ دیر میں تم دونوں کا کھانا بھیجواتا ہوں روم میں کھا کے سو جانا

ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ہانیہ نے ہاں میں سر ہلایا

گوڈ نائٹ بے بی۔۔۔۔۔عسکریم نے موسیٰ کی پیشانی چومی

ابھی وہ دروازے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ ہانیہ بول اٹھی

فرشتے کے پاس جارہے ہو۔۔۔۔۔۔۔

ہاں اسی کے پاس جارہاہوں دعا کرنا وہ مجھے معاف کردے اگر اس نے مجھے معاف نا کیا

تو میں جیتے جی مر جاؤں گا

بہت بہت محبت کرتاہوں میں اس سے۔۔۔۔۔۔۔

عسکریم کا لہجہ محبت سے چور تھا

انشااللہ وہ ضرور معاف کردے گی۔۔۔۔۔ہانیہ نے اسے تسلی دی

وہ سر ہلاتاہوا اپنے اور فرشتے کے روم کی طرف چل دیا

فرشتے روم میں آتے ہی پھوٹ پھوٹ کے رودی

وہ اس وقت بہت تکلیف سے گزر رہی تھی

ٹوٹ کے بکھر رہی تھی

تم میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہو تم تو کہتے تھے تم مجھ سے محبت کرتے ہو

کہاں گئی تمھاری محبت جس کا تم دم بھرا کرتے تھے

بہت برا کیاہے تم نے میرے ساتھ بہت برا بدلہ لیاہے تم نے مجھ سے

مجھے کیاپتاتھا کہ تم مجھے اپنی محبت میں مبتلا کر کے مجھے چھوڑ دو گے

اور کسی کہ ہو جاوگے

صرف مجھ سے اس بات کو بدلہ لینے کے لیے کہ میں تمھاری باتیں نہیں مانا کرتی تھی

وہ دل ہی دل میں عسکریم نے شکوے کر رہی تھی

جیسے ہی اسے روم کے باہر کسی کے قدموں کی آہٹ محسوس ہوئی وہ جلدی جلدی اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے

اپنے اوپر کمبل اوڑھ کر سوتی بن گئی

فرشتے۔۔۔۔حرا بیگم نے فرشتے کو پکارا جس کا چہرہ کمبل سے باہر تھا

حرا بیگم نے دکھ سے اسکی طرف دیکھا جس

کے چہرے پر آنسوں کے واضح نشان موجود تھے

وہ اسکی پیشانی چومتی ہوئی وہاں سے چلی گئیں

انکے جاتے ہی فرشتے کے رکے ہوئے آنسو پھر سے بہنے لگے

جن پر اس نے حرا بیگم کے آنے کی وجہ سے بڑی مشکل سے بندھ باندھا تھا

عسکریم جب روم میں داخل ہوا تو اس نے فرشتے کو گھٹنوں میں سر دیئے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interview

سسکتے ہوئے پایا

فرشتے کا سارا جسم رونے کی وجہ سے لرز رہا تھا

عسکریم تڑپ کے اسکے پاس بیڈ پر بیٹھ گیا اور اسے پکارا

فری۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فرشتے نے اسکے پکارنے پر سر اٹھا کر اسکی طرف نا دیکھا

ویسے ہی گھٹنوں میں سر دیئے بیٹھی رہی اور اپنے بہتے آنسوں کو روکنے

کی کوشش کرنے لگی

فری۔۔۔عسکریم نے اسکے پیروں پر اپنے ہاتھ رکھ دیئے اور اسے پھر سے پکارا

پر فرشتے کی طرف سے جامد خاموشی تھی

فرشتے نے اپنا سر گھٹنوں سے اٹھایا اور اپنے پاوں عسکریم کی گرفت سے آزاد

کرواتے ہوئے بنا اسکی طرف دیکھے بیڈ سے اٹھ

کر باہر کی طرف چل دی

عسکریم نے جب اسکا رونے کی وجہ سے سرخ ہوا چہرہ، سوجی ہوئی آنکھیں

دیکھیں تو

اسکو ایسا لگا جیسے کسی نے اسکے دل کو اپنی مٹھی میں جکڑ لیا ہو

وہ فوراً اٹھا اور فرشتے کا ہاتھ پکڑ کر اسے باہر جانے سے روکا

فرشتے رک گئی لیکن اسکی طرف مڑ کر نہیں دیکھا

وہ اپنا ہاتھ چھوڑوانے کی کوشش کر رہی تھی

اس نے بڑی مشکل سے خود کو رونے سے روکا ہوا تھا

اگر کچھ دیر اور یہاں رکی تو وہ رو پڑتی

اس لیے وہ عسکریم سے دور جانا چاہ رہی تھی پر عسکریم نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے روک لیا تھا

فری پلیز ایک بار میری بات تو سن لو۔۔۔۔۔۔عسکریم نے اسکی پشت کو دیکھتے ہوئے کہا تھا

وہ بنا کچھ بولے اپنا ہاتھ اسکی گرفت سے آزاد کروانے کی کوشش کر رہی تھی

پر عسکریم ایسا کرنے پر راضی نہیں تھا

عسکریم نے اسکا ہاتھ چھوڑ کر اسے دونوں کندھوں سے تھام کر اسکا رخ اپنی طرف کیا

اور پھر ایک ہاتھ اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے خود سے قریب کیا

فرشتے نے ایک ہاتھ اسکے سینے پر رکھ کر اپنے اور اسکے درمیان فاصلہ قائم کیا ہوا تھا اور دوسرے ہاتھ سے خود کو چھوڑوانے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کی کوشش کر رہی تھی

عسکریم نے اپنے دوسرے ہاتھ سے اسکے چہرے کو چھوا

فرشتے نے بے دردی سے اسکا ہاتھ جھٹک دیا

عسکریم کو اسکے ہاتھ جھٹکنے پر دکھ تو بہت ہوا پر وہ برداشت کر گیا

کیونکہ غلطی بھی تو اسکی ہی تھی جس کی

وجہ سے فرشتے اسکے ساتھ ایسا کر رہی تھی

فری میں نے جو کچھ بھی کیا وہ میری۔۔۔۔۔اس سے پہلے کے عسکریم

اپنی صفائی میں کچھ کہتا فرشتے نے اسے ٹوک دیا

مجھے کچھ نہیں سننا اور چھوڑو مجھے۔۔۔۔۔فرشتے نے کہتے ساتھ ہی ایک جھٹکے سے خود

کو اسکی گرفت سے آزاد کروایا

اور باہر کی طرف جانے ہی لگی تھی کہ عسکریم اسکے سامنے آگیا تھا

اور دروازے سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا

جس سے فرشتے کے باہر جانے کے سارے راستے بند ہو گئے

فری پلیز میری بات تو سن لو۔۔۔۔۔۔مجھے ایک موقعہ تو دو اپنی صفائی پیش

کرنے کا

مت کرو میرے ساتھ ایسا بہت تکلیف ہو رہی ہو

تم مجھے کچھ بھی بولنے نہیں دے رہی ہو نا ہی میری بات کا جواب دے رہی ہو

مجھے اپنے پاس بھی نہیں آنے دے رہی ہو

جب سے میں روم میں آیا ہوں تم نے ایک بار بھی نظر اٹھا کر میری طرف نہیں دیکھا ہے

فرشتے نے اسکی طرف دیکھا جو آنسو سے تر چہرے کے ساتھ اسے ہی دیکھ رہا تھا

فرشتے اسے اس حالت میں دیکھ کر تڑپ اٹھی تھی

اسکا دل کیا کہ وہ اسکی بے وفائی کو بھول کر اپنی پوروں پر اسکے سارے آنسو چن لے

اسکے سینے سے لگ جائے اور اسکی ہر خطا معاف کر دے

پر وہ ایسا نا کر پائی کیونکہ عسکریم کی طرف سے دیا گیا دکھ بہت بڑا تھا

عسکریم کی بے وفائی نے اسکی ذات کو ریزہ ریزہ کر دیا تھا

تمھیں اپنی تکلیف کا بڑا خیال ہے جو میرے ساتھ کیا ہے اسکی کوئی پرواہ

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہیں ہے

تم نے مجھ سے گزرے ہوئے سالوں میں اپنی باتیں نامانے کا بدلہ لینا تھا

تو کوئی اور راہ چن لیتے مجھے برباد کرنے کی کیا ضرورت تھی

پر نہیں میں بھی کس سے شکوہ کر رہی ہوں جس نے اپنے بدلے

کے لیے میرے ساتھ وہ کیا ہے جو میں کبھی سوچ

بھی نہیں سکتی تھی

وہ نم آنکھوں سے عسکریم سے مخاطب تھی

عسکریم نے اسکی آنکھوں میں اپنے لیے بے اعتباری دیکھی جس وہ ٹوٹ کے

رہ گیا

کتنا غلط سمجھ رہی ہو نا تم مجھے فری۔۔۔ تمھارے ہونے سے تو میں ہوں

تمھارے بنا میں کچھ بھی نہیں ہوں

میرا سب کچھ تو تم ہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عسکریم کی آنکھوں سے آنسو رواں دواں تھے

اچھا تمھارا سب کچھ میں ہوں تو وہ کون ہے جسے تم آج ساتھ لے کر آئے

ہو۔۔۔۔فرشتے نے استفسار کیا

فرشتے کی آنکھوں سے بھی آنسو بہہ رہے تھے

تمھیں میں سب کچھ بتاتا ہوں۔۔۔۔۔عسکریم اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے بیڈ تک لے آیا

اور اسے بیڈ پر بیٹھا کر خود بھی اسکے سامنے بیٹھ گیا

فرشتے کا ہاتھ ابھی بھی عسکریم کے ہاتھ میں ہی تھا

فرشتے نے اپنا ہاتھ چھوڑوانا چاہا تو عسکریم نے اپنی گرفت اور مضبوط کر دی

فرشتے نے پر اپنا ہاتھ چھوڑوانے کی کوشش نا کی

پھر عسکریم اسے ہر بات سے آگاہ کرتا گیا کہ اسے کس مجبوری کے تحت یہ سب کرنا پڑا

فرشتے خاموشی سے اسے دیکھتے ہوئے اسکی بات سن رہی تھی

یہ وجہ تھی جس کی وجہ سے مجھے یہ سب کرنا پڑا اور نہ میں ایسا کبھی نا کرتا جس سے میرے فری کو تکلیف سہنی پڑے

عسکریم ساری بات سے فرشتے کو آگاہ کرنے کے بعد بولا

اسکی بات سننے کے بعد فرشتے اپنا ہاتھ چھوڑواتے ہوئے بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عسکریم اسکے سامنے جا کھڑا ہوا

میں کیسے مان لوں کہ تم سچ کہہ رہے ہو۔۔۔۔۔۔

تمھاری قسم فری میں بلکل سچ کہہ رہا ہوں میں صرف تمھارا ہوں اور تمھارا ہی رہوں گا۔۔۔۔۔

عسکریم نے اسے یقین دلایا

ٹھیک ہے مان لی تمھاری بات۔۔۔۔۔فرشتے کا لہجا کسی بھی قسم کے جذبات سے عاری تھا

تم نے مجھے معاف کر دیا ہے نافری۔۔۔۔۔

پتا نہیں۔۔۔۔۔فرشتے نے کہتے ساتھ ہی اپنا رخ موڑ لیا

پلیز فری مجھے معاف کر دو پلیز۔۔۔۔عسکریم نے اسکے روبرو کھڑے ہوتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ اسکے آگے جوڑ دیئے

فرشتے نے تڑپ کر اسکے ہاتھ پکڑ لیے اور نفی میں سر ہلایا

میں نے تمھیں معاف کیا عسکریم۔۔۔۔۔

مجھ سے ناراض تو نہیں ہو نافری۔۔۔۔۔۔عسکریم نے اسکی ہری آنکھوں میں اپنی نیلی آنکھیں گاڑتے ہوئے پوچھا تھا

فرشتے نے نفی میں سر ہلایا

آئی لو یو فری۔۔۔۔۔۔

جواب نہیں دو گی میری بات کا۔۔۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔فرشتے نے اپنی آنکھیں جھکا لیں کہیں وہ اسکی آنکھوں سے

جان نا جائے کہ وہ بھی اس سے محبت کرنے لگی ہے

فرشتے میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ

عسکریم کو آئی لو یو ٹو بول سکے

چلو نا دو جواب۔۔۔۔۔پر میرے آخری سانس سے پہلے ایک بار جھوٹا ہی

"'آئی لو یو ٹو'''

بول دینا

میں تمھارے منہ سے ایک بار یہ سننا چاہتا ہوں کہ تم بھی مجھ سے محبت

کرتی ہو۔۔۔۔

عسکریم محبت سے چور لہجے میں بول رہا تھا

آئندہ اپنے مرنے کی بات مت کرنا ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا

فرشتے نے نم آنکھوں سے اسے دھمکی سے نوازا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interview

جو حکم میری جان کا عسکریم کے کہتے ساتھ ہی اسے خود میں بھینچ لیا

فرشتے اسکی بانہوں کے مظبوط حصار میں رو رہی تھی

کتنا انتظار کیا تھا اس نے عسکریم کے آنے کا۔۔۔۔۔۔

گزرے ہو دو سالوں میں پل پل اسے یاد کیا تھا تڑپی تھی اسکے لیے

اور آج اسے دو سال بعد اسے عسکریم کا قرب نصیب ہوا تھا

وہ اسکے وجود کی بھینی بھینی خوشبو اپنے اندر اتار رہی تھی

عسکریم نم آنکھوں سے اسے خود میں بھینچے کھڑا تھا دو سال بعد اسکے تڑپتے دل کو قرار آیا تھا

بہت مس کیا میں نے تمھیں فری۔۔۔۔۔۔

میں نے بھی۔۔۔۔فرشتے ہلکی سے آواز میں بولی

کافی دیر کے بعد عسکریم نے اسے خود سے آہستگی سے الگ کیا

اور اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھر کر اپنی پوروں سے اسکے آنسو چن لیے

ایک بار کڑوی آسکریم بول دو۔۔۔۔۔

عسکریم نے پیار سے فرمائش کی

کڑوی آسکریم۔۔۔۔۔۔فرشتے کے کہنے پر فرشتے کے ساتھ ساتھ عسکریم بھی مسکرا

دیا

اچھا تم بیٹھو میں تمھارے لیے کھانا لے کر آتی ہوں

فرشتے اس سے کہتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھی ہی تھی کہ

عسکریم نے اسکو بازو سے پکڑ روک لیا

اور اپنے سامنے کیا

فرشتے نے سوالیہ نظروں سے اسکی طرف دیکھا

مجھے بھوک نہیں ہے فری۔۔۔۔وہ اسکے بالوں میں اپنا چہرہ چھپاتے ہوئے اسکے بالوں

کی خوشبو اپنے اندر اتارتے

ہوئے بولا

اچھا پھر آرام کر لو تھک گئے ہو گے۔۔۔۔۔

فرشتے نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کے اسکو خود سے دور کیا

تھک تو میں واقعے گیا ہوں اور میری تھکن آرام کرنے سے نہیں بلکہ۔۔۔۔عسکریم

خمار آلود لہجے میں اپنی بات ادھوری چھوڑتے ہوئے معنی خیزی سے بولا

فرشتے اسکی بات مطلب اچھی طرح سے سمجھ گئی تھی اس

لیے وہ منہ موڑ کے اس سے دور کھڑی ہو گئی تھی

فری میں تمھارے لیے کچھ لے کر آیا ہوں

عسکریم اسکے سامنے جا کھڑا ہوا

کیا۔۔۔۔۔فرشتے نے تجسس سے پوچھا

ٹھہرو۔۔۔۔۔۔عسکریم نے کہتے ساتھ ہی اپنا بیگ کھولا اور اس میں سے

ایک بوکس نکالا

اور فرشتے کو دیا

فرشتے نے بوکس کھولا تو اس میں سے ریڈ کلر کی نائٹی نکلی

جو سلیو لیس تھی اور اسکا گلا کافی گہرہ تھا اور نائٹی گھٹنوں تک آتی تھی

نائٹی کو دیکھ کر وہ شرم سے لال ہو گئی تھی

عسکریم اس کے چہرے کے اتار چڑاؤ بڑی دلچسپی سے دیکھ رہا تھا

اسکا بلش کرنا عسکریم کو پاگل کر رہا تھا اس پر اپنا جادو چلا رہا تھا

فری میری طرف دیکھو۔۔۔۔۔۔عسکریم نے محبت سے چور لہجے میں اسے پکارا

فرشتے نے بڑی مشکل سے اپنی گھنی پلکوں کی باڑ اٹھا کر اسکی طرف

دیکھا جو آنکھوں میں دنیا جہاں کی محبت سموئے

یک ٹک اسے ہی تک رہا تھا

میں چاہتا ہوں کہ تم یہ پہنو اگر تمھاری مرضی ہو تو میں تمھیں فورس نہیں کروں گا

بس میری یہ ایک خواہش ہے اگر تم پوری کر دو تو۔۔۔۔۔۔

فرشتے نے صرف ہاں میں سر ہلایا اور چینج کرنے چل دی

عسکریم کافی دیر سے فرشتے کے باہر آنے کا انتظار کر رہا تھا

پر وہ واشروم سے باہر آنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی

فری ابھی اگر تم باہر نا آئی تو میں نے اندر آجانا ہے۔۔۔۔ عسکریم نے اسے دھمکی دی

فرشتے کا تو شرم سے برا حال ہو رہا تھا خود کو نائٹی میں دیکھ کر

نائٹی اسکے جسم کے اتار چڑاؤ کو واضع کر رہی تھی

فرشتے کو دل بری طرح دھڑک رہا تھا

وہ اپنے دل کو سنبھالتے ہوئے باہر آئی جیسے ہی اس نے روم میں قدم رکھا

عسکریم کو خود کو ہی دیکھتے ہوئے پایا

وہ ہاتھ مسلتی ہوئی وہیں کھڑی ہو گئی

فرشتے کا ہوشربا حُسن عسکریم کو بے ایمان کر رہا تھا

ریڈ نائٹی سے اسکے دودھیا بازو اور پنڈلیاں نظر آرہے تھے

عسکریم ٹکٹکی باندھے اسے دیکھ رہا تھا جو اپنی تمام تر رانائیوں کے ساتھ ہاتھ مسلتی اور اپنا چہرہ جھکائے کھڑی تھی

کافی دیر کے بعد فرشتے نے عسکریم کی طرف دیکھا جو یک ٹک اسے ہی دیکھ رہا تھا

ایسے نا دیکھو مجھے ورنہ میں نے چلے جانا ہے جہاں سے۔۔۔۔

فرشتے نے اپنے دھڑکتے دل کو سنبھالتے ہوئے اسکو دھمکی دی

عسکریم کے دیکھنے سے اسے شرم آ رہی تھی

اسکی آواز پر عسکریم ہوش کی دنیا میں آیا اور مسکراتے ہوئے اسکے پاس آ کھڑا ہوا

عسکریم نے اسکے کندھے پر بکھرے بال سائیڈ پر کیے

اور اسکی طرف جھکا

لبوں کی شرارت سے بدن چور ہونے تک

میں تجھ کو چاہوں کہ میری سانس رک جائے

خطاوں پر خطائیں ہوں نہ ہو کچھ بات کہنے کو

میں تجھ میں یوں سما جاوں کہ میری سانس رک جائے

عسکریم نے اسکے کان میں سر گوشی کی اور اسکے کان کی لو کو چوم لیا

جس سے وہ کان کی لو تک سرخ پڑ گئی

عسکریم نے اسکی طرف دیکھا جو سرخ چہرے کے ساتھ اپنے لب کاٹ رہی تھی

انہیں کیوں تکلیف دے رہی ہو میری جان۔۔۔۔

ان لبوں کی قدر تم مجھ سے پوچھو کہ میرے لیے یہ کیا ہیں۔۔۔

عسکریم نے اسکے لبوں کو اپنے انگوٹھے کی مدد سے اسکے دانتوں سے آزاد کروایا

عسکریم نے ایک ہاتھ اسکی کمر میں ڈال کر خود کے قریب تر کیا

اتنا قریب کے فرشتے کو اسکی گرم سانسیں اپنے چہرے پر محسوس ہو رہی تھیں

عسکریم نے اپنا دوسرا ہاتھ فرشتے کے سر کی پچھلی طرف رکھ کر

اسکے لبوں پر اپنے دہکتے ہوئے لب رکھ دیئے

کافی دیر تک عسکریم نے اسکے لبوں کو آزاد نا کیا تو فرشتے اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کرنے لگی

لیکن وہ کامیاب نا ہو سکی کیونکہ اسکی کمر اور سر پر عسکریم کی گرفت بہت

مضبوط تھی

فرشتے کو اپنا سانس رکتا ہوا محسوس ہو رہا تھا

کچھ دیر کے بعد عسکریم نے اسکے لبوں کو آزاد کر ہی دیا

عسکریم اپنے حصار میں لیے اسے ہی دیکھ رہا تھا جو لمبے لمبے سانس لے کر خود کا سانس

بحال کرنے کی کوشش کر رہی تھی

کچھ دیر کے بعد عسکریم نے پھر سے اسکے لبوں کو چوم لیا

فرشتے کا شرم سے برا حال ہو رہا تھا عسکریم کی گستاخیوں کی وجہ سے

عسکریم اسے اپنی بانہوں میں بھر کے بیڈ تک لے آیا

اسے احتیاط سے بیڈ پر لیٹا کر وہ اس پر جھکتا چلا گیا

اور اسے اپنے پیار کی بارش میں بھگونے لگا

صبح جب فرشتے اٹھی تو اس نے خود کو عسکریم کی بانہوں کے مضبوط

حصار میں پایا تھا

فرشتے کافی دیر یک ٹک اسے دیکھے گئی

عسکریم پر سکون سا سو رہا تھا

فرشتے نے اسکے گال پر اپنے لب رکھ دیئے

وہ خود کو عسکریم کے حصار سے چھوڑوا کر جانے ہی لگی تھی کہ اسکے

گرد عسکریم کی گرفت اور مضبوط ہو گئی

کہاں جا رہی ہو مجھے چھوڑ کر۔۔۔۔۔

فرشتے نے عسکریم کی طرف دیکھا جو آنکھیں کھولے اسے ہی دیکھ رہا تھا

تم کب جاگے تم تو سو رہے تھے

جب تم نے میرے گال کو اپنے لبوں سے چھوا تھا میں تبھی جاگ گیا تھا

عسکریم نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

فرشتے کو ڈھیروں شرم آئی اسکی بات سن کر اور وہ اپنا چہرہ جھکا گئی تھی

اسکو بلش کرتا دیکھ عسکریم کو اس پر ٹوٹ کے پیار آیا تھا

عسکریم نے اسے اپنے حصار میں لیے ہوئے بیڈ پے لیٹا دیا اور خود اس پر جھکا تھا

عسکریم نے پہلے اسکی پیشانی پھر دونوں آنکھوں پھر اسکے گالوں

اسکے بعد اسکی ٹھوڑی اور آخر میں اس کے لب اپنے لبوں سے چوم لیے

وہ اسکا ایک ایک نقش بار بار چوم رہا تھا

فرشتے کا دل دھک دھک کر رہا تھا وہ شرم سے لال ہو رہی تھی

عسکریم کے اتنی گستاخیوں کی وجہ سے

پھر عسکریم نے اسے زور سے خود میں بھینچ لیا تھا

کافی دیر بعد عسکریم نے اسے اپنے حصار سے آزاد کیا تھا

فری۔۔۔۔عسکریم نے اسے پیار سے پکارا جو سرخ چہرے کے ساتھ آنکھیں بند کیے لیٹی ہوئی تھی

فرشتے نے خود کو سنبھالتے ہوئے عسکریم کی طرف دیکھا

آئی لو یو ویری مچ۔۔۔۔۔میری جان

اسکے اظہار محبت پر فرشتے نے پھر سے اپنی نظریں جھکا لیں

عسکریم اٹھ کر بیٹھ گیا تو فرشتے بھی اٹھ کر اسکے سامنے ہی بیٹھ گئی

فری میری ایک بات مانو گی۔۔۔عسکریم نے اسکے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے اس سے پوچھا

فرشتے نے سوالیہ نظروں سے اسکی طرف دیکھا

تم سب کے سامنے یہی شو کرنا کہ تم مجھ سے بہت ناراض ہو مجھ سے بات تک کرنے کی روادار بھی نہیں ہو

سب کے سامنے تم مجھے اگنور کرنا سب کو ایسا ہی لگنا چاہیئے کہ تم میری دوسری شادی کی وجہ سے بہت دکھی ہو

ٹھیک ہے۔۔۔۔۔

اوکے ٹھیک ہے میں ایسا ہی کروں گی فرشتے نے اسکی بات مان لی تھی

اب میرے ہاتھ چھوڑو مجھے فریش ہونے جانا ہے۔۔۔۔۔۔

فرشتے نے اپنے ہاتھ چھوڑوانے کی کوشش کی لیکن عسکریم نے گرفت اور مضبوط کر دی

نہیں ابھی نہیں ابھی کچھ دیر میرے سامنے بیٹھی رہو۔۔۔۔۔

دو سال باہر کے ملک رہنے کے بعد تم بہت بے شرم ہو گئے ہو

فرشتے نے اسے گھورا

عسکریم اسکی بات پر مسکرانے لگا

میری جان جو کچھ میں نے ابھی تک کیا اسے بے شرمی نہیں بلکہ پیار کہتے ہیں۔۔۔۔۔

میرا دل تو ابھی بھی چاہ رہا ہے کہ تمھیں ڈھیر سارا پیار کروں

عسکریم محبت سے چور لہجے میں کہتا ہوا اس پر جھکا

فرشتے نے اپنا ہاتھ اسکے ہونٹوں پر رکھتے ہوئے اسے کوئی بھی گستاخی کرنے سے باز رکھا

اب مجھے جانے دو کیونکہ ہم نے ناشتے کی ٹیبل پر بھی جانا ہے ہم لیٹ ہو رہے ہیں

ابھی تمھیں آغا جان کے دربار میں حاضری بھی دینی ہے کل تو انہوں نے تمھیں کچھ

نہیں کہا تھا کیونکہ انہیں بہت دکھ

پہنچا تھا تمھاری دوسری شادی کا سن کر پر آج تمھاری خیر نہیں ہے

سوبی ریڈی کڑوی آسکریم۔۔۔۔۔۔۔۔

فرشتے مسکراتے ہوئے بولی

آغا جان نے میرا حشر نشر کر دینا ہے اور تم مسکرا رہی ہو۔۔۔۔۔

عسکریم نے منہ بنایا

غلطی کی ہے تم نے سزا تو ملے گی ہی۔۔۔۔۔۔

میں پوری کوشش کروں گئ کہ تمھیں کم سے کم سزا ملے۔۔۔۔

فرشتے سنجیدہ لہجے میں گویا ہوئی

عسکریم نے سر ہلانے پر ہی اکتفا کیا تھا

ناشتے کے بعد سب لاونج میں آجانا میں سب کا وہیں انتظار کرنا

آغا جان ناشتا کرنے کے بعد سب سے مخاطب ہوئے تھے

فرشتے اور عسکریم بھی وہاں موجود تھے

کسی نے بھی عسکریم کو مخاطب نہیں کیا تھا کیونکہ سب اس سے ناراض تھے

ناشتے کے بعد سب لاونج میں آ گئے تھے

اب بتاو برخودار تم نے کیوں کی دوسری شادی۔۔۔۔۔۔۔

آغا جان عسکریم سے مخاطب تھے

ہانیہ اور میں کلاس فیلو تھے ہم نے ایک ہی یونی سے گریجوایشن کی تھی

اور ایک ساتھ ہی سکالرشپ کے لیے اپلائی کیا تھا

ہم دونوں نہیں جانتے تھی کہ ہم دونوں نے سکالرشپ کے لیے اپلائی کیا

ہوا ہے

یہ اتفاق ہی تھا کہ ہم دونوں کو ایک ہی یونی کی طرف سے سکالرشپ

دیا گیا

اور ہم دونوں کا کینڈا میں ایک ہی یونی میں اڈمیشن ہو گیا تھا

اس طرح ہم دونوں ایک بار پھر سے اکھٹے ہو گئے تھے

کینڈا جانے سے پہلے ہی ہانیہ کے والدین کا انتقال ہو گیا تھا

ہانیہ اپنے والدین کی اکلوتی اولاد تھی ان کے انتقال کے بعد سارے رشتے داروں کی نظر

ہانیہ کی جائیداد پر تھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہانیہ ایک بہت بڑی جائیداد کی اکلوتی مالک ہے

اسکے رشتے داروں نے اسے تنگ کرنا شروع کر دیا

اسے فورس کرنا شروع کر دیا کہ وہ اپنی جائیداد ان کے نام کر دے

ہانیہ ان سب سے جان چھوڑوانے کے لیے سب کچھ وکیل کے

اور اپنے پاپا کے ایک خاص آدم کے سپرد کر کے

خود کینڈا آ گئی

لیکن وہاں بھی ہانیہ کے رشتے داروں نے اسکی جان نا چھوڑی

ہانیہ پر کئی قاتلانہ حملے کروائے جن سے ہانیہ کسی نا کسی ہر بار بچ ہی جاتی تھی

پر ایک دن حد ہی ہو گئی ہانیہ کے ایک کزن نے اسکے ساتھ زیادتی

کرنے کی کوشش کی

اتفاق سے وہاں میں پہنچ گیا اور میں نے ہانیہ کو اس درندے سے بچایا

ہانیہ نے میری بہت منتیں کیں کہ میں اس سے نکاح کر لوں تا کہ

وہ سب سے محفوظ رہ سکے

ہانیہ کی حالت دیکھتے ہوئے مجھے اسکی بات ماننا ہی پڑی اور میں نے اس سے نکاح کر لیا

پھر ہمارا بیٹا موسی اس دنیا میں آیا

یہی وجہ تھی جس کی وجہ سے میں نے ایسا کیا ہے۔۔۔

عسکریم نے ان کو ساری بات سے آگاہ کیا

جب تمھارا سامنا ایسی صورت حال سے ہوا تو تمھیں سب سے پہلے ہم سب کو آگاہ کرنا چاہیئے تھا

تاکہ ہم کوئی اور راستہ نکال لیتے اور تمھیں دوسری شادی نا کرنی پڑتی۔۔۔۔

آغا جان نے خفگی کا اظہار کیا

پلیز آپ سب مجھے معاف کر دیں میں مانتا ہوں جو میں نے کیا ہے آپ سب کے لیے وہ تکلیف دہ ہے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پر اگر میں ایسا نا کرتا تو ایک لڑکی کی جان چلی جاتی

عسکریم نے سب کے سامنے ہاتھ جوڑ لیے

سب نے اسے معاف کر دیا تھا سوائے آغا جان کے

اگر فرشتے تمھیں معاف کر دے گی تو میں بھی تمھیں معاف کر دوں گا

آغا جان نے اسکے سامنے شرط رکھی

فرشتے بیٹا کیا تم نے عسکریم کو معاف کر دیا ہے

بی بی جان نے اس سے پوچھا

نہیں میں اسے کبھی بھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔۔۔۔

فرشتے اٹل لہجے میں گویا ہوئی

واہ میری جان کیا ایکٹنگ کی ہے میں تو امپریس ہو گیا۔۔۔

عسکریم دل ہی دل میں فرشتے سے مخاطب ہوا تھا

ٹھیک ہے جب تک فرشتے اسے معاف نہیں کرے گی میں بھی تمھیں معاف نہیں کروں گا

تم اس گھر میں اپنی دوسری بیوی اور بچے کے ساتھ رہ سکتے ہو

لیکن مجھ سے کوئی بھی بات نا کرنا اور میرے سامنے کم سے کم آیا کرنا

آغا جان اپنا فیصلہ سناتے ہوئے اپنے کمرے میں چلے گئے

باقی سب بھی اپنے اپنے کام پر روانہ ہو گئے

اسلام علیکم۔۔۔۔۔فرشتے نے ہانیہ کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے

اسے سلام کیا

ہانیہ موسی کے کپڑے چینج کر رہی تھی

فرشتے کی آواز پر اسکی طرف مڑی تھی

وعلیکم اسلام۔۔۔۔ہانیہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

تم تو اپنی تصویر سے بھی زیادہ خوبصورت ہو

واقعی میں تم اس قابل ہو کہ عسکریم جیسا مرد تم پر اپنی جان تک وارنے

کو تیار ہے

تم سے بے انتہا محبت کرتا ہے

بہت لکی ہے عسکریم جو اسے تم جیسی بیوی ملی

عسکریم ہر وقت تمھاری ہی تعریف کیا کرتا تھا

عسکریم کی ہر بات تم سے شروع ہو کر تم پر ہی ختم ہوا کرتی تھی

ہانیہ مسکراتے ہوئے ناسٹاپ بولے جا رہی تھی

اور فرشتے خاموشی سے اس دیکھ رہی تھی

او۔۔۔سوری مجھے دھیان ہی نہیں رہا کہ تمھیں بیٹھنے کا بولنے کے لیے

کچھ دیر کے بعد ہانیہ کو خود ہی خیال آگیا کہ وہ ناسٹاپ بول

رہی ہے اور فرشتے چپ کھڑی ہے

اس نے فرشتے کا ہاتھ پکڑ کر اسے بیڈ پر بیٹھا

کیسی ہو تم۔۔۔۔۔ہانیہ نے اس سے پوچھا

میں ٹھیک ہوں تم سناو کیسی ہو۔۔۔۔۔۔۔فرشتے کی اس سے جان پہچان نہیں تھی

اس لیے وہ اسکو جاننے اور اس سے ملنے کے لیے اسکے روم میں آئی تھی

وہ جیسی بھی تھی عسکریم کی زندگی کا حصہ تھی

فرشتے کو ہر وہ چیز عزیز تھی جو عسکریم سے جڑی تھی چاہے وہ اسکی سوکن ہی کیوں نا ہو

میں بھی ٹھیک ہوں اور شکریہ میرے پاس آنے کے لیے میرا

بہت دل کر رہا تھا

تم سے ملنے کے لیے۔۔۔۔۔

ہانیہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

فرشتے نے مسکراتے ہوئے سر ہلایا اور موسی کی طرف دیکھا جو اسکے پاس بیٹھا

اسے ہی دیکھ رہا تھا

فرشتے نے ہاتھ بڑھا کر اسے اپنی گود میں لے لیا

بہت پیارا ہے تمھارا بیٹا۔۔۔۔۔۔فرشتے نے موسی کی تعریف کی

یہ تمھارا بیٹا بھی ہے فرشتے۔۔۔۔۔

ہانیہ کے کہنے پر فرشتے نے ہاں میں سر ہلایا اور موسی کی پیشانی چوم لی

فرشتے تم مجھ سے ناراض تو نہیں ہو نا۔۔۔۔۔۔

ہانیہ نے ڈرتے ہوئے پوچھا

نہیں میں تم سے ناراض نہیں ہوں۔۔۔۔۔

ہانیہ مجھ سے دوستی کرو گی فرشتے نے اپنا دایاں ہاتھ ہانیہ کی طرف بڑھایا

ہانیہ نے مسکراتے ہوئے اسکا ہاتھ تھام لیا

آج سے تم سب سے ملا جلا کرو گی اور سب کے ساتھ ٹائم سپنڈ کیا کرو گی

اس طرح تم جلد ہی اڈجیسٹ ہو جاو گی اس گھر میں

اور سب بھی تمھیں قبول کر لیں گے

ایک اور بات سب کے سامنے میں یہ ہی شو کروں گی کہ میں تم سے بہت نفرت کرتی

ہوں اوکے۔۔۔۔۔

فرشتے نے اپنی بات مکمل کرنے کے بعد سوالیہ نظروں سے ہانیہ کی طرف دیکھا

اوکے مجھے تمھاری کسی بھی بات سے کوئی اعتراض نہیں

ہانیہ مسکراتے ہوئے بولی

موسی اپنے ننھے سے ہاتھوں سے فرشتے کے چہرے کو چھو رہا تھا

فرشتے نے مسکراتے ہوئے اسکی طرف دیکھا

ہانیہ بھی مسکرادی

فرشتے لگتا ہے موسی کو تم پسند آگئی ہو جو یہ بڑے مزے سے تمھاری گود میں بیٹھا

تمھارے چہرے کو چھو رہا ہے

مجھے بھی ایسا ہی لگتا ہے۔۔۔۔۔فرشتے مسکراتے ہوئے بولی

اتنے میں عسکریم کمرے میں داخل ہوا

اور ہانیہ اور فرشتے کو مسکراتے ہوئے پایا اور موسی کو فرشتے کی گود میں

کھیلتا ہوا پایا

وہ مسکراتا ہوا آگے بڑھا

واہ۔۔۔کیا بات ہے یہاں تو مسکرایا جارہا ہے میں تو سمجھ رہا تھا

کہ فری ہانیہ کو مار رہی ہو گی

عسکریم شرارت سے گویا ہوا

فرشتے اور ہانیہ اسکی بات سن کر مسکرادیں

میں کیوں ماروں گی ہانیہ کو ہانیہ بہت اچھی ہے۔۔۔فرشتے مسکراتے ہوئے بولی

پھر کافی دیر وہ تینوں بیٹھے باتیں کرتے رہے

فرشتے اپنی ایک کلاس فیلو کے ساتھ یونی کے گیٹ تک آئی

اور اسے اللہ حافظ بولا

اسکی کلاس فیلو اس کے گلے لگ گئی

فرشتے نے اسے خود سے دور نا کیا کیونکہ یہاں کون سا عسکریم موجود تھا

جس کے ڈر کی وجہ سے وو ایسا نا کرتی

عسکریم کی موجودگی میں اس نے ہمیشہ کوشش کی تھی کہ وہ کسی بھی لڑکے سے تو کیا

کسی لڑکی کے پاس بھی نا بھٹکے کیونکہ عسکریم اسکا کسی سے

فری ہونا پسند نہیں کرتا تھا

پر فرشتے یہ نہیں جانتی تھی کہ آج ڈرائیور کی بجائے عسکریم اسکو

لینے آیا ہے

فرشتے نے اپنی کلاس فیلو کے جانے کے بعد جیسے ہی گاڑی کو دیکھنے کے لیے اپنے

ارد گرد نظر دوڑائی

عسکریم کو خود کو گھورتے ہوئے پایا

ہائے اللہ لگتا ہے کڑوی آسکریم نے دیکھ لیا ہے جو اس طرح گھور

رہا ہے۔۔۔۔۔۔

فرشتے دل میں سوچتی ہوئے ڈرتی ہوئی عسکریم کی طرف بڑھی تھی

فرشتے کے گاڑی کے پاس پہنچتے ہی عسکریم نے دروازہ کھول کر

اسے اندر بیٹھنے کا اشارہ کیا

فرشتے کے بیٹھتے ہی وہ دروازہ بند کر کے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا

تمھیں میں نے کتنی دفعہ منع کیا ہے کہ دوسروں سے دور رہا کرو

جب کوئی بھی تمھیں چھوتا ہے تو مجھے

تکلیف ہوتی ہے میں جیلس ہوتا ہوں

میں کسی کو بھی تمھارے پاس برداشت نہیں کر سکتا چاہے وہ کوئی لڑکی

ہی کیوں نا ہو۔۔۔

تو پھر تم ایسا کیوں کرتی ہو۔۔۔۔عسکریم اسکا بازو اپنے ہاتھ میں دبوچے

غصے سے اس سے استفسار کر رہا تھا

عسکریم کے غصے کرنے کی وجہ سے فرشتے کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے

اس کے آنسو دیکھ کر عسکریم کا سارا غصہ فورا

رفو چکر ہو گیا

سوری مجھے تمھارے ساتھ ایسا بے ہیو نہیں کرنا چاہیئے تھا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پر میں کیا کروں جب کسی کو تمھارے ساتھ دیکھتا ہوں تو پاگل ہو جاتا ہوں

سوری پلیز معاف کر دو پلیز فری ر و تو نا

سوری۔۔۔۔عسکریم نے کان پکڑ لیے

عسکریم کو دکھی سا منہ بنائے اور پکڑے دیکھ فرشتے کی ہنسی نکل گئ

جاو معاف کیا کیا یاد کرو گے۔۔۔۔۔فرشتے ہنستے ہوئے بولی

شکر ہے تم مان گئ۔۔۔۔۔۔۔۔۔عسکریم مسکراتے ہوئے بولا

چلو اب گھر چلتے ہیں۔۔۔۔فرشتے کے کہنے پر عسکریم نے مسکراتے ہوئے گاڑی

سٹارٹ کی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔

سب نے ہانیہ اور موسیٰ کو قبول کر لیا تھا سوائے آغا جان کے کیونکہ فرشتے نے جوان کو

قبول نہیں کیا تھا

تو آغا جان کیسے ان کو قبول کر لیتے جب انکی لاڈلی پوتی نے جو انہیں قبول نہیں کیا تھا

فرشتے عسکریم اور ہانیہ کے ساتھ سب کی موجودگی ناراضگی اور غصے کا ہی

اظہار کرتی تھی

اور اکیلے میں وہ ان کے ساتھ بہت اچھے سے پیش آتی تھی

ارحم اور حرم کو اللہ نے ایک خوبصورت سی بیٹی سے نوازہ تھا

ارحم اور حرم بہت خوش تھے اپنی بیٹی کے ساتھ انہوں نے اسکا نام فرشتے کی فرمائش پر مریم رکھا تھا

باقی گھر والے سب بھی بہت خوش تھی ننھی سی گڑیا کی آمد پر

فرشتے کی تو خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا

ہر وقت مریم کے ساتھ ہی چپکی رہتی تھی اور مریم بھی اسکے ساتھ بہت خوش رہتی تھی

عسکریم کو ایک چینل میں کرائم رپورٹر کی جاب مل گئی تھی

وہ ایک شو کو ہوسٹ کرتا تھا جس میں وہ بڑے بڑے مجرموں کو بے نقاب کیا کرتا تھا

عسکریم میڈیا میں بہت مشہور گیا تھا اپنے کام کی وجہ سے

عسکریم جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا فرشتے کو ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے اپنا ڈوپٹا اپنے سر پر سیٹ کرتے پایا

ماشااللہ۔۔۔بہت پیاری لگ رہی میری جان

عسکریم نے فرشتے کو پیچھے سے اپنے حصار میں لے لیا اور اسکے کان میں سرگوشی کی

تھینک یو۔۔۔فرشتے نے مسکراتے ہوئے اسکا شکریہ ادا کیا

فرشتے بے بی پنک کلر کے ڈریس میں اسپر الگ رہی تھی

عسکریم نے اسکا رخ اپنی طرف کیا اور اسکی شان میں ایک چھوٹی سی گستاخی کر دی

جس سے فرشتے سرخ پڑ گئی

میں چینج کر کے آتا ہوں پھر ڈنر کے لیے چلتے ہیں

عسکریم اسکا گال چومتا ہوا واشروم میں چلا گیا

وہ دونوں آج ڈنر پر جانے والے تھے سب سے چھپ کر کیونکہ سب یہ نہیں

جانتے تھے کہ فرشتے اور عسکریم کی صلح ہو گئی ہے

سب سو گئے تھے جب وہ گھر سے ڈنر کے لیے نکلے تھے

ڈنر کے لیے وہ ایک بہت بڑے ریستورانٹ میں آئے تھے

وہ دونوں کینڈل لائٹ ڈنر کرنے کے بعد گاڑی میں بیٹھنے لگے تھے

کہ ایک دم سے ایک گولی عسکریم کے سینہ چیر گئی

عسکریم۔۔۔۔۔فرشتے چیختی ہوئی اسکے پاس آئی جو اپنے سینے پر ہاتھ

رکھے بیٹھا ہوا تھا

اور لب بھینچے درد سہنے کی کوشش کر رہا تھا

فرشتے نے اسکا سر اپنے سینے سے لگا لیا اور اسے خود میں بھینچ لیا

تمھیں کچھ نہیں ہو گا میں تمھیں کچھ نہیں ہونے دوں گی

فرشتے اسکا چہرہ اپنے سامنے کرتے ہوئے بولی

فرشتے کی آنکھوں سے آنسوں کا دریا بہہ رہا تھا

فری۔۔۔۔ایک بار کہہ دو کہ تم بھی مجھ سے محبت کرتی ہو

پلیز۔۔۔۔۔ایک بار کہہ دو پھر شاید میں رہوں یا نا رہوں

عسکریم اٹک اٹک کر بول رہا تھا

درد کی وجہ سے عسکریم سے بولا نہیں جا رہا تھا اور اسکی آنکھیں بند ہو رہی تھی

تمھیں کچھ نہیں ہو گا عسکریم اور میں تم سے بہت بہت محبت کرتی ہوں

فرشتے نے روتے ہوئے اس سے محبت کا اقرار کر ہی لیا

عسکریم نے مسکراتے ہوئے اپنا چہرہ اسکے سینے میں چھپا لیا

فرشتے نے وہاں پر موجود لوگوں کی مدد سے عسکریم کو گاڑی میں ڈالا

ایک اللہ کا بندہ اسے انکی گاڑی میں ہوسپٹل تک لے آیا تھا

عسکریم کو ہوسپٹل میں آتے ساتھ ہی ڈاکٹرز نے ایمرجنسی میں داخل کر لیا

تھا

ڈاکٹر پلیز اسے بچالیں اسے کچھ نہیں ہونا چاہیئے

فرشتے نے ڈاکٹر کے سامنے ہاتھ جوڑ دیئے

میم پلیز آپ ہمت سے کام لیں ان کی کنڈیشن بہت خراب ہے ان کا

کافی خون بہہ چکا ہے

ہم ان کو بچانے کی پوری کوشش کریں گے

آپ اللہ سے ان کی زندگی کی دعا کریں

ڈاکٹر فرشتے سے کہتا ہوا آپریشن تھیٹر میں چلا گیا جہاں عسکریم موجود تھا

فرشتے ہوسپٹل کے فرش پر بیٹھی ہاتھ جوڑ کر روتے ہوئے اللہ سے عسکریم کی زندگی کی

دعا مانگ رہی تھی

وہاں موجود کچھ عورتیں اسے تسلی دے رہی تھیں پر فرشتے کے رونے

میں کمی نا آئی

پلیز اللہ میاں مجھے میری کڑوی آسکریم لوٹا دیں میں مر جاوں گی اسکے

بغیر پلیز مجھ پر ایسا ظلم نا کیجئے گا

عسکریم کو نئی زندگی دے دیں پلیز پلیز اللہ میاں آپ کو اپنے پیارے حبیب

حضرت محمد ﷺ کا واسطہ ہے

پلیز میری فریاد سن لیں میرے شوہر کو مجھے لوٹا دیں

وہ اللہ کے سامنے گڑگڑا رہی تھی

عسکریم کی تندرستی کی دعا کر رہی تھی

دو گھنٹے کے بعد ڈاکٹر باہر آیا

ڈاکٹر کو باہر آتا دیکھ فرشتے فوراً ڈاکٹر کی طرف لپکی

ڈاکٹر کیسا ہے وہ۔۔۔۔۔۔فرشتے نے بے تابی سے پوچھا

بہت بہت مبارک ہو آپریشن کامیاب ہو گیا ہے

ڈاکٹر کی بات نے گویا فرشتے میں نئی روح پھونک دی تھی

اس نے دل میں اللہ کا شکر ادا کیا

شکر ہے اللہ کا گولی دل پر نہیں لگی بلکہ دل سے اوپر لگی تھی

ورنہ ان کا بچنا بہت مشکل تھا

ویسے یہ پولیس کیس ہے عسکریم صاحب کی وجہ سے ہم نے پولیس کو

انفارم نہیں کیا بہتر ہو گا صبح ہوتے ہی آپ سب سے پہلے

پولیس کو آگاہ کریں اس واقعے کے بارے میں

اوکے ڈاکٹر ہم ایسا ہی کریں گے میں عسکریم سے مل سکتی ہوں

فرشتے بولی

جی کچھ دیر میں ہم ان کو روم میں شفٹ کر دیں گے تب مل لیجئے گا

اور پریشان ہونے کی کوئی بات نہیں ہے وہ بلکل ٹھیک ہیں

ان کو صبح تک ہوش آجائے گا

ابھی وہ نیند کے انجیکشن کے زیر اثر سو رہے ہیں

ڈاکٹر اس سے کہتا ہوا وہاں سے چلا گیا

فرشتے نے مسکراتے ہوئے اپنا آنسو سے تر چہرہ صاف کیا اور ایک بار

پھر اوپر والے کا شکر ادا کیا

جس نے اسکی دعائیں سن لی تھیں اور اسکا عسکریم اسے لوٹا دیا تھا

جب فرشتے کمرے میں داخل ہوئی تو اس نے عسکریم کو سوتے ہوئے

پایا

عسکریم کے سینے پر پٹی بندھی ہوئی تھی

عسکریم کو اس حالت میں دیکھ فرشتے کی آنکھیں ایک بار پھر سے آنسو

سے لبالب بھر گئی تھیں

وہ عسکریم کے پاس بیڈ پر ہی بیٹھ گئی اور اسکا ہاتھ تھام لیا

اور اسکے ہاتھ کی پشت پر اپنے لب رکھ دیئے

تمھیں کچھ ہو جاتا تو میں مر جاتی میں تمھارے بغیر نہیں رہ سکتی

بہت محبت کرتی ہوں میں تم سے۔۔۔۔۔

فرشتے نے اسکی کشادہ پیشانی سے اسکے بال ہٹائے اور اسکی پیشانی چوم لی

اور اپنا ماتھا اسکے ماتھے پر ٹکا دیا

فرشتے کے آنسو عسکریم کا چہرہ بھگو رہے تھے

فرشتے کے دل میں ابھی بھی ڈر بیٹھا ہوا تھا کہ کہیں عسکریم اسے چھوڑ کر نا چلا جائے

وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسکے دائیں کندھے پر سر رکھے لیٹ گئی

کب اس پر نیند کی دیوی مہربان ہوئی اسے خبر نا ہو سکی

صبح عسکریم کو جب ہوش آیا تو فرشتے کو اپنے کندھے پر سر

رکھے لیٹے ہوئے پایا

اسے سمجھ ہی نا آئی کہ وہ اور فرشتے کہاں ہیں اور اس کے ساتھ کیا ہوا تھا

پھر آہستہ آہستہ اسے ساری باتیں یاد آتی گئیں

اس سے اپنے بائیں طرف دیکھا جہاں پٹی بندھی ہوئی تھی

عسکریم نے فرشتے کو نا جگایا اسے سونے دیا

اور اسے یک ٹک دیکھتا رہا جس کے چہرے پر آنسو کے نشان موجود تھے

تمھیں میں چھوڑوں گا نہیں شاہد چیمہ تم نے مجھ پر حملہ کروایا

تمھاری وجہ سے میری فری کو اتنی تکلیف سہنی پڑی

اسکی آنکھوں سے آنسو بہے

میں تم سے اس کا بدلہ ضرور لوں گا

عسکریم نے دل میں عہد کیا

کافی دیر بعد کے فرشتے کو جاگ آئی اور عسکریم کا ہوش میں پایا

وہ فوراً اٹھ کر بیٹھ گئی

کیسے ہو تم۔۔۔۔فرشتے نے بے تابی سے پوچھا

میں ٹھیک ہوں فکر نا کرو۔۔۔۔عسکریم نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے زخم پر رکھ لیا

فرشتے کا لمس اسے سکون دے رہا تھا اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے فرشتے کا لمس اسکے زخم پر مرہم کا کام کر رہا ہے

فری۔۔۔۔تم نے گھر والوں کو بتایا ہے میرے بارے میں

نہیں میں نے سوچا تمھارے ہوش میں آنے کے بعد بتاوں گی

ٹھیک ہے تم بتا دو گھر والوں کو پھر جب ارحم آئے گا تو میں اسے پولیس میں رپورٹ کروانے کا بولوں گا

عسکریم تم پر حملہ کس نے کروایا ہے۔۔۔۔۔فرشتے نے نم آنکھوں سے اس سے پوچھا

شاہد چیمہ نے۔۔۔۔۔عسکریم نے جواب دیا اسکی بات کا

تم پریشان نا ہو اور رؤنا

اب سب ٹھیک ہو جائے گا میں سب کو سب کچھ بتا دوں گا

اور اس شاہد چیمہ کو بھی اس کے کیے ہر جرم کی سزا دلواوں گا

فرشتے نے ہاں میں سر ہلایا

میرے پاس آو فری۔۔۔۔۔۔

عسکریم کے کہنے پر فرشتے اسکے پاس ہوئی تو عسکریم نے اسکی پیشانی پر اپنے لب رکھ دیئے

فرشتے نے جیسے ہی سب کو عسکریم کے بارے میں اطلاع دی

سب بھاگے چلے آئے تھے ہوسپٹل

عسکریم بیٹا کیسے ہو۔۔۔۔۔۔۔نسرین بیگم نے بہتی آنکھوں سے پریشانی سے عسکریم سے اسکی طبیعت دریافت کی

میں ٹھیک ہوں ماما آپ پریشان نا ہوں۔۔۔۔۔۔

عسکریم نے مسکراتے ہوئے انہیں تسلی دی

یہ سب ہوا کیسے۔۔۔۔۔؟

آغا جان نے فرشتے سے پوچھا

فرشتے نے ساری بات انہیں بتادی

فرشتے تمھاری تو بھائی سے ناراضگی چل رہی تھی پر تم کیسے بھائی کے ساتھ ڈنر پر گئی تھی۔۔۔۔۔

حرم نے اس سے پوچھا

میں نے عسکریم کو پہلے دن ہی معاف کردیا تھا تم سب کے سامنے تو میں اس سے ناراضگی کا ناٹک کرتی تھی

فرشتے نے جواب دیا

ایسا کیوں کیا تم نے۔۔۔۔۔ارحم نے حیرانگی سے پوچھا

میں بتاتا ہوں آپ سب کو کہ سچ کیا ہے۔۔۔۔فرشتے کے بولنے

سے پہلے عسکریم بول اٹھا

کیا مطلب کون سے سچ کی بات کر رہے۔۔۔۔۔بی بی جان نے اس سے پوچھا

میں نے آپ سب سے جھوٹ بولا تھا کہ میں نے ہانیہ سے دوسری شادی

کی ہوئی ہے میں نے ہانیہ سے شادی نہیں کی بلکہ وہ میرے

دوست علی کی بیوی ہے اور موسی علی اور ہانیہ کا بیٹا ہے

عسکریم نے سب کو سچ سے آگاہ کیا

سب حیرانی سے اسے دیکھ رہے تھے کہ عسکریم نے ان سب سے جھوٹ کیوں بولا

تم نے ہم سے جھوٹ کیوں بولا پھر اور ہانیہ کا شوہر علی اب کہاں ہے

آغا جان نے اس سے پوچھا

ہانیہ، علی اور میں نے ایک ہی یونی سے گریجوایشن کیا تھا پہلے میری

ہانیہ اور علی سے دوستی نہیں تھی لیکن کینڈا میں میری ان دونوں سے

میری ہی کلاس میں ملاقات ہوئی اور ہم دوست بن گئے

پھر ہانیہ اور علی نے مجھے اپنے بارے میں سب بتایا

ہانیہ اور علی کے پاپا دونوں پہلے بہت اچھے دوست ہوا کرتے تھے

ہانیہ اور علی اپنے والدین کی اکلوتی اولاد تھے

ان دونوں کے والدین نے ان دونوں کی منگنی کروادی تھی

سب بہت خوش تھے ان کی منگنی کی وجہ سے ہانیہ اور علی بھی بہت خوش تھے کیونکہ وہ

دونوں ایک دوسرے

سے محبت کرتے تھے

پھر علی اور ہانیہ کے پاپا کے درمیان شاہد چیمہ آگیا جس نے علی کے پاپا

اور ہانیہ کے پاپا کے درمیان دوریاں پیدا کردیں

انہیں ایک دوسرے سے متنفر کردیا اس طرح علی اور ہانیہ کے خاندان کے درمیان

دوستی دشمنی میں بدل گئی

علی اور ہانیہ کے پاپا نے علی اور ہانیہ کی منگنی توڑ دی

علی اور ہانیہ نے اپنے اپنے پاپا کو سمجھانے کی بہت کوشش کی لیکن وہ نامانے

تو ہانیہ اور علی نے کینڈا میں چپ کر شادی کرلی

میں ان دونوں کی شادی کا گواہ ہوں

پھر جب ہم تینوں اپنی سٹڈی مکمل کر کے واپس آنے والے تھے تو

شاہد چیمہ نے علی اور ہانیہ پر قاتلانہ حملہ کروایا

جس سے ہانیہ تو بچ گئی لیکن علی کے سر پر کافی گہری چوٹ لگی

اور وہ قومہ میں چلا گیا

میں ہانیہ موسیٰ اور علی کو اپنے ساتھ پاکستان لے آیا اور علی کو ہوسپٹل میں

داخل کروایا

اور ہانیہ کو لے کر دوبارہ ائیر پورٹ چلا گیا تاکہ کسی کو شک نا ہو

کہ میں ایک دن پہلے ہی پاکستان آ چکا ہوں

ہانیہ اور علی کے پاپا کو بھی ہانیہ اور علی کی شادی کا پتا چل گیا تھا

شاہد چیمہ نے ان دونوں کے کان بھرے جس سے وہ ہانیہ اور علی کی جان کے دشمن ہو

گئے

علی کو میں نے ہائی سیکورٹی میں ہوسپٹل میں رکھا ہوا تھا اس لیے وہ محفوظ

تھا

ہانیہ اور موسیٰ کی حفاظت کے لیے مجھے ہانیہ کو اپنے ساتھ لانا پڑا اور آپ سب سے

جھوٹ بولنا پڑا تھا

میں نے فری کو پہلے دن ہی سارے سچ سے آگاہ کر دیا تھا

اور میں نے ہی اس سے کہا تھا کہ وہ سب کے سامنے میرے ساتھ ناراضگی

شو کرے اور مجھ سے بات نا کرے

تا کہ کسی کو مجھ پر شک نا ہو کہ میں جھوٹ بول رہا ہوں

عسکریم نے اپنی بات مکمل کرنے کے بعد ان سب کی طرف دیکھا

سب خاموشی سے اسکی طرف دیکھ رہے تھے

شاہد چیمہ نے کیوں علی اور ہانیہ کے پاپا کے درمیان نفرت پیدا کی

اس میں اسکا کیا فائدہ تھا

اصغر صاحب نے اس سے پوچھا

شاہد چیمہ بہت بڑا منشیات کا سمگلر اور کئی لوگوں کو قاتل ہے اسے اپنی

منشیات سمگل کرنے کے لیے علی کے پاپا کی ضرورت تھی

کیونکہ علی کہ پاپا کا امپورٹ ایکسپورٹ کا بزنس تھا ان کے ساتھ پاٹنر شیپ

کی وجہ سے وہ اپنا کام آسانی سے کر رہا تھا

اس بات کا علم ہانیہ کے پاپا کو ہوا تو انہوں نے علی کے پاپا کو اس بات

سے آگاہ کرنا چاہا

لیکن ان کے بتانے سے پہلے ہی شاہد چیمہ علی کے پاپا

کو ہانیہ کے پاپا کے خلاف کر چکا تھا اس طرح ہانیہ اور علی کے پاپا کے

درمیان دشمنی پیدا ہو گئی

میں نے شاہد چیمہ کے خلاف سارے ثبوت اکھٹے کر لیے ہیں بہت جلد

وہ سلاخوں کے پیچھے ہو گا

شاہد چیمہ کو پتا چل گیا ہے کہ میں نے اس کے خلاف سارے ثبوت

اکھٹے کر لیے ہیں اس لیے اس نے

کل مجھ پر حملہ کروایا ہے اس سے پہلے بھی وہ مجھے کئی بار دھمکیاں دے چکا ہے

کہ میں اس کے راستے سے ہٹ جاوں

پر میں اسے اس کے کیے کی سزا دلوا کے ہی رہوں گا

عسکریم کا لہجہ اٹل تھا

اچھا بیٹا اب تم آرام کرو۔۔۔۔۔ تھک گئے ہو گے

حرا بیگم بولیں

عسکریم نے انکی بات پر سر ہلایا

آغا جان آپ نے مجھے معاف کر دیا ہے نا۔۔۔۔۔۔۔

عسکریم نے ان سے پوچھا

ہاں میں نے تمھیں معاف کر دیا ہے۔۔۔۔۔

اور ہانیہ بیٹا مجھے میرے برے رویے کے لیے معاف کر دو

آغا جان عسکریم سے کہنے کے بعد ہانیہ کی طرف مڑے جو موسی کو گود میں لیے

سر جھکائے رو رہی تھی

ایسی بات نا کریں آغا جان مجھے آپ سے کوئی شکایت نہیں ہے

آپ میرے بڑے ہیں آپ کو مجھ پر ہر حق حاصل ہے

ہانیہ بولی

آغا جان نے اسے اپنے ساتھ لگا لیا

ہانیہ کے آنسوں میں اور روانی آ گئی

بی بی جان اسکے پاس آئیں اور آغا جان کو ہانیہ سے دور کرتے ہوئے

اسے اپنے سینے سے لگا لیا

تم رو نہیں بیٹا اب سب ٹھیک ہو جائے گا انشااللہ تمھارا شوہر بھی ٹھیک

ہو جائے گا

بی بی جان نے اسے تسلی دی

انشااللہ۔۔۔۔ہانیہ بی بی جان سے الگ ہوتے ہوئے بولی

پھر عسکریم نے اپنا بیان پولیس کو ریکورڈ کروا دیا اور شاہد چیمہ کے خلاف رپورٹ

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

درج کروائی

عسکریم نے شاہد چیمہ کے خلاف سارے ثبوت پولیس کے حوالے کردیئے

پولیس نے اسے گرفتار کرلیا

اور عدالت نے اسے پھانسی کی سزا سنائی اور وہ اپنے انجام کو پہنچ گیا

ہانیہ اور علی کے پاپا اور باقی سب گھر والوں کو بھی ساری سچائی

کا علم ہو گیا تھا

انہوں نے ہانیہ سے معافی مانگی تھی اپنے غلط رویے اور سلوک کی

سب علی کے قومہ میں ہونے کی وجہ سے بہت دکھی تھے

سب علی کی صحت یابی کے لیے دعا گو تھے

ہانیہ اور موسی کو علی کے والدین اپنے گھر لے گئے تھے

ہانیہ روز موسی کے ساتھ علی سے ملنے ہوسپٹل آتی تھی اور سارا دن اسکے ساتھ

گزارنے کے بعد گھر چلی جایا کرتی تھی

کیونکہ علی کے ساتھ کسی کو رکنے کی اجازت نہیں تھی

پھر اللہ کی مہربانی اور سب کی دعاوں کی وجہ سے علی کو ہوش آگیا تھا

سب نے مل کر اس خوشی کو منایا تھا

عسکریم بھی بلکل ٹھیک ہو گیا تھا اور اپنے کام کو دوبارہ سے جوائن کر چکا تھا

فرشتے بہت خوبصورت لگ رہی ہو میرا دل کر رہا ہے کہ تمھیں آج کہیں نا جانے دوں اور نا خود کہیں جاوں

عسکریم خمار آلود لہجے میں اسکی طرف جھکتے ہوئے بولا

عسکریم کی قربت کی وجہ سے فرشتے کی سانس اتھل پتھل ہو رہی تھی

اسکا دل دھک دھک کر رہا تھا

فرشتے نے سی گرین کلر کی میکسی پہنی ہوئی تھی اور ڈوپٹے سے سر کو کور کیا ہوا تھا

عسکریم نے اسکے سرخ لیپسٹک سے سجے ہونٹوں پر اپنے دہکتے ہوئے ہونٹ رکھ دییۓ

فرشتے ہمیشہ کی طرح آج بھی عسکریم کی گستاخی کرنے کی وجہ سے سرخ پڑ گئی تھی

اب تو میں کڑوی آسکریم نہیں ہوں نا۔۔۔۔

عسکریم نے اسکے لب آزاد کرتے ہوئے شرارت سے اس سے پوچھا

بولو نافری۔۔۔۔۔۔ عسکریم نے اسکا

جھکا ہوا چہرہ ٹھوڑی سے پکڑ کر اونچا کیا اور اسکی ہری آنکھوں میں اپنی نیلی

آنکھیں گاڑ دیں

فرشتے نے مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلایا

نہیں اب تم کڑوی نہیں بلکہ میٹھی آسکریم ہو۔۔۔۔۔۔

فرشتے کی بات پر عسکریم مسکرا دیا

جاو اب تیار ہو جاو ہمیں ہانیہ اور علی بھائی کے ریسپشن پر جانا ہے ہم لیٹ

ہو رہے ہیں

فرشتے نے اسے وقت کا احساس دلایا

عسکریم چینج کرنے چلا گیا

آج علی اور ہانیہ کا ریسپشن تھا علی مکمل طور پر ٹھیک ہو گیا تھا

اور اپنے پاپا کے ساتھ بزنس میں ان کا ہاتھ بٹاتا تھا

سب انکے ریسپشن پر جا چکے تھے سوائے فرشتے اور عسکریم کے

کیونکہ عسکریم نے لیٹ آنا تھا گھر اس لیے فرشتے اسکا انتظار کر رہی تھی

عسکریم کے تیار ہونے کے بعد علی کے گھر کی طرف

روانہ ہو گئے

اسلام علیکم۔۔۔۔۔۔فرشتے اور عسکریم نے علی اور ہانیہ کو مشترکہ سلام

کیا

علی اور ہانیہ ایک جگہ کھڑے کسی سے بات کر رہے تھے

جب فرشتے اور عسکریم ان کے گھر پہنچے تھے

وعلیکم اسلام۔۔۔۔۔۔ان دونوں نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

علی اور عسکریم ایک دوسرے کے گلے ملے

علی اور ہانیہ نے فرشتے اور عسکریم کو اپنے والدین سے ملوایا

وہ سب فرشتے اور عسکریم سے مل کر بہت خوش ہوئے تھے عسکریم کو تو وہ

پہلے سے ہی جانتے تھے کیونکہ وہ ٹی وی پر شو جو کرتا تھا

عسکریم کوئی گانا ہی سنادو آج۔۔۔علی نے اس سے فرمائش کی

عسکریم کی آواز بہت سریلی تھی وہ بہت اچھا گانا گاتا تھا

عسکریم نے مسکراتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا

اور مائک لیے سٹیج پر آگیا

یہ گانا میری خوبصورت سے وائف کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔

عسکریم نے مسکراتے ہوئے فرشتے کی طرف دیکھتے ہوئے گانا گانا سٹارٹ کیا

جتنی دفعہ دیکھوں تمھیں دھڑکے زوروں سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایسا تو کبھی ہوتا نہیں مل کے غیروں سے۔۔۔۔۔۔۔

جتنی دفعہ دیکھوں تمھیں دھڑکے زوروں سے

ایسا تو کبھی ہوتا نہیں مل کے غیروں سے

عسکریم سٹیج سے نیچے اتر کر فرشتے کے پاس آ کھڑا ہوا

اور اپنا ہاتھ اسکے سامنے پھیلایا

فرشتے نے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ میں دے دیا

عسکریم اسے اپنے ساتھ سٹیج پر لے آیا

اور اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے باقی کا گانا گایا

دور جانا نہیں تم کو ہے قسم۔۔۔۔۔۔۔۔۔

خود سے زیادہ تمھیں چاہتے ہیں سنم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دل میں جو بھی ہے تیرا ہی تو ہے۔۔۔۔۔۔

چاہے جو مانگ لو روکا کس نے ہے---------

قتل اگر کرنا ہو کر نا دھیرے سے-----------

اف بھی نہیں نکلے گی میرے ہونٹوں سے---------

دور جانا نہیں تم کو ہے قسم------

خود سے زیادہ تمھیں چاہتے ہیں سنم------

دل میں جو بھی ہے تیرا ہی تو ہے-----

چاہے جو بھی مانگ لو روکا کس نے ہے-----------

گانا ختم ہوتے ہی سب نے تالیاں بجا کر عسکریم کا اتنا اچھا گانے پر داد دی

عسکریم نے مسکراتے ہوئے سب کا شکریہ ادا کیا

رات گئے فنکشن ختم ہوا اور سب اپنے اپنے گھر روانہ ہو گئے

بہت مزا آیا آج مجھے

اور تھینک یو اتنا اچھا گانا میرے لیے گانے کے لیے

فرشتے نے مسکراتے ہوئے عسکریم کا شکریہ ادا کیا

ایک شرط پر تمھارا تھینک یو قبول کروں گا------

کون سے شرط۔۔۔فرشتے نے ابرو اچکایا

عسکریم نے مسکراتے ہوئے ایک پیار بھری شرارت کی

یہ شرط تھی میری۔۔۔۔۔۔

عسکریم اسکے لب آزاد کرتے ہوئے مسکراتے

ہوئے بولا

بہت برے ہو تم۔۔۔۔فرشتے اسے گھورتے ہوئے بولی

ابھی تو میں اس سے بھی زیادہ برا کروں گا

عسکریم مسکراتے ہوئے اسکی گردن پر جھکتا چلا گیا

اور اسکی گردن پر اپنے دہکتے ہوئے لب رکھ دیئے

اور اس پر اپنے پیار کی بوچھار کرنے لگا

فرشتے نے اپنی پوری آمادگی سے اپنا آپ اس کے حوالے کر دیا

اور دل میں اللہ کا شکر ادا کیا جس نے اسے اتنا چاہنے والا شوہر دیا تھا

****

ختم شدہ

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاءاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews